سلسلہ مطبوعات 1

انجمن اصلاح معاشرہ

www.KitaboSunnat.com

حِصنُ التوحید

مجموعہ مقالات

الشیخ / عبد الرحمٰن السعدی — الشیخ / عبد العزیز بن باز

الشیخ / محمد بن صالح العثیمین — الشیخ / عبد اللہ الجبرین

د / ناصر عبد الکریم العقل

ترجمہ

عبد الولی عبد القوی

داعی مکتب دعوۃ وتوعیہ الجالیات

شمال ریاض / سعودی عرب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

حصن التوحید

مجموعہ مقالات از:

الشیخ / عبد الرحمن السعدی ۞ الشیخ / عبد العزیز بن باز

۞ الشیخ / محمد صالح العثیمین ۞ الشیخ/ عبد اللہ الجبرین

۞ د/ ناصر عبد الکریم العقل

ترجمہ

عبدالولی عبدالقوی

داعی مکتب دعوۃ وتوعیۃ الجالیات

شمال ریاض/سعودی عرب

انجمن اصلاح معاشرہ

بندی کلاں، محمد آباد، ضلع مئو، یوپی، انڈیا

Email: anjuman15@hotmail.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ھیں.

نام کتاب	:	حصن التوحید
تالیف	:	مجموعہ علماء
ترجمہ	:	عبدالولی عبدالقوی
طابع وناشر	:	انجمن اصلاح معاشرہ
سال اشاعت	:	مارچ ۲۰۱۲
سلسلہ مطبوعات	:	ا

یہ کتاب مفت تقسیم کے لئے ہے،
لہذا اس کا بیچنا جائز نہیں ہے۔

انجمن اصلاح معاشرہ
بندی کلاں، محمد آباد، ضلع مئو، یوپی، انڈیا

ANJUMAN ISLAH - E- MUASHARAH
Bandi Kalan, Mohammadabad
Distt: Mau (U.P) INDIA
Email: anjuman15@hotmail.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	پیش لفظ از مترجم	۴
۲	توحید کی فضیلت اور اس کے منافی امور سے اجتناب	۶
۳	نبی ﷺ کی قسم کھانے کا حکم	۱۸
۴	رسول اللہ ﷺ سے مدد طلب کرنے کی شرعی حیثیت	۲۲
۵	انبیاء وصالحین کا وسیلہ	۳۱
۶	توحید آپ کے دل میں کیسے راسخ ہوگی؟	۴۶
۷	غیر اللہ سے مدد مانگنے کی شرعی حیثیت	۵۸
۸	اہل سنت والجماعت کے عقیدہ کی توضیح	۷۴
۹	ایک اہم نصیحت	۸۴
۱۰	ایک جھوٹا وصیت نامہ اور اس کی تردید	۸۸
۱۱	شب براءت کی شرعی حیثیت	۱۰۳
۱۲	اہل تصوف اور قبریں کتاب وسنت کی روشنی میں	۱۱۷
۱۳	اسراء ومعراج کی شب میں جشن منانے کی شرعی حیثیت	۱۲۸
۱۴	عید میلا النبی کی بدعت	۱۳۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ از مترجم

الحمد لله رب العالمين و العاقبة للمتقين و الصلاة و السلام على اشرف الأنبياء و المرسلين نبينا محمد و على آله و صحبه أجمعين.و بعد:

زیر نظر کتاب ''حصن التوحید'' سعودی عرب کے معروف ومشہور علماء کرام فضیلۃ الشیخ /عبدالرحمٰن السعدی ،سماحۃ الشیخ /عبدالعزیز بن باز ،فضیلۃ الشیخ /محمد بن صالح العثیمین ،فضیلۃ الشیخ /عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین ،فضیلۃ الشیخ دکتور/ ناصر بن عبد الکریم العقل رحہم اللہ کے علمی مقالات کا مجموعہ ہے یہ کتاب اپنی جامعیت اور معنویت کے لحاظ سے غایت درجہ مفید نیز مقالہ نگاران کی علمی شخصیت کی غماز ہے، جسے بغرض افادہ عامہ ناچیز نے اردو زبان میں منتقل کیا ہے تاکہ اردو داں طبقہ بھی اس سے مستفید ہو سکے۔

اس کتاب کی ترجمانی میں اسلوب انتہائی سہل اختیار کیا گیا ہے تاکہ ہر خاص وعام،کم پڑھے لکھے لوگ بھی بآسانی مستفید ہوسکیں اور خود کو اعتقادی خرابیوں سے بچا سکیں۔

فاضل مقالہ نگاران نے اس کتاب میں عقیدہ توحید کی اہمیت اور اس کے منافی امور کا تفصیلی ذکر کیا ہے، نیز معاشرہ میں رائج فاسد عقائد کی نقاب کشائی اور اہل شرک کے باطل دعووں اور شبہات کا تفصیلی جائزہ لیا ہے، نیز اولیاء وصالحین سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توسل اوراس کی جائز وناجائز اقسام کی تفصیل بھی بیان کی ہے، غیر اللہ سے حاجت روائی ومشکل کشائی جیسے شرکیہ امور کا کتاب وسنت کے بین دلائل سے مرصع علمی رد کیا ہے اور اہل سنت والجماعت کے عقیدہ کی توضیح کے ساتھ معاشرہ میں رائج بدعات وخرافات اور خلاف شرع رسم ورواج کا شرح وبسط کے ساتھ رد کیا ہے، نیز جو لوگ قصوں، کہانیوں اور خوابوں پر اعتماد کرتے ہیں اور قبروں پر جانے سے اپنی حاجات کے پورا ہونے سے اپنے شرک کے صحیح ہونے پر استدلال کرتے ہیں، اس کی سیر حاصل تردید کی ہے، غرضیکہ یہ کتاب جادہ حق وصواب سے منحرف اور راہ حق کے طلب گار کے لئے ایک راہ نما کی حیثیت رکھتی ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اس محنت کو شرف قبولیت بخشے، اس کتاب سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے، اس کے مؤلف، مترجم اور جملہ معاونین کو اجر جزیل سے نوازے اور اس کتاب کو ان کے لئے صدقہ جاریہ بنائے، وہ اللہ بہترین کارساز اور بہترین مددگار ہے۔

طالب دعا: عبدالولی عبدالقوی

بندی کلاں، ضلع: مئو، یوپی، انڈیا

داعی مکتب دعوۃ وتوعیۃ الجالیات

شمال ریاض/سعودی عرب

waliazami@gmail.com

۴/ ۷/ ۱۴۲۵ھ

مطابق: ۲۰/ ۸/ ۲۰۰۴ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توحید کی فضیلت اور اس کے منافی امور سے اجتناب (۞)

الحمد لله و الصلاة و السلام علی رسول الله ......

میرے دینی بھائی ! ہم آپ کی خدمت میں توحید کی فضیلت اور اس کے منافی مختلف چھوٹے بڑے شرک و بدعت سے متعلق کچھ باتیں پیش کر رہے ہیں، تاکہ آپ شرک و بدعت سے بچ سکیں۔

توحید اول ترین فریضہ ہے جس کی تمام تر انبیاء نے دعوت دی اور یہی ان کی دعوت کی جڑ اور بنیاد تھی۔

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّةٍ رَّسُولاً أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ﴾ (النحل:۳۶)

ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو۔

بندوں پر اللہ کا سب سے بڑا حق توحید ہی ہے، چنانچہ صحیح بخاری و مسلم میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک

(۞) فضیلۃ الشیخ/عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین حفظہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ ٹھہرائیں"۔

چنانچہ جس نے توحید کے تقاضوں کو پورا کیا وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے توحید کے منافی اور اس کے مخالف امور کا ارتکاب کیا یا ان کے درست ہونے کا عقیدہ رکھا، وہ جہنم کا مستحق ہوا۔

توحید ہی کی خاطر اللہ نے رسولوں کو اپنی قوموں سے اس وقت تک لڑتے رہنے کا حکم دیا جب تک کہ وہ توحید کو تسلیم نہ کرلیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[أمرت أن أقاتل الناس حتى يشهدوا أن لا اله الا الله] (بخاری ومسلم)

مجھے لوگوں سے لڑتے رہنے کا حکم دیا گیا ہے تا آنکہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی معبود برحق نہیں ہے۔

توحید کو اس کے تقاضوں کے ساتھ ثابت وقائم کرنا دنیوی واخروی خوشبختی کا ذریعہ اور اس کی خلاف ورزی بدبختی کا سبب ہے۔

توحید کو اس کے تقاضوں کے ساتھ ثابت وقائم کرنا امت کے اتحاد واتفاق اور یک جہتی کا ذریعہ اور اس میں خرابی باہمی پھوٹ اور انتشار کا سبب ہے۔

برادر عزیز! آپ اس بات کو ذہن نشین کرلیں - اللہ مجھ پر اور آپ پر رحم فرمائے - معاملہ یہ نہیں ہے کہ جس نے بھی کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا وہ موحد (توحید کا ماننے والا) ہوگیا، بلکہ ان سات شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے جن کا اہل علم نے ذکر کیا ہے۔

(۱) علم: یعنی کلمہ توحید "لا الہ الا اللہ" کا معنی اور اس کے پہلے جز نفی اور دوسرے جز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اثبات سے کیا مراد ہے، اس کی معرفت حاصل کرنا، اس کلمہ توحید کا معنی یہ ہے کہ ”اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی معبود برحق نہیں ہے“۔

(۲) یقین: کلمہ کے مدلول پر پکا یقین رکھنا۔

(۳) قبول: اس کلمہ کے مقتضا و مطالبہ کو دل و زبان سے قبول کرنا۔

(۴) انقیاد: کلمہ کے مقتضا کے مطابق عمل کرنا۔

(۵) صدق: یعنی زبان سے کلمہ کا اقرار کرنا اور دل سے اس کی تصدیق کرنا۔

(۶) اخلاص: یعنی یہ ایمان اللہ کی خاطر ہو ریا و نمود کے لئے نہ ہو۔

(۷) محبت: کلمہ اور اس کے مدلول سے محبت ہو۔

دینی ساتھیو! جس طرح ہمارے اوپر توحید کو اس کے تقاضوں کے ساتھ ثابت وقائم کرنا اور کلمہ لا الہ الا اللہ کی شرطوں کو مکمل کرنا ضروری ہے، اسی طرح ہر قسم کے چھوٹے بڑے شرک اور اس تک پہنچانے والے تمام تر راستوں سے خوف واجتناب بھی ضروری ہے، کیوں کہ شرک سب سے بڑا ظلم ہے، اللہ شرک کے سوا بندہ مسلم کے ہر گناہ کو معاف فرمادے گا، لہذا جو شرک میں جا گرا، اللہ نے اس پر جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانہ جہنم قرار پایا۔

اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ﴾ (النساء:۴۸)

یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔

میرے دینی بھائی! ہم ذیل میں اہل علم کے بیان کی روشنی میں توحید کے منافی یا اس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں خرابی پیدا کرنے والے بعض امور کا ذکر کرتے ہیں تا کہ آپ ان سے بچ سکیں۔

(۱) تکلیف اور مصیبت دور کرنے کے لئے پیتل، تانبا، لوہا وغیرہ کا کڑا، چھلا اور دھاگا پہننا شرک ہے۔

(۲) شرکیہ جھاڑ پھونک، تعویذ اور گنڈے:

شرکیہ جھاڑ پھونک وہ ہیں جو مبہم لکیروں اور غیر مفہوم سمجھ میں نہ آنے والی عبارتوں پر مشتمل ہوں اور بیماری کے اکتشاف یا جادو چھڑانے یا تعویذوں کے بنانے میں جنوں سے مدد طلب کی گئی ہو۔

اور تعویذ و گنڈہ سے مراد وہ دھاگہ یا گٹھری ہے جو کسی انسان یا جانور کو لٹکا دی جائے، اگر ان میں کتاب وسنت کے منافی بدعیہ چیزیں لکھی ہوئی ہوں، تو اہل علم کے اتفاق کے ساتھ جائز نہیں ہیں، بلکہ اہل علم کے صحیح قول کے مطابق کتاب وسنت کی دعاؤں پر مشتمل تعویذ بھی درست نہیں ہیں، کیوں کہ یہ شرک کے اسباب میں سے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[ان الرقی –أی الشرکیة – و التمائم و التولة شرک] (احمد، ابوداؤد)

(شرکیہ) جھاڑ پھونک، تعویذ اور محبت کا منتر، یہ سب شرک ہیں۔

اسی طرح کسی کاغذ، تانبے یا لوہے کے ٹکڑے پر اللہ کا نام یا آیت الکرسی لکھ کر گاڑیوں میں لٹکانا یا قرآن شریف گاڑی کے اندر اس اعتقاد سے رکھنا کہ اس سے گاڑی ہر آفت وبلا اور نظر بد وغیرہ سے محفوظ رہے گی شرک کی قبیل سے ہے۔

اسی طرح ہتھیلی کی شکل کا کوئی لوہا یا اس میں آنکھ کی شکل بنا کر نظر بد سے حفاظت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لئے گھر یا گاڑی میں رکھنا قطعا درست نہیں ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: [من تعلق شيئا و كل اليه] (احمد، ترمذی، حاکم)

جس نے کوئی چیز لٹکایا وہ اسی کے سپرد کر دیا گیا۔

(۳) حصول تبرک کے لئے کسی شخص کو چھونا یا درختوں اور پتھروں وغیرہ سے تبرک حاصل کرنا، توحید کے منافی ہے، اس سے توحید بگڑتی اور اس میں خرابی پیدا ہوتی ہے، حتی کہ خانہ کعبہ تک کو تبرک کے لئے چھونا درست نہیں ہے۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے فرمایا:

[انی لأعلم أنك حجر لا تضر و لا تنفع و لو لا أنی رأيت رسول الله ﷺ يقبلك ما قبلتك]

بیشک میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، تو کوئی نفع اور نقصان نہیں پہنچا سکتا، اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تمھیں بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا، تو تجھے بوسہ نہ دیتا۔

(۴) اللہ تعالی کے علاوہ اولیاء، شیطانوں اور جنوں وغیرہ کے نام پر ذبح کرنا تا کہ ان کو راضی کر کے ان سے نفع حاصل کیا جائے اور ان کے شر سے بچا جا سکے، توحید کے منافی، شرک اکبر ہے۔ جس طرح اللہ تعالی کے سوا دوسروں کے نام پر ذبح کرنا جائز نہیں ہے، تا کہ شرک کے ذرائع اور ان کے وسائل کا سد باب ہو سکے۔

(۵) اسی طرح اللہ تعالی کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے نذر و نیاز توحید کے منافی شرک اکبر ہے، کیوں کہ نذر عبادت ہے اور کسی بھی عبادت کو اللہ تعالی کے سوا کسی اور کے لئے انجام دینا قطعا درست نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(٦) اللہ تعالی کے علاوہ کسی دوسرے سے مدد یا پناہ طلب کرنا، شرک اکبر کی قبیل سے ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

[واذا سألت فاسأل الله و اذا استعنت فاستعن بالله ....]

جب مانگو تو اللہ سے مانگو اور مدد طلب کرو تو اللہ سے طلب کرو۔

اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ جنوں کو مدد کے لئے پکارنا شرعاً ممنوع ہے۔

(٧) توحید میں خرابی پیدا کرنے والی چیزوں میں سے اولیاء و صالحین کے بارے میں غلو کرنا اور انہیں ان کے مقام سے آگے بڑھانا ہے۔ اس غلو کا سبب ان کی تعظیم میں حد سے آگے بڑھنا یا انھیں رسالت کے مقام تک پہنچا دینا یا ان کے معصوم ہونے کا اعتقاد رکھنا ہے۔

(٨) قبروں کا طواف توحید کے منافی، شرک کی قبیل سے ہے۔ قبر کے پاس نماز جائز نہیں ہے، کیوں کہ یہ شرک تک پہنچانے کا ذریعہ ہے، پھر اس پر کیا حکم لگایا جائے گا جو قبر والے ہی کے لئے نماز اور عبادت کرنے لگے۔

(٩) توحید کے تحفظ ہی کے پیش نظر قبروں کو پختہ بنانے اور ان پر مساجد اور قبوں کی تعمیر سے روکا گیا ہے۔ (کیوں کہ یہ عمل ناجائز ہونے کے ساتھ شرک تک پہنچانے والا ہے)

(١٠) جادوگری اور اسی طرح جادوگروں، کاہنوں اور نجومیوں وغیرہ کے پاس جانا عقیدہ توحید کے منافی ہے، جادوگر کافر ہے، ان کے پاس جا کر ان سے کچھ پوچھنا اور ان کی باتوں کی تصدیق کرنا قطعاً جائز نہیں ہے، گرچہ وہ اپنے آپ کو اولیاء اور مشائخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے موسوم کریں۔

(۱۱) پرندوں، بعض دنوں، مہینوں یا کسی شخص سے بدشگونی لینا حرام، نیز عقیدہ توحید میں خرابی پیدا کرنے والی چیز ہے، چنانچہ بدشگونی شرک ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے:

[الطيرة شرك] (مسند احمد) بدشگونی شرک ہے۔

(۱۲) کلی طور پر دل کو اسباب ہی سے جوڑ لینا، مثلاً ڈاکٹر، علاج، ملازمت وغیرہ اور اللہ پر بھروسہ نہ رکھنا، توحید میں خرابی پیدا کرنے والی چیز ہے، جبکہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ اسباب اختیار کئے جائیں مثلاً علاج کرنا، روزی کمانا وغیرہ، لیکن دل کو اللہ ہی سے وابستہ رکھا جائے نہ کہ ان اسباب سے۔

(۱۳) علم نجوم اور ستاروں کو مقصد تخلیق کے علاوہ میں استعمال کرنے سے توحید میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ مستقبل کی غیبی خبریں وغیرہ جاننے کے لئے ستاروں کا استعمال قطعاً جائز نہیں ہے۔

(۱۴) اسی طرح ستاروں، پچھتروں اور موسموں سے بارش طلب کرنا اور یہ اعتقاد رکھنا کہ ستارے ہی بارش کو آگے پیچھے کرتے ہیں، توحید کے منافی ہے، جب کہ بارش کا نازل فرمانے والا اور اس کا روکنے والا اللہ ہی ہے۔ چنانچہ (بارش کے نزول پر) کہو: ''مطرنا بفضل اللہ ورحمتہ'' اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہمارے لئے بارش ہوئی۔

(۱۵) قلبی عبادتیں مثلاً محبت یا خوف وغیرہ کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی مخلوق کے لئے انجام دینا، توحید کے منافی ہے۔

(۱۶) عقیدہ توحید کو بگاڑنے والی چیزوں میں سے اللہ تعالیٰ کی تدبیر اور عذاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بے خوف اور اس کی رحمت سے ناامید ہو جانا ہے۔ چنانچہ تم اللہ تعالی کی تدبیر سے بے خوف اور اس کی رحمت سے ناامید نہ ہو، بلکہ خوف ورجا کے مابین رہ کر رب کی تدبیروں سے ڈرتے رہو اور اس کی رحمتوں کی امید لگاؤ۔

(۱۷) عقیدہ توحید کو مجروح کرنے والی چیزوں میں سے اللہ تعالی کی تقدیر پر صبر نہ کرنا ہے، بلکہ بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے تقدیر پر ایمان کے منافی الفاظ و کلمات کا استعمال کرنا، مثلاً کوئی یوں کہے: ''اے اللہ تو میرے یا فلاں کے ساتھ ایسا کیوں کرتا ہے'' ''اے اللہ یہ سب کچھ کیوں ہے'' یا نوحہ و ماتم کرنا، گریبان پھاڑنا، بالوں کو بکھیرنا، یہ ساری چیزیں تقدیر الٰہی سے رضامندی کے منافی ہیں۔

(۱۸) اسی طرح ریا و نمود، شہرت طلبی اور نیک اعمال کے ذریعہ دنیا حاصل کرنا، توحید کے منافی، شرک ہے۔

(۱۹) اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال بنانے اور اس کی حلال کردہ چیزوں کو حرام بنانے میں علماء و حکام وغیرہ کی بات ماننا، توحید کے منافی، شرک ہے۔

(۲۰) اس طرح کے جملے ''جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں'' اگر اللہ اور آپ نہ ہوتے''، ''میں نے اللہ اور فلاں پر بھروسہ کیا'' توحید میں خرابی پیدا کرتے ہیں۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ اس طرح کے جملوں میں لفظ '' ثم'' یعنی ''پھر'' ضرور استعمال کیا جائے، مثلاً یوں کہا جائے ''جو اللہ چاہے اور پھر تم چاہو''، ''اگر اللہ اور پھر فلاں نہ ہوتے''، ''میں نے اللہ اور پھر فلاں پر بھروسہ کیا'' کیوں کہ نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ جب وہ قسم کھانا چاہیں، تو کہیں: ''رب کعبہ کی قسم'' اور کہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو اللہ نے چاہا پھر تم نے چاہا''۔(نسائی)

(۲۱) اسی طرح زمانہ، دنوں اور مہینوں کو گالی دینے سے توحید میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔

(۲۲) دین اسلام یا رسولوں یا قرآن کریم یا احادیث رسول کا مذاق اڑانا، توحید کے منافی ہے، اسی طرح نیک، شریعت کا علم رکھنے والے افراد کا مذاق اڑانا بھی درست نہیں ہے، کیوں کہ وہ سنتوں پر عمل پیرا افراد ہیں جس کے مظاہر ان پر داڑھی کو پورے طور پر چھوڑنے، مسواک کرنے اور کپڑے کو ٹخنوں سے اوپر رکھنے کی شکل میں نمایاں ہیں۔

(۲۳) اسی طرح عبدالنبی (نبی کا بندہ) یا عبدالکعبہ (کعبہ کا بندہ) یا عبدالحسین (حسین کا بندہ) وغیرہ نام رکھنا ناجائز، توحید کے منافی ہے۔ بندگی کی نسبت صرف اللہ کی جانب ہونی چاہیئے، جیسے عبداللہ (اللہ کا بندہ) عبدالرحمٰن (رحمٰن کا بندہ) وغیرہ۔

[نوٹ: ہر وہ نام جس میں بندہ کی نسبت غیر اللہ کی جانب کی گئی ہو، حرام ہیں] از مترجم

(۲۴) توحید کو مجروح کرنے والی چیزوں میں سے ذی روح کی تصویر بنانا، پھر اسے دیواروں اور مجلسوں میں آویزاں کر کے ان کی تعظیم کرنا ہے۔

(۲۵) اسی طرح صلیب کا نشان بنانا یا اسے کپڑے وغیرہ پر یوں ہی بنا ہوا چھوڑ دینا، توحید کے منافی ہے۔ جبکہ صلیب کو توڑ دینا اور اس کے نشان کو سرے سے مٹا دینا ضروری ہے۔

(۲۶) کافروں اور منافقوں سے محبت رکھنا اور ان کی آؤ بھگت کرنا اور انہیں ''سید'' کہہ کر پکارنا، توحید کے منافی ہے۔

(۲۷) اللہ کی اتاری ہوئی شریعت کے خلاف فیصلے کرنا اور غیر اسلامی وضعی قوانین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو شریعت اسلامیہ کی جگہ رکھنا اور یہ اعتقاد رکھنا کہ وضعی قوانین شرعی قوانین کے مقابلہ میں زیادہ مبنی بر عدل ہیں یا اس کے مساوی یا اس سے بہتر اور وقت حاضر کے لئے زیادہ موزوں ہیں، یہ ساری چیزیں توحید کے منافی بلکہ اس کے نواقض میں سے ہیں گرچہ لوگ ان غیر اسلامی قوانین کے نفاذ سے راضی ہوں۔

(۲۸) توحید میں خلل پیدا کرنے والی چیزوں میں سے اللہ کے سوا نبی، امانت یا کسی مخلوق کی قسم کھانا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "من حلف بغير الله فقد كفر او أشرك" (ترمذی)

جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔

دینی بھائیو! نواقض توحید یا اس کے منافی امور کے ذکر کے بعد ہم عرض کرتے ہیں کہ جس طرح ہمارے اوپر توحید کو اس کے تقاضوں کے ساتھ ثابت وقائم کرنا اور اس کے منافی امور سے اجتناب کرنا ضروری ہے اسی طرح عقائد واخلاق ہر دونوں گوشوں میں اہل سنت والجماعت (فرقہ ناجیہ) کے منہج پر چلنا بھی ضروری ہے جو اس امت کے اسلاف صحابہ وتابعین کا منہج تھا، جیسا کہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ کے باب میں اسماء وصفات سے متعلق ایک خاص منہج ہے اسی طرح سلوک واخلاق، معاملات، عبادات بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں بھی ان کا ایک منہج ہے، اسی وجہ سے جب رسول اللہ ﷺ نے یہ ذکر فرمایا: کہ یہ امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی تو آپ ﷺ نے فرمایا: سارے کے سارے آگ میں ہوں گے سوائے ایک کے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا: اے نبی ﷺ وہ کون سا ایک گروہ ہے جو نجات پائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اس طریقہ پر ہو جس پر کہ آج میں اور میرے صحابہ ہیں۔

آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: کہ نجات پانے والی جماعت وہ ہے جو ایسا ایسا کرے یا ایسا کہے، بلکہ فرمان نبوی کی روشنی میں یہ جماعت وہ ہے جو ہر چیز میں ٹھیک ٹھیک رسول اکرم ﷺ اور صحابہ کرام کے منہج پر چلے۔

دینی بھائیو! اہل سنت والجماعت کے منہج کی روشنی میں ہمارا عقیدہ اس طرح ہونا چاہیے، جیسا کہ ہم ذیل میں ذکر کرتے ہیں۔

(۱) اسماء وصفات کے باب میں ہمارا عقیدہ یہ ہونا چاہیے کہ ہم اللہ عز وجل کو اس کے اچھے ناموں اور بلند صفات سے موصوف کریں جن اوصاف سے اللہ تعالی نے اپنے آپ کو اور اس کے رسول ﷺ نے اللہ تعالی کو متصف کیا ہے، نہ تو اللہ تعالی کے ان ناموں میں تبدیلی کریں اور نہ ہی اس کی کیفیت بیان کریں اور نہ دوسروں سے اس کی تشبیہ دیں اور نہ ہی اس میں کمی کریں......... چنانچہ ہم اللہ تعالی کی کسی صفت کا انکار نہ کریں مگر جس کی اللہ نے خود اپنی ذات کے بارے میں نفی کی ہو اور نہ ہی اس کے کسی وصف کو کسی مخلوق سے تشبیہ دیں۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿لَيۡسَ كَمِثۡلِهِۦ شَيۡءٞۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡبَصِيرُ﴾ (شوری:۱۱)

اس جیسی کوئی چیز نہیں ہے وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

(۲) بیشک قرآن کریم اللہ کا کلام اس کی جانب سے نازل شدہ غیر مخلوق ہے جو جستہ جستہ اللہ کی طرف سے اترا ہے اور پھر اسی کی طرف لوٹ جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳) موت کے بعد پیش آنے والے امور مثلاً قبر وغیرہ کے احوال پر ایمان رکھا جائے۔

(۴) اس بات کا اعتقاد رکھا جائے کہ ایمان قول وعمل کا نام ہے جو نیکی کے کاموں سے بڑھتا ہے اور نافرمانی کے کاموں سے گھٹتا ہے۔

(۵) شرک سے کم درجہ کے گناہ پر کسی کو کافر نہ قرار دیں الا یہ کہ وہ اسے حلال سمجھ کر انجام دے۔ گناہ کبیرہ کا مرتکب اگر توبہ کر لے، تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور اگر بغیر توبہ کے مر جائے تو وہ مشیئت الٰہی کے تحت ہے اگر چاہے تو بخش دے اور اگر چاہے تو عذاب دے، پھر جنت میں داخل فرمائے کیوں کہ کفر وشرک کے مرتکب کے علاوہ کوئی بھی جہنم میں ہمیشہ ہمیش نہیں رہے گا اور واضح رہے کہ نماز کا چھوڑنا کفر ہے۔

(۶) اہل سنت والجماعت تمام تر صحابہ سے محبت رکھتے اور ان کی تعظیم کرتے ہیں، خواہ وہ اہل بیت یا ان کے علاوہ سے ہوں اور ان میں سے کسی کے معصوم ہونے کا عقیدہ نہیں رکھتے ہیں، بلکہ ان میں سب سے افضل ابوبکر صدیق، پھر عمر بن خطاب، پھر عثمان، پھر علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہم وأرضاہم کو سمجھتے ہیں اور ان کے مابین اجتہادی غلطی کی وجہ سے جو اختلافات ہوئے اس کے بارے میں خاموشی اختیار کرتے ہیں، اب جس کا اجتہاد درست تھا اسے دہرا اجر ملے گا اور جو اپنے اجتہاد میں غلطی کا شکار ہوا، اسے ایک اجر ملے گا۔ (اور اس کی خطا بخش دی گئی ہے)

(۷) اہل سنت والجماعت اولیاء کی کرامات پر ایمان رکھتے ہیں اور اولیاء اللہ سے مراد اللہ کے متقی نیک وصالح بندے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿ أَلا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ (62) الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴾ (یونس:٦٢)

یاد رکھو! اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (برائیوں) سے پرہیز کرتے رہے۔

(٨) وہ امام کی اطاعت سے بغاوت کو ناجائز سمجھتے ہیں جب تک وہ ان میں نماز قائم کرتا رہے اور اس کی جانب سے کوئی صریح کفر نہ دیکھیں جس کے بارے میں ان کے پاس اللہ کی جانب سے دلیل ہو۔

(٩) اہل سنت والجماعت تقدیر کے خیر وشر پر اس کے تمام مراتب کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی ایمان رکھتے ہیں کہ انسان کے پاس اختیار و قدرت ہے، چنانچہ اہل سنت والجماعت نے نہ تو تقدیر کا انکار کیا اور نہ ہی انسان کے اختیار کا انکار کیا بلکہ ان دونوں چیزوں کو بیک وقت ثابت کیا۔

(١٠) اہل سنت والجماعت لوگوں کے لئے خیر کو پسند کرتے ہیں اور وہ لوگوں میں سب سے بہتر بلکہ لوگوں کی خاطر سب سے زیادہ عدل کرنے والے ہیں۔

سوال: کیا نبی ﷺ کی قسم کھانا جائز ہے؟

جواب: جمہور اہل علم کے قول کے مطابق نبی کریم ﷺ، کعبہ، امانت یا اس کے علاوہ کسی بھی مخلوق کی قسم کھانا جائز نہیں ہے، بلکہ بعض اہل علم نے اس کے عدم جواز پر اجماع نقل کیا ہے۔ نبی ﷺ کی قسم کھانے کے جواز کے بارے میں عام اہل علم کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رائے سے ہٹ کر چند لوگوں نے ایک نادرسی رائے پیش کی ہے، لیکن اس کی صحت پر کوئی دلیل نہیں ہے، بلکہ یہ قول باطل اور اہل علم کے اجماع کے خلاف ہے بلکہ اس باب میں وارد صحیح احادیث کے بھی خلاف ہے۔

صحیح بخاری و مسلم میں امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "من حلف فقال فی حلفه باللات و العزی فلیقل لا اله الا الله"

جس نے قسم کھاتے ہوئے یہ کہہ دیا "لات کی قسم" یا "عزی کی قسم" تو اسے اس کے بعد کلمہ توحید "لا الہ الا اللہ" کہنا چاہئے۔

اس کلمہ توحید کے پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ غیر اللہ کی قسم کھانے والے نے ایک طرح کے شرک کا ارتکاب کیا ہے، تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ صدق دل و اخلاص کے ساتھ کلمہ توحید پڑھے تا کہ اس کے ذریعہ اس شرک کا کفارہ ادا کردے جو اس سے وقوع پذیر ہوا ہے۔

امام ترمذی اور امام حاکم رحمہا اللہ نے صحیح سند کے ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" من حلف بغير الله فقد كفر أو أشرك "

جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر یا شرک کیا۔

اور امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے بریدہ بن خصیب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من حلف بالأمانة فليس منا" جو امانت کی قسم کھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

اور ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”لا تحلفوا بآبائكم و بأمهاتكم و لا باالأنداد و لا تحلفوا بالله و الا و أنتم صادقون“ (ابوداؤدنسائی)

تم اپنے باپوں، ماؤں اور بتوں کی قسم نہ کھاؤ اوراسی طرح اللہ کی جھوٹی قسم نہ کھاؤ۔

جن اہل علم سے غیر اللہ کی قسم کھانے کی حرمت پراجماع منقول ہے، انہی میں سے ایک امام ابوعمر بن عبدالبر النمر ی رحمہ اللہ ہیں۔اور بعض اہل علم نے اسے مطلقا مکروہ قرار دیا ہے، تو اسے کراہت تحریم پر محمول کرنا ضروری ہے تاکہ کتاب وسنت کے دلائل پر عمل ہو جائے اور اہل علم کے ساتھ حسن ظن بھی باقی رہے۔

غیر اللہ کی قسم کے بارے میں نرمی برتنے والوں نے صحیح مسلم کی اس حدیث کو دلیل بنایا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کے حق میں جس نے آپ سے شرائع اسلام کے بارے میں پوچھا، فرمایا: ”أفلح و أبيه ان صدق“

اس شبہہ کا جواب یہ ہے کہ یہ روایت شاذ، صحیح احادیث کے مخالف ہے۔

اہل علم کے نزدیک شاذ کا حکم یہ ہے کہ اس پر احکامات کو موقوف کرنا جائز نہیں ہے۔

شاذ اس کو کہتے ہیں جس میں ایک شخص ثقہ افراد کی جماعت کی مخالفت کرے۔

اس شبہہ کا دوسرا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ یہ لفظ تصحیف کی وجہ سے اپنی اصل وضع سے ہٹ گیا ہو، جیسا کہ امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے، اصل عبارت یہ رہی ہو، ”أفلح و الله ان صدق “ اور کسی کاتب یا راوی نے پڑھنے میں غلطی کر دی ہو۔(اور لفظ ”اللہ“ کی جگہ ”أبيه“ کا اضافہ کر دیا ہو۔)

تیسرا جواب: ممکن ہے کہ نبی ﷺ نے یہ لفظ اس وقت استعمال کیا ہو، جب اللہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے سوا کسی اور کی قسم کھانا منع نہ تھا۔

بہرصورت یہ شاذ روایت ہے، اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ تمام ترصحیح ، واضح اور غیر اللہ کی قسم کی حرمت اور اس کے شرکیہ کام ہونے پر دلالت کرنے والی احادیث کی مخالفت کرتے ہوئے ایک شاذ روایت سے چمٹ جائے۔

امام نسائی رحمہ اللہ صحیح سند کے ساتھ سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ انھوں نے لات اور عزی کی قسم کھالی، پھر نبی ﷺ سے اس کے بارے میں دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا، تم کہو:

"لا اله الا الله وحده لا شريك له الملك و الحمد و هو على كل شيء قدير"

یہ دعا پڑھ کر اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھک تھکا دو اور اللہ کے واسطہ سے مردود شیطان سے پناہ مانگو اور پھر دوبارہ اس طرح کے شرکیہ کلمات اپنی زبان پر نہ لاؤ۔

مذکورہ بالا الفاظ نبوی کے ذریعہ غیر اللہ کی قسم کی شدید حرمت اور اس کا شرک، شیطانی وسوسہ ہونا بالتاکید ثابت ہوتا ہے اور اس میں واضح طور پر دوبارہ اس عمل کے ارتکاب سے منع کیا گیا ہے۔

میں اللہ تعالی سے دعا گو ہوں کہ وہ ہمیں اور آپ کو اپنے دین میں عفت اور نیت وعمل کی درستگی عطا فرمائے اور ہمیں اور تمام مسلمانوں کو خواہشات نفس کی پیروی اور شیطان کی گمراہیوں سے اپنی پناہ میں رکھے، یقیناً وہ اللہ سننے والا قریب ہے، اللہ ہماری اور آپ کی حفاظت فرمائے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ سے مدد طلب کرنے کی شرعی حیثیت

سوال: ہم بہت سے لوگوں کو ''مدد یا رسول اللہ''، ''مدد یا نبی اللہ'' کے کلمات پکارتے ہوئے سنتے ہیں، شریعت اسلامیہ میں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: سماحۃ الشیخ/عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ نے اس کے جواب میں کہا:

''مدد یا نبی اللہ''، ''مدد یا رسول اللہ'' کہہ کر پکارنا شرک اکبر ہے، اس کلمہ کا معنی نبی ﷺ سے مدد طلب کرنا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے علماء اہل سنت والجماعت تمام اس بات پر متفق ہیں کہ مردوں مثلاً انبیاء وغیرہ، غائب لوگوں مثلاً فرشتے اور جنات وغیرہ اسی طرح بتوں، پتھروں، درختوں یا ستاروں وغیرہ سے مدد طلب کرنا شرک اکبر ہے۔

اس کی دلیل اللہ عزوجل کا یہ فرمان ہے:

﴿وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَداً﴾ (الجن:۱۸)

اور یہ مسجدیں صرف اللہ ہی کے لئے خاص ہیں، پس اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔

نیز فرمان الٰہی: ﴿ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ (13) إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ﴾ (فاطر:۱۳-۱۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

یہی اللہ تم سب کا پالنے والا، اسی کی سلطنت ہے، جنھیں تم اس کے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں ہیں، اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو فریاد رسی نہیں کریں گے، بلکہ قیامت کے دن تمہارے شرک کا صاف صاف انکار کر جائیں گے، خبردار! آپ کو کوئی بھی حق تعالی جیسا خبریں نہیں دے گا۔

اور اللہ عز وجل کا فرمان: ﴿وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهاً آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ﴾ (المؤمنون:۱۱۷)

جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو پکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں، پس اس کا حساب تو اس کے رب کے اوپر ہے، بیشک کافر لوگ نجات سے محروم ہیں۔

اس مفہوم کی آیات بہت زیادہ ہیں۔

اللہ کے سوا غیروں سے مدد طلب کرنا مشرکین اولین کفار قریش وغیرہ کا دین تھا، اللہ عز وجل نے اسی باطل عقیدہ کی تردید اور اس سے ڈرانے کے لئے تمام تر رسولوں کو بھیجا اور آسمانی کتابیں نازل کیں۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا: ﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولاً أَنِ اعْبُدُواْ اللّهَ وَاجْتَنِبُواْ الطَّاغُوتَ﴾ (النحل:۳۶)

ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں کی عبادت سے بچو۔

نیز اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ﴾ (الأنبياء:۲۵)

تجھ سے پہلے جو بھی رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، پس تم سب میری ہی عبادت کرو۔

نیز اللہ عزوجل نے فرمایا:﴿الر كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ (1أَلَّا تَعْبُدُواْ إِلَّا اللّهَ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ﴾(ہود:۱)

الر، یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کی آیتیں محکم کی گئی ہیں، پھر صاف صاف بیان کی گئی ہیں ایک حکیم باخبر کی طرف سے یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو، میں تم کو اللہ کی طرف سے ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں۔

نیز فرمان الٰہی:﴿ تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ. إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصاً لَّهُ الدِّينَ .أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاء مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ﴾(الزمر:۱-۳)

اس کتاب کا اتارنا اللہ تعالی غالب باحکمت کی طرف سے ہے، یقیناً ہم نے اس کتاب کو آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل فرمایا ہے، پس آپ اللہ ہی کی عبادت کریں، اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے، خبردار! اللہ ہی کے لئے خالص عبادت کرنا ہے اور جن لوگوں نے اس کے سوا اولیاء بنا رکھے ہیں، (اور کہتے ہیں) ہم ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ کی نزدیکی کے مرتبہ تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہماری رسائی کرادیں گے، یہ لوگ جس بارے میں اختلاف کررہے ہیں اس کا (سچا) فیصلہ اللہ (خود) کرے گا، جھوٹے اور ناشکرے لوگوں کو اللہ تعالی راہ نہیں دکھاتا۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے مذکورہ بالا آیات میں واضح فرمادیا کہ رسولوں کی بعثت اور کتابوں کے نازل کئے جانے کا مقصد یہ تھا کہ ہر طرح کی عبادت مثلاً دعا، مدد طلب کرنا، خوف، امید، نماز، روزہ، ذبح اور اس کے علاوہ تمام تر عبادتیں صرف اور صرف ایک اللہ کے لئے انجام دی جائیں جس کا کوئی شریک وساجھی نہیں ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے مذکورہ آیات میں یہ بھی بتلادیا کہ جب انبیاء ورسل اور دیگر داعیان حق مشرکین مکہ وغیرہ کو ایک اللہ کی پوجا کی دعوت دیتے تھے تو وہ ان کے جواب میں کہتے تھے:

ہم ان اولیاء کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ سے قریب کردیں گے۔

مفہوم یہ ہوا کہ مشرکین مکہ ان اولیاء کی عبادت اس لئے کرتے تھے کہ ان کے ذریعہ انھیں اللہ کا قرب حاصل ہوجائے اور یہ اللہ کے یہاں ان کی سفارش کردیں، یہ سمجھ کر ان کی عبادت نہیں کرتے تھے کہ یہ خالق، رازق اور مدبر کائنات ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے ان کے جھوٹ کو واشگاف کردیا اور اس (باطل) عقیدہ کی بنا پر انہیں کافر قرار دیا۔

چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِي مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ﴾ (الزمر:۳)

یہ لوگ جس بارے میں اختلاف کررہے ہیں اس کا (سچا) فیصلہ اللہ (خود)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرے گا، جھوٹے اور ناشکرے لوگوں کو اللہ تعالی راہ نہیں دکھاتا۔

اللہ تعالی نے واضح فرمادیا کہ کفار اپنی اس بات میں جھوٹے ہیں کہ یہ اولیاء جن کی اللہ کے سوا پوجا کی جاتی ہے وہ انہیں اللہ سے قریب کردیں گے، ان کے اس اعتقاد کی وجہ سے اللہ نے ان پر کافر ہونے کا حکم لگایا۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ﴾ (الزمر:۳)
جھوٹے اور ناشکرے لوگوں کو اللہ تعالی راہ نہیں دکھاتا۔

اور اللہ تعالی نے سورہ یونس کی ایک دوسری آیت کریمہ میں (مشرکین مکہ کا عقیدہ) بیان کیا کہ وہ اپنے معبودان باطلہ کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ اللہ کے نزدیک ہمارے سفارشی ہیں۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے: ﴿وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لاَ يَضُرُّهُمْ وَلاَ يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَؤُلاء شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ﴾ (یونس:۱۸)
اور یہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو ضرر پہنچا سکیں اور نہ ان کو نفع پہنچا سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں۔

پھر اللہ نے ان کے جھوٹ کو واضح کردیا اور فرمایا:

﴿قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لاَ يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلاَ فِي الأَرْضِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ (یونس:۱۸)
آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کو ایسی چیز کی خبر دیتے ہو جو اللہ تعالی کو معلوم نہیں نہ آسمانوں میں نہ زمین میں، وہ ان لوگوں کے شرک سے پاک و برتر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ عزوجل نے سورہ ذاریات میں بیان فرمایا کہ جنات وانسان کی پیدائش کا مقصد یہ ہے کہ وہ غیروں کی عبادت سے بچتے ہوئے تن تنہا صرف ایک اللہ کی عبادت کریں۔

چنانچہ اللہ عزوجل نے فرمایا:﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (الذاریات:۵۶) میں نے جنات وانسان کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا۔

لہذا تمام جناتوں اور انسانوں پر ضروری ہے کہ خالص ایک اللہ کی عبادت کریں اور اس کے علاوہ انبیاء وغیرہ سے مدد طلب کرنا یا کسی بھی طرح کی عبادت ان کے لئے انجام دینے سے اجتناب ضروری ہے، تاکہ مذکورہ بالا اور اس مفہوم کی دیگر آیات اور نبی ﷺ اور دیگر انبیاء ورسل سے اللہ کی عبادت سے متعلق ثابت چیزوں پر عمل ہو جائے، کیوں کہ تمام تر انبیاء نے لوگوں کو توحید اور اس کے سوا تمام تر معبودوں کی عبادت سے بچتے ہوئے صرف اور صرف ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دی اور انھیں اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہرانے اور ان کی عبادت سے منع فرمایا، یہی دین اسلام کی جڑ اور بنیاد ہے جسے لے کر اللہ تعالی نے رسولوں کو بھیجا، کتابیں نازل کیں اور اسی کے لئے جنات و انسان کو پیدا فرمایا، لہذا جس نے انبیاء وغیرہ سے فریاد رسی کی اور ان سے مدد کا سوال کیا یا ان کا تقرب چاہنے کے لئے کچھ عبادتیں ان کے لئے انجام دیں، تو یقیناً اس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اور اس کے ساتھ دوسروں کی پوجا کی اور وہ اللہ تعالی کی ان وعیدوں میں شامل ہو گیا جن کو اللہ نے مندرجہ ذیل آیات میں بیان فرمایا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:﴿وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾(الانعام:۸۸) اگر بالفرض یہ حضرات (انبیاء کرام) بھی شرک کرتے تو جو کچھ یہ اعمال کرتے تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ سب اکارت ہو جاتے۔

نیز اللہ عزوجل کا فرمان: ﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (الزمر: ۶۵)

(اے نبی ﷺ) یقیناً تیری طرف بھی اور تجھ سے پہلے (کے تمام نبیوں) کی طرف بھی وحی کی گئی کہ اگر تو نے شرک کیا، تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع ہو جائے گا اور بالیقین تو نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائے گا۔

نیز فرمان الٰہی: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ (النساء: ۴۸) یقیناً اللہ تعالی اپنے ساتھ شرک کئے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔

نیز اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان:

﴿إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ﴾ (المائدہ: ۷۲)

یقین مانو جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے، اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور گناہ گاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

مذکورہ آیات اور ان کی وعیدوں سے کوئی بھی مستثنی نہیں ہے الا یہ کہ جسے دعوت توحید مسلمان خطوں سے بہت دور ہونے کی وجہ سے نہ پہنچی، نہ تو اسے قرآن کریم اور نہ ہی نبی ﷺ کی احادیث پہنچیں، تو اس کا معاملہ اللہ سبحانہ وتعالی کے حوالہ ہے۔

اس بارے میں اہل علم کے رائیں مختلف ہیں، ان میں سے صحیح قول یہ ہے کہ روز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیامت میدان محشر میں اس کا امتحان لیا جائے گا، احکام الٰہی کی اطاعت کرنے والا جنتی اور نافرمانی کرنے والا جہنمی ہوگا۔

اسی طرح بلوغت سے پہلے فوت ہوجانے والے کفار ومشرکین کے بچوں کی بابت اہل علم کے مابین اختلاف ہے، ان میں سے دو اقوال صحیح ہیں، جو ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں۔

پہلا قول: روز قیامت میدان محشر میں ان کا امتحان لیا جائے گا، جو حکم الٰہی کو مان لے گا وہ جنت میں اور جو نافرمانی کرے وہ جہنم میں جائے گا۔ کیوں کہ جب نبی اکرم ﷺ سے مشرکوں کے بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"الله أعلم بما كانوا عاملين "وہ جو کچھ کرنے والے تھے اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

اس حدیث کی صحت پر محدثین کا اتفاق ہے۔

چنانچہ جب قیامت کے دن ان کا امتحان لیا جائے، تو ان کے بارے میں اللہ کا علم ظاہر ہوجائے گا۔

دوسرا قول: مشرکوں کے بچے جنتی ہیں کیوں کہ وہ شرعی احکام کے مکلّف ہونے سے پہلے ہی فطرت اسلام پر انتقال کر گئے۔ جیسا کہ نبی ﷺ سے صحیح حدیث میں وارد ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"ہر بچہ دین اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے، اب اس کے والدین یا تو اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔"

مذکورہ بالا دلائل کی روشنی میں یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ کفار ومشرکین کے بچوں کے بارے میں دوسرا قول سب سے صحیح ہے اور اللہ سبحانہ وتعالی کے اس فرمان سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا﴾ (الاسراء:۱۵)

ہماری سنت نہیں ہے کہ رسول بھیجنے سے پہلے ہی عذاب دینے لگیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے قول سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، جیسا کہ ''فتح الباری ۳/ ۲۴۷'' کتاب الجنائز، باب ما قیل فی أولاد المشرکین کی شرح میں رقمطراز ہیں ''یہی قول صحیح اور پسندیدہ ہے جس کو علماء محققین نے اختیار کیا ہے''۔

نیز زندہ حاضر شخص کو کسی ایسی چیز میں مدد کے لئے پکارنا جس کے انجام دینے کی وہ قدرت رکھتا ہو شرک نہیں ہے، اس کی دلیل اللہ عزوجل کا یہ فرمان ہے، جس میں موسی علیہا السلام اور قبطی کے واقعہ کو بیان کیا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِن شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ﴾ (قصص:۱۵)

موسی علیہ السلام کی قوم والے نے موسی علیہ السلام سے اس کے خلاف جوان کے دشمنوں میں سے تھا فریاد کی۔

اس لئے کہ ہر انسان جہاد اور ہر اس معاملہ میں دوسروں کی مدد کا محتاج ہوتا ہے جسمیں وہ اس کی مدد کی طاقت رکھتے ہوں، یہ چیز شرک کی قبیل سے نہیں، بلکہ جائز امور میں سے ہے اور شرعی دلائل کے مطابق کبھی یہ باہمی تعاون مسنون اور کبھی واجب بھی ہوتا ہے۔ واللہ والی التوفیق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انبیاء وصالحین کا وسیلہ (*)

الحمد لله و الصلاة و السلام علی من لا نبی بعده و بعد:

دور حاضر میں بیشتر مسلمانوں کی اپنے رب سے دوری اور دین سے جہالت کے نتیجہ میں ان کے درمیان شرک و بدعت اور خرافات عام ہوگئے ہیں، انھیں بڑے پیمانہ پر پھیلنے والے شرکیہ کاموں میں سے ایک بعض مسلمانوں کا اولیاء وصالحین کی تعظیم میں غلو کرنا اور ان سے نفع ونقصان کی امیدیں وابستہ کر کے اللہ کے سوا انہیں پکارنا ہے۔ چنانچہ بہت سے مسلمانوں نے اولیاء وصالحین کی تعظیم، ان کی قبروں کا طواف یہ سمجھ کر کیا کہ وہ اس طرح اللہ کی بارگاہ میں اپنی حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لئے ان اولیاء وصالحین کا وسیلہ پیش کررہے ہیں۔

اگر یہ نادان لوگ قرآن وسنت کی جانب رجوع کرتے اور دعا و وسیلہ سے متعلق کتاب وسنت میں وارد دلائل کو سمجھتے تو شرعا ثابت حقیقی وسیلہ سے واقف ہوجاتے۔ شرعا ثابت وسیلہ وہ ہے جو نیکی کے کاموں کو بجالا کر اور حرام کاموں سے اجتناب کر کے اللہ ورسول کی فرماں برداری، اعمال صالحہ کے ذریعہ اللہ کا تقرب اور اللہ کے اچھے ناموں اور بلند صفات کے واسطہ سے سوال کے ذریعہ ہو اور درحقیقت اللہ کی نزدیکی حاصل کرنے کے طریقے اور اس کی رحمت وخوشنودی تک پہنچانے والے راستے یہی ہیں۔

(*) دکتور ناصر بن عبد الکریم العقل حفظہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہا مسئلہ قبروں کی پناہ لینے ان کا طواف کرنے اور قبر والوں کے لئے نذر و نیاز پیش کرنے اور اپنی حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لئے ان کے آستانوں پر بھیڑ اکٹھا کرنے کا اور اللہ کی بارگاہ میں ان کا وسیلہ پیش کرنے کا، تو یہ ساری چیزیں کفر و شرک، غیر شرعی وسیلہ کی قبیل سے ہیں۔ والعیاذ باللہ

ایک شبہہ کا ازالہ:

ناجائز وسیلہ کے قائلین دیگر دلائل کے ساتھ اس واقعہ سے بھی ناجائز وسیلہ کے اثبات پر استدلال کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ کا وسیلہ لیا تھا۔

اہل علم نے اس کے مختلف جوابات دیئے ہیں، ان میں سے چند ذیل میں ذکر کئے جاتے ہیں:

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی ذات کا نہیں بلکہ ان کی دعا کا وسیلہ لیا تھا۔ واضح رہے کہ کسی کی دعا کا وسیلہ اور اس کی ذات کا وسیلہ دو الگ الگ چیزیں ہیں، لہذا ایک کو دوسری پر قیاس کرنا درست نہیں ہے، کیوں کہ زندہ نیک و صالح افراد کی دعا کا وسیلہ شرعا ثابت اور درست ہے۔

قبر والوں سے دعا استمداد اس لئے بھی درست نہیں ہے کہ لوگ جن مردہ ہستیوں کی برکت سے اللہ سے مانگتے اور مدد طلب کرتے ہیں، مرنے کے بعد وہ اپنی جان کے بھی بھلے اور برے کا اختیار نہیں رکھتے ہیں، تو پھر وہ دوسروں کو نفع کیسے پہنچا سکتے ہیں۔

معمولی عقل و خرد کا حامل شخص بھی اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوگا کہ جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی روح پرواز کرگئی اور اعضاء وجوارح معطل، بے حس وحرکت ہوگئے وہ خود کو نفع رسانی کی صلاحیت رکھے، پھر جب اپنی بابت نفع رسانی کا اختیار عقل سے بعید تر ہے، تو پھر اس سے دوسروں کو نفع پہنچانے کی توقع کیسے کی جا سکتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث میں ذکر فرمادیا کہ انسان مرنے کے بعد عمل کی قدرت سے محروم ہو جاتا ہے۔

چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا:

[اذا مات الانسان انقطع عمله الا من ثلاث الا من صدقة جارية أو علم ينتفع به أو ولد صالح يدعو له ......]

جب انسان کا انتقال ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے، کہ مرنے کے بعد بھی ان کا ثواب جاری رہتا ہے (۱) صدقہ جاریہ (۲) نفع بخش علم (۳) نیک اولاد جو اس کے حق میں دعائیں کرے۔

اس حدیث سے یہ بات آشکاراں ہوگئی کہ زندہ مردہ کی دعاؤں کے محتاج نہیں بلکہ مردہ ہی زندہ افراد کی دعا و استغفار کے محتاج ہیں۔

مذکورہ حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ موت کے بعد انسان سے عمل کی صلاحیت مفقود ہو جاتی ہے، تو ہم یہ اعتقاد کیسے رکھتے ہیں کہ مردہ اپنی قبر میں زندہ ہے، دوسروں سے روابط استوار کرتا اور انھیں ہر طرح کی مدد پہنچاتا ہے۔

ہم یہ بات کیسے مان لیں کہ قبروں میں مدفون ہستیاں حاجت روائی اور مشکل کشائی کرتی ہیں، جب کہ اصول یہ ہے جو خود بھوکا ہو، وہ دوسرے کو کہاں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھلائے گا، یعنی جو خود محتاج ہو وہ دوسروں کی مدد رسانی کیسے کرے گا۔ دوسرے یہ کہ انھیں جس قدر پکارا جائے وہ سن نہیں سکتے ہیں۔

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ (13) إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ﴾ (فاطر:۱۳-۱۴)

جنھیں تم اس کے سوا پکار رہے ہو، وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں ہیں، اگر تم انھیں پکارو تو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں، تو فریاد رسی نہیں کریں گے بلکہ قیامت کے دن تمہارے اس شرک کا صاف صاف انکار کر جائیں گے۔

مذکورہ بالا آیات میں اللہ نے نفی کر دی کہ اللہ کے سوا جنھیں تم پکارتے ہو نہ تو ان کے پاس سلطنت ہے اور نہ ہی وہ دعاؤں کو سن سکتے ہیں اور یہ بات واضح ہے کہ جو کسی چیز کا مالک نہ ہو، وہ دے بھی نہیں سکتا ہے اور جو سننے کی صلاحیت سے محروم ہو، وہ قبول بھی نہیں کر سکتا ہے بلکہ قبولیت تو دور کی بات وہ تو سائل کی مراد سے واقف ہی نہیں ہو سکتا ہے۔

مذکورہ آیت سے یہ بات بھی منکشف ہوگئی کہ اللہ کے سوا جن ہستیوں کو پکارا جاتا ہے وہ تو پکارنے والے کی کوئی بھی امید بر نہیں لا سکتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی بھی معبود کی عبادت باطل اور غلط ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿وَلاَ تَدْعُ مِن دُونِ اللّهِ مَا لاَ يَنفَعُكَ وَلاَ يَضُرُّكَ فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذاً مِّنَ الظَّالِمِينَ(106) وَإِن يَمْسَسْكَ اللّهُ بِضُرٍّ فَلاَ كَاشِفَ لَهُ إِلاَّ هُوَ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلاَ رَآدَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ (یونس:۱۰۶-۱۰۷)

اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت مت کرنا جو تجھ کو نہ کوئی نفع پہنچا سکے اور نہ کوئی نقصان پہنچا سکے، پھر اگر تو نے ایسا کیا تو تم اس حالت میں ظالموں میں سے ہو جاؤ گے اور اگر تم کو اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو بجز اس کے اور کوئی اس کو دور کرنے والا نہیں، اور اگر وہ تم کو کوئی خیر پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کا کوئی ہٹانے والا نہیں، وہ اپنا فضل بندوں میں سے جس پر چاہے نچھاور کر دے، وہ بڑی رحمت اور بڑی مغفرت والا ہے۔

مذکورہ آیت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالی کے سوا جن ہستیوں کو پکارا جاتا ہے وہ نہ تو نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی نقصان۔ پھر انہیں پکارنے اور ان کی عبادت کرنے کا کیا فائدہ؟

مذکورہ آیت میں اہل خرافات کی بھی تردید ہے، جو یہ کہتے ہیں کہ ہم فلاں کی قبر پر گئے، یا فلاں ولی کو پکارا تو ہماری مراد پوری ہوگئی، بلاشبہہ اس طرح کی بات اللہ تعالی پر جھوٹ ہے۔

اور اگر بالفرض مان لیا جائے کہ غیر اللہ کو پکارنے سے اس کی مراد پوری ہوگئی، تو یہ دو اسباب میں سے کسی ایک سبب کی وجہ سے ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱) اگر حاصل شدہ چیز ایسی ہے جس پر مخلوق عام طور پر قدرت رکھتے ہیں تو ہمیں یہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہ چیز شیطان کی جانب سے حاصل ہوئی ہے، کیوں کہ اللہ کے سوا پوجی جانے والی ہر قبر اور ہر بت کے پاس شیطان لوگوں کی عقلوں سے کھیل کرنے کے لئے ضرور حاضر ہوتے ہیں، اولیاء کرام کا وسیلہ لینے والے چوں کہ بتوں کے پجاریوں کی قبیل سے ہیں، تو شیطان انھیں بھی راہ حق سے ویسے ہی بھٹکاتے ہیں جس طرح قدیم زمانہ میں بتوں کے پجاریوں کو بھٹکاتے تھے۔

شیطان مریدوں کی مدد کیسے کرتا ہے:

شیطان سب سے پہلے اس ولی کا روپ دھارتا ہے جس سے لوگ مدد کے طالب ہیں، پھر ان سے کچھ چیزوں کے بارے میں اس طرح گفتگو کرتا ہے جس طرح شیاطین کاہنوں سے مخاطب ہوتے ہیں، جیسے کہ اس پر غیبی امور منکشف ہو رہے ہوں، اس میں چند ایک باتیں صحیح ورنہ بیشتر جھوٹ ہی ہوتی ہیں، پھر شیطان مرید کی بعض ضرورتیں پوری کر دیتا اور بعض پریشانیوں سے چھٹکارا دلا دیتا ہے جس کی انسان عام طور پر قدرت رکھتے ہیں، یہ دیکھ کر سادہ لوح لوگ سمجھتے ہیں کہ ولی ہی نے اپنی قبر سے نکل کر یہ سارے کام کئے ہیں، جب کہ حقیقت میں وہ شیطان تھا جس نے غیر اللہ سے فریاد کرنے والے مشرک کو گمراہ کرنے کے لئے ولی کا روپ دھار رکھا تھا۔

اسی طرح شیاطین بتوں کے مجسموں میں داخل ہو جاتے ہیں اور ان کے پجاریوں سے گفتگو کرتے ہیں اور ان کی بعض ضروریات کی تکمیل کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ بیشتر اہل علم نے اس کی صراحت کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) اگر حاصل شدہ چیز ایسی تھی کہ اللہ تعالی کے سوا کسی اور کے پاس اس کی قدرت نہیں، مثلاً زندگی عطا کرنا، صحت دینا، مالداری سے نوازنا محتاج کردینا وغیرہ جو اللہ تبارک وتعالی کے ساتھ خاص ہیں۔ تو ہمیں یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ تقدیر الٰہی سے ہوا جسے اللہ تعالی نے آسمان وزمین کی پیدائش سے پچاس سال پہلے لکھ دیا تھا اور اس کے وقوع پذیر ہونے کا یہی وقت مقدر تھا۔ قبر والے کو پکارنے کی وجہ سے ایسا نہیں ہوا، جیسا کہ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں۔

چنانچہ ایک دانشمند انسان کو اس طرح کی خرافات کو سچ نہیں ماننا چاہئے بلکہ اپنے دل کو اللہ تعالی سے وابستہ رکھتے ہوئے اپنی تمام حاجات اسی پر پیش کرنی چاہئیں تاکہ اللہ تعالی ان حاجات کی تکمیل فرمادے اور قطعاً کسی مخلوق کی جانب متوجہ نہیں ہونا چاہیے اس لئے کہ مخلوق کمزور، عاجز اور نادان ہے۔

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ایک انسان اپنی حاجت روائی کا مطالبہ اپنی ہی جیسی مخلوق سے کیسے کرتا ہے، نیز وہ مخلوق کبھی مردہ، سننے اور دیکھنے کی صلاحیت سے محروم، بے اختیار ہوتی ہے بلکہ وہ اس قدر ناتواں اور کمزور کہ اپنے جسم کے اوپر پڑی ہوئی مٹی سے ایک ذرہ بھی اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں، یہ سراسر گمراہی، جہالت اور راہ حق سے انحراف نہیں تو اور کیا ہے لیکن بس شیطان ان گناہوں کو لوگوں کے لئے مزین کرتا ہے۔

اس عمل کے گھٹیا اور حقیر ہونے کے لئے بس یہی کافی ہے کہ ایسا انسان مخلوق کے در کا بھکاری ہوتا اور بزرگ و برتر رب سے منحرف نظر آتا ہے۔ اللہ کی قسم، یہی بصیرتوں کا اندھاپن اور دلوں کی موت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جھوٹی کرامات:

معجزات وکرامات کی حقیقت سے نابلد ہونے کی وجہ سے بعض لوگوں پر یہ چیز عجیب وغریب طریقہ سے گڈ مڈ ہوگئی، چنانچہ وہ حقیقی اور من گڑھت، بے بنیاد معجزات و کرامات میں فرق نہ کرسکے، جنھیں دھوکہ باز لوگ خود ہی گڑھتے اور پھر انہیں معجزات و کرامات کا نام دے کر لوگوں میں پیش کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو اس میں ملوث کر کے لوگوں کی عقلوں کا مذاق اڑائیں اور غلط طریقہ سے ان کے مالوں کو کھائیں۔

حقیقی معجزات وکرامات وہ ہیں جو خالص اللہ تعالی کی جانب سے لوگوں تک اپنے پیغام کے اتمام، اپنے رسولوں کی تائید اور اپنے بعض حقیقی، نیک و صالح اولیاء کی عزت افزائی کے لئے ہوں۔

بعض جاہل و نادان لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ معجزات وکرامات کسبی اور اختیاری چیزیں ہیں، جن کا صدور انسان کے بس میں ہے کہ وہ جب چاہیں خود ہی معجزات و کرامات کا ظہور کرسکتے ہیں، اسی جہالت کے نتیجہ میں ان لوگوں نے یہ اعتقاد رکھا کہ اولیاء وصالحین کسی بھی وقت معجزات وکرامات کے انجام دینے کی طاقت رکھتے ہیں، اس طرح کے باطل اعتقادات کی وجہ صرف یہ ہے کہ لوگ اپنے رب سے نا آشنا اور اپنے دین کی حقیقت سے نابلد ہیں۔

ہم نادان، صحیح دین سے بھٹکے ہوئے لوگوں سے کہتے ہیں کہ ان جعل سازوں سے جو واقعات ظہور پذیر ہوتے ہیں پھر وہ اسے لوگوں میں معجزہ یا متعدد اولیاء کی کرامات کی شکل دے کر پیش کرتے ہیں، یہ ساری چیزیں جھوٹ خلاف حق ہیں، اس طرح کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واقعات شیطانی کھیل کود یا جعل ساز ذہنوں کی افترا پردازیاں ہیں، جنھوں نے اس طرح کے خیالی واقعات کو گڑھ کر معجزات وکرامات کا نام دے دیا ہے تا کہ قبر والوں کو ہیبت ،عظمت اور بزرگی دی جائے، ان کے لئے مختلف طرح کی برکتیں ثابت کی جائیں تا کہ لوگ ان کی تعظیم کریں اور یہی ساری چیزیں سادہ لوح عوام کو قبروں کی زیارت، ان سے تبرک حاصل کرنے اور قبر والوں سے اپنی حاجت روائی کی جانب کھینچ کر لائیں، پھر اس طرح لوگ نذرو نیاز کے نام پر مال و دولت اور مختلف طرح کے ہدئے لے کر آئیں، تا کہ حرام طریقہ سے ان کی کمائی ہو جو بے مشغلہ رہ کر زندگی بسر کرنا اور نا جائز طریقہ سے لوگوں کا مال کھا کر ان کا مذاق اڑانا چاہتے ہیں۔

کوئی صاحب عقل وخرد فطرت سلیمہ کا حامل قطعا اس بات کی تصدیق نہیں کرے گا کہ جسم سے روح کے پرواز کر جانے، اس کی حس وحرکت کے ختم ہو جانے بلکہ جسم کو کیڑوں کے کھا جانے اور اس کے بوسیدہ ہڈی ہو جانے کے بعد بھی مردہ ہر طرح کے کام انجام دے سکتا ہے، اس طرح کے گھٹیا دعووں کی تصدیق نادان واحمق کے سوا کوئی بھی نہیں کرے گا، کیوں کہ قبر پرست مردوں سے متعلق جس طرح کے دعوے کرتے ہیں ان کا صدور تو زندوں ہی سے محال معلوم ہوتا ہے، چہ جائے کہ مردے انھیں انجام دیں۔ عقل کی عظیم نعمت جس سے اللہ تعالی نے ہمیں نوزا ہے، کیا ہم اسے لغو سمجھ کر اس طرح کی خرافات کو سچ مان لیں؟

بیشک روشن عقلیں، کج روی سے محفوظ فطرتیں، انتہائی سختی کے ساتھ اس طرح کی خرافات کو سچ ماننے سے انکار کرتی ہیں، کیوں کہ وہ اللہ تعالی کے دستور ارادہ شرعیہ و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کونیہ(۱) کے خلاف ہیں۔

مشرکین ماضی وحال کے تناظر میں:

قبروں اور مزاروں کا چکر کاٹنے والے بیشتر افراد یہ کہتے ہیں کہ دور جاہلیت میں مشرکین بتوں کی پوجا کرتے تھے ہم تو بتوں کی پوجا نہیں کرتے بلکہ ہمارے پاس اولیاء وصالحین کی کچھ مخصوص قبریں ہیں ہم ان کی عبادت تو نہیں کرتے، لیکن اللہ تعالی سے ان قبر والوں کے اکرام میں اپنی حاجت روائی کا سوال کرتے ہیں اور عبادت ودعا دو الگ الگ چیزیں ہیں۔

ہم ان لوگوں کے شبہہ کی وضاحت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مردوں سے مدد اور برکت طلب کرنا درحقیقت انھیں پکارنا ہے، جیسا کہ دور جاہلیت میں مشرکین ہر ضرورت پر اپنے بتوں کو پکارتے تھے۔ واضح رہے کہ دور قدیم میں مشرکین کا بتوں کی اور دور حاضر

---

(۱) ارادہ شرعیۃ: ضروری نہیں کہ یہ وقوع پذیر ہو جائے، مگر اس کی مراد اللہ تعالی کو محبوب اور پسندیدہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَاللّٰهُ يُرِيدُ أَن يَتُوبَ عَلَيْكُمْ﴾ (النساء:۲۷) اللہ تو چاہتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرلے۔

ارادہ کونیہ: یہ بہرحال وقوع پذیر ہوتا ہے اور ضروری نہیں کہ اس کی مراد اللہ کو پسند بھی ہو اور یہ مشیت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوا وَلَـٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ﴾ (البقرۃ:۲۵۳) اور اگر اللہ چاہتا تو یہ لوگ باہم جنگ وقتال نہ کرتے، لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ (مترجم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں مشرکین کا قبروں کی پوجا کرنا ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے، اس لئے کہ بت، قبر، طاغوت مختلف نام ہیں لیکن ہر ایک کی مراد ایک ہے، یعنی ہر وہ چیز جس کی اللہ تعالی کے سوا عبادت کی جائے خواہ وہ انسان، زندہ یا مردہ پتھر یا حیوان وغیرہ ہوں۔

جب دور قدیم کے مشرکین سے بتوں کا وسیلہ لینے اور ان کو پکارنے کی بابت دریافت کیا جاتا، تو وہ جواب میں کہتے تھے، جیسا کہ اللہ تعالی نے بیان فرمایا:

﴿ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى ﴾ (الزمر:۳)

ہم ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ اللہ کی نزدیکی کے مرتبہ تک ہماری رسائی کرادیں۔

یعنی یہ بت ہمارے اور اللہ کے درمیان ہماری حاجت روائی کے لئے وسیلہ ہیں۔

یہاں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دور جاہلیت اور اسلام کی جانب منسوب قبر پرستوں کی پکار میں کوئی فرق نہیں ہے، دونوں کے عمل کا خلاصہ اور مقصد ایک ہی نظر آتا ہے، وہ اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرنا اور غیر اللہ کو پکارنا۔

شرکِ محبت:

محبت و تعظیم کے جذبہ سے سرشار ہو کر دل اور ہر جذبہ و احساس کا اللہ کے سوا کسی اور مخلوق کی جانب پھر جانا اس مخلوق کی عبادت سمجھی جائے گی جب کہ یہ چیز اللہ تعالی کے سوا کسی اور مخلوق کے لئے جائز نہیں ہے۔

لہذا جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ فوت شدہ اولیاء و صالحین سے محبت رکھتے ہیں (اور اولیاء و صالحین سے محبت رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے) لیکن ان کی تعظیم و تقدیس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں شریعت کے حدود سے تجاوز کر جاتے ہیں درحقیقت یہ لوگ ان کی عبادت کرتے ہیں کیوں کہ محبت میں حد سے تجاوز ہی کی وجہ سے وہ ان کی جانب دلی طور پر اس طرح مائل ہو جاتے ہیں کہ ان کے نام کی میلاد، ان کے لئے نذر و نیاز، کعبہ کی طرح ان کی قبروں کا طواف، ان سے فریاد رسی اور مدد کا سوال کرنے لگتے ہیں اور یہی ساری چیزیں مردوں کی تعظیم اور ان کی محبت میں غلو کی دلیل ہیں۔

اس کا دوسرا ثبوت یہ بھی ہے کہ وہ قبر والوں کے لئے سچی ہی قسم کھانا چاہتے ہیں جبکہ اللہ تعالی کی جھوٹی مزاحیہ قسم کھانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں اور بعض قبر پرست اپنے کانوں سے سنتے ہیں کہ اللہ تعالی کو گالیاں دی جارہی ہیں، لیکن ان کا جذبہ غیظ وغضب نہ تو بیدار ہوتا اور نہ ہی ان کے احساس میں کچھ جنبش پیدا ہوتی ہے، درآں حالیکہ اگر اپنے کسی پیر یا ولی سے متعلق کسی کو دشنام طرازی کرتے سن لیں تو غیظ وغضب سے پھٹ پڑتے ہیں، کیا یہ ساری چیزیں اس بات کا ثبوت نہیں ہیں کہ ان کے دلوں میں اولیاء ومشائخ کی تعظیم وتقدیس، اللہ تعالی سے بڑھ کر اور ان کی محبت اللہ کی محبت سے زیادہ ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللّهِ أَندَاداً يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّهِ وَالَّذِينَ آمَنُواْ أَشَدُّ حُبّاً لِّلّهِ﴾ (بقرة:١٦٥)

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالی کے شریک اوروں کو ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ تعالی سے ہونی چاہئے اور ایمان والے اللہ تعالی کی محبت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بہت سخت ہوتے ہیں۔

شرک کی بہت سی قسموں میں سے ایک قسم شرک محبت ہے، جیسا کہ مذکورہ بالا سطروں میں اس کی وضاحت کی گئی۔

اللہ تعالیٰ بندوں سے قریب ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ﴾ (بقرة:۱۸۶)

جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں سوال کریں، تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب بھی وہ پکارے قبول کرتا ہوں، اس لئے لوگوں کو بھی چاہئے کہ وہ میری فرماں برداری کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں ، یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔

چنانچہ اللہ اور بندے کے درمیان ایسی کوئی رکاوٹ نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کو ڈائرکٹ پکارنے، اس کی پناہ لینے اور اس سے حاجت روائی کا سوال کرنے میں مانع ہو، یہاں تک کہ انسان قبر والوں کا وسیلہ لینے، ان کو اللہ کے یہاں اپنی سفارش کے لئے پکارنے اور ان سے ایسی چیزوں کا سوال کرنے پر مجبور ہو جائے جو ان کی قدرت واختیار سے باہر ہیں، بلکہ ایک انسان پر ضروری ہے کہ ڈائرکٹ اپنے رب کی پناہ لے اور خود اپنی زبان سے اس سے مانگے اور اس کی بارگاہ میں شرعا ثابت وسیلہ پیش کرے۔

شرعا ثابت وسیلہ وہ ہے جو نیکی اور فرماں برداری کے کاموں اور اللہ تعالیٰ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اچھے ناموں اور بلند صفات کے ذریعہ ہوں اور اس بات پر اعتقاد جازم رکھے کہ اللہ سبحانہ وتعالی وہی عزت، زندگی، موت، رزق، نفع دینے والا، زندگی کے تمام تر امور کی تدبیر فرمانے والا، نفع ونقصان کا مالک ہے اور ساتھ ہی یہ بھی اعتقاد رکھے کہ کوئی بھی انسان خواہ وہ اللہ اور لوگوں کے نزدیک جس قدر بھی مقام ومرتبہ کا حامل ہو، اللہ تعالی کی لکھی ہوئی تقدیر کے بغیر کسی کو معمولی نفع ونقصان نہیں پہنچا سکتا ہے۔

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اور تم یہ جان لو کہ بیشک اگر تمام لوگ جمع ہوکر تجھے کوئی فائدہ پہنچانا چاہیں تو نہیں پہنچا سکتے ہیں سوائے اس کے کہ جو اللہ نے تیرے حق میں لکھ دیا ہے اور اگر تمام لوگ جمع ہوکر تجھے کچھ نقصان پہنچانا چاہیں تو نہیں پہنچا سکتے ہیں سوائے اس کے کہ جو اللہ تعالی نے تیرے حق میں لکھ دیا ہے۔ (ترمذی)

اگر پوری امت مل کر بھی نفع ونقصان پہنچانے کی طاقت نہیں رکھتی ہے سوائے اس کے کہ جو اللہ تعالی نے لکھ دیا ہے تو ایک شخص تو بدرجہ اولی نفع ونقصان نہیں پہنچا سکتا ہے سوائے اس کے کہ جو اللہ تعالی نے لکھ دیا ہے۔

پھر ایسی ہستیوں کو پکارنے کا سبب کیا ہے جو نہ تو نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی نقصان ؟ کیا یہ نادانی اور گمراہی کی انتہا نہیں ہے؟ ضرور اللہ کی قسم۔

لہذا جو شخص بھی قبروں کا طواف، ان کی تعظیم اور قبر والوں سے اپنی حاجت روائی اور مشکل کشائی کا سوال اور اس طرح کے دیگر شرکیہ کاموں اور بدعات و خرافات میں مبتلا ہو، اسے ان تمام گناہوں اور خصوصا اللہ تعالی کے ساتھ شرک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسے خطرناک گناہ سے توبہ کرنی چاہئے، جس کا مرتکب ہمیشہ ہمیش کے لئے جہنمی ہے۔ والعیاذ باللہ

اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ﴾ (المائدہ:۷۲)

یقین مانو جو اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرتا ہے اللہ تعالی نے اس پر جنت حرام کردی ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور گناہ گاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

چنانچہ ایک پکے سچے مسلمان کی ذمہ داری یہ ہے کہ شرک سے توبہ کرکے اپنی زندگی کے تمام تر امور میں خالص ایک اللہ کی عبادت کرے، جس کا کوئی شریک وساجھی نہیں ہے اور اللہ کے سوا کسی بھی مخلوق کی جانب متوجہ نہ ہو، خواہ وہ جس قدر عظیم مقام ومرتبہ کا حامل ہو، نہ تو اسے پکارے اور نہ ہی ایسے امور میں اس سے مدد کا طالب ہو جس کی قدرت اللہ کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے، کتاب وسنت پر مضبوطی کے ساتھ کاربند رہے، اہل بدعت واہل شرک کے ساتھ میل جول اختیار نہ کرے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان سے متأثر ہوکر بلا دلیل ان کی پیروی کرنے لگے، جس کے نتیجہ میں ان کے ساتھ خود بھی ہلاک اور دنیا وآخرت میں نقصان سے دوچار ہو۔ اللہ سبحانہ وتعالی بہتر جانتا ہے۔

و صلى الله على نبينا محمد و على آله و صحبه أجمعين

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توحید آپ کے دل میں کیسے راسخ ہوگی؟

توحید کی لغوی تعریف:

توحید ''وَحَّــــــدَ'' کا مصدر، لفظ ''واحد'' سے مشتق ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے:
''وَحَّدَہ'' اس کو ایک قرار دیا۔ ''أَحَّدَہ'' اسے ایک کر دیا۔ ''مُتَوَحِّدٌ'' اکیلا تنہا۔

توحید کی شرعی تعریف:

اللہ سبحانہ وتعالی کو اس کی ربوبیت، الوہیت، اچھے ناموں اور بلند صفات میں یکتا اور تنہا قرار دینا اور محمد ﷺ کی رسالت اور آپ کے خاتم النبیین ہونے پر ایمان رکھنا اور اللہ کی جانب سے جو شریعت لے کر آئے ہیں اس کی پیروی کرنا۔

توحید سے کیا مراد ہے؟

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا: وہ توحید جس کو تمام تر انبیاء لے کر آئے وہ اس بات کو شامل ہے کہ کلمہ لا الہ الا اللہ کی گواہی، خالص اسی ایک اللہ کی عبادت، اسی پر توکل، اسی کے لئے دوستی، اسی کی خاطر دشمنی اور اسی کے لئے ہر عمل انجام دے کر صرف ایک اللہ کے لئے الوہیت کو ثابت کیا جائے، اور واضح رہے کہ توحید سے مراد صرف توحید ربوبیت نہیں ہے۔

ہر وہ عمل جو توحید سے جڑا ہوا نہ ہو، اللہ کے یہاں اس کا کوئی وزن نہیں ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿مَّثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَّا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَى شَيْءٍ ذَلِكَ هُوَ الضَّلالُ الْبَعِيدُ﴾ (ابراہیم:۱۸)

ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اپنے پالنے والے سے کفر کیا، ان کے اعمال مثل اس راکھ کے ہیں جس پر تیز ہوا آندھی والے دن میں چلے، جو بھی انہوں نے کیا اس میں سے کسی چیز پر قادر نہ ہوں گے، یہی دور کی گمراہی ہے۔

توحید کو سیکھنے کا حکم:

ہر مسلمان مرد وعورت پر توحید کا سیکھنا فرض عین ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَاكُمْ﴾ (محمد:۱۹)

سو اے (نبی!) آپ یقین کرلیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کریں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے حق میں بھی۔ اللہ تم لوگوں کی آمد ورفت اور رہنے سہنے کی جگہ کو خوب جانتا ہے۔

توحید کی تین قسمیں ہیں:

پہلی قسم: توحید ربوبیت:

اس بات کا اعتقاد رکھنا کہ اللہ سبحانہ وتعالی بندوں کا خالق، رازق، زندگی عطا کرنے والا اور موت دینے والا ہے۔

یا بالفاظ دیگر یوں کہا جائے اللہ سبحانہ وتعالی کو اس کے جملہ افعال میں یکتا اور تنہا قرار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینا مثلاً پیدا کرنا، روزی دینا، زندہ کرنا، موت دینا وغیرہ توحید ربوبیت کہلاتا ہے۔

عہد نبوی میں مشرکین نے توحید کی اس قسم کا اقرار کیا، بلکہ یہود و نصاری اور مجوس نے بھی اس کو تسلیم کیا، اس کا انکار ماضی میں دہریہ اور عصر حاضر میں کمیونزم کے علاوہ کسی نے بھی نہیں کیا۔

صرف توحید ربوبیت کو تسلیم کر کے ایک شخص دین اسلام میں نہ تو داخل ہو سکتا ہے اور نہ اس کا جان و مال محفوظ ہو سکتا ہے اور نہ ہی آخرت میں عذاب جہنم سے نجات پا سکتا ہے، جب تک کہ اس کے ساتھ توحید الوہیت کو تسلیم نہ کرے۔

توحید ربوبیت انسان کی فطرت میں رچی بسی ہے۔

جیسا کہ نبی ﷺ نے حدیث میں فرمایا:

[كل مولود يولد على الفطرة فأبواه يهودانه أو ينصرانه أو يمجسانه]

ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے، اب اس کے والدین یا تو اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔

توحید ربوبیت کے اثبات پر بہت ہی زیادہ دلائل موجود ہیں۔ انہی میں سے ایک اللہ عزوجل کا یہ فرمان ہے:

﴿قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ (31) فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ﴾ (یونس: ۳۱-۳۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کہیے وہ کون ہے جو تم کو آسمان و زمین میں رزق پہنچاتا ہے یا وہ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے اور وہ کون ہے جو زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ ضرور وہ یہی کہیں گے کہ اللہ۔ تو ان سے کہیے کہ پھر کیوں نہیں ڈرتے۔ سو یہ ہے اللہ تعالی، جو تمہارا رب حقیقی ہے، پھر حق کے بعد بجز گمراہی کے اور کیا رہ گیا، تو پھر کہاں پھرے جاتے ہو؟

دوسری قسم: توحید الوہیت:

ہر قسم کی عبادت میں اللہ سبحانہ وتعالی کو یکتا اور تنہا قرار دینا۔

یا بالفاظ دیگر یوں کہا جائے کہ بندوں کے تمام تر افعال مثلاً دعا، ذبح، امید، خوف، توکل، رغبت، ڈر، انابت وغیرہ میں اللہ تعالی کو یکتا اور تنہا قرار دینا، توحید الوہیت کہلاتا ہے۔

اسی توحید الوہیت ہی کو لیکر تمام تر انبیاء ورسل دنیا کے اندر تشریف لائے اور یہی ہر دور میں لوگوں کے اختلاف کا مرکز رہی، کیوں کہ جملہ رسولوں نے توحید ربوبیت کی توضیح وتشریح کی، جسے ان کی امتیں مانتی تھیں اور انہیں توحید الوہیت کی دعوت دی۔

جیسا کہ اللہ عزوجل نے نوح علیہ السلام کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا:

﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحاً إِلَى قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ (25) أَن لَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللّهَ إِنِّيَ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ﴾ (ہود: ۲۵-۲۶)

یقیناً ہم نے نوح علیہ السلام کو اس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا کہ میں تمہیں صاف صاف ہوشیار کر دینے والا ہوں کہ تم صرف اللہ ہی کی عبادت کرو، مجھے تو تم پر دردناک دن کے عذاب کا خوف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ عزوجل نے ایک دوسری جگہ فرمایا:

﴿وَاعۡبُدُواْ اللّٰهَ وَلاَ تُشۡرِكُواْ بِهِ شَيۡئاً﴾ (النساء:٣٦)

اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

توحید الوہیت اللہ تعالیٰ کا بندوں پر واجبی حق ہے اور دین کے تمام تر امور میں سب سے عظیم اور تمام تر اعمال قبولیت کی اساس اور بنیاد ہے، قرآن کریم نے اسے بار بار بیان کیا اور یہ واضح کر دیا کہ انسان کی نجات اور دنیوی و اخروی سعادت کا سارا دارومدار اسی توحید الوہیت کو اپنانے ہی میں ہے۔

تیسری قسم: توحید اسماء وصفات:

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں یا اپنے رسول محمد ﷺ کی زبان پر خود کو جن ناموں سے موسوم کیا ہے یا جن اوصاف سے متصف قرار دیا ہے ان تمام میں اللہ تعالیٰ کو منفرد اور یکتا مانا جائے۔ اس کی تکمیل اسی صورت میں ہوگی جب کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ان تمام اسماء وصفات کو ثابت کیا جائے جن کو اللہ نے اپنے لئے ثابت کیا ہے نہ تو اللہ کے ان ناموں میں تبدیلی کی جائے اور نہ ہی ان کو بے معنیٰ کیا جائے نہ ہی ان کی کیفیت بیان کی جائے اور نہ ہی مخلوق کی صفات سے تشبیہ دی جائے۔

توحید الوہیت کے فضائل:

اللہ تعالیٰ کو یکتا اور تنہا قرار دیتے ہوئے عبادت کی تمام تر اقسام کو اسی کے لئے خالص کرنا یقیناً سب سے افضل اور سب سے عظیم نعمت ہے۔ اس کے فضائل و ثمرات شمار و قطار سے باہر، غیر محدود، دنیا و آخرت کی بھلائی کو شامل ہیں۔ ان میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے چند ایک ذیل میں ذکر کئے جاتے ہیں:

(۱) توحید عظیم ترین نعمت ہے جس کی ہدایت دے کر اللہ نے بندوں پر انعام کیا ہے جیسا کہ سورہ نحل میں جس کو سورۃ النعم بھی کہا جاتا ہے، اللہ عزوجل نے نعمت توحید کو ہر نعمت پر مقدم رکھا ہے۔

چنانچہ سورہ نحل کے ابتدا ہی میں فرمایا:

﴿يُنَزِّلُ الْمَلآئِكَةَ بِالْرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنذِرُواْ أَنَّهُ لاَ إِلَـهَ إِلاَّ أَنَاْ فَاتَّقُونِ﴾ (نحل:۱)

وہی (اللہ) فرشتوں کو اپنی وحی دے کر اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اتارتا ہے، تم لوگوں کو آگاہ کر دو کہ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں، پس تم مجھ ہی سے ڈرو۔

(۲) اللہ کی عبادت و بندگی یہی انسان و جنات کی پیدائش کا مقصد ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (الذاریات:۵۶)

میں نے جنات و انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔

(۳) توحید ہی کی وضاحت کے لئے اللہ نے جملہ آسمانی کتابوں اور قرآن کریم کو نازل فرمایا۔ جیسا کہ اللہ نے اس قرآن کریم کے بارے میں فرمایا:

﴿ الَر كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ (1)أَلَّا تَعْبُدُواْ إِلَّا اللّهَ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ﴾ (ہود:۱-۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الر، یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کی آیتیں محکم کی گئی ہیں، پھر صاف صاف بیان کی گئی ہیں ایک حکیم باخبر کی طرف سے یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو، میں تم کو اللہ کی طرف سے ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں۔

(۴) توحید کے فضائل میں سے یہ ہے کہ وہ دنیوی واخروی مصائب ومشکلات اور اللہ کی جانب سے نازل ہر عقاب کے ازالہ کا عظیم ترین ذریعہ ہے۔ جیسا کہ یونس علیہ الصلاۃ والسلام کے قصہ سے یہ بات آشکاراں ہے۔

(۵) توحید کے عظیم ترین فوائد میں سے یہ ہے کہ اگر بندہ کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی توحید موجود ہو، تو یہ اس کو مخلد فی النار (ہمیشہ ہمیش کے لئے جہنمی) ہونے سے بچالے گی۔

(۶) اگر بندہ کا دل مکمل طور پر توحید سے معمور ہو تو یہ سرے سے اسے جہنم میں لے جانے سے بچالے گی، جیسا کہ صحیح بخاری ومسلم میں حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے۔

(۷) توحید کے حامل کو دنیا وآخرت دونوں جگہ پوری ہدایت اور مکمل امن وامان حاصل ہوتا ہے۔

جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿الَّذِيْنَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيْمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَـئِكَ لَهُمُ الأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ﴾ (الانعام:۸۲)

جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ مخلوط نہیں کیا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسے ہی لوگوں کے لئے امن ہے اور وہی راہ راست پر چل رہے ہیں۔

(۸) توحید اللہ تعالی کی رضا وخوشنودی اور اجر وثواب حاصل کرنے کا عظیم ترین ذریعہ ہے۔

(۹) نبی اکرم ﷺ کی شفاعت کا سب سے زیادہ حق دار وہ ہے جس نے سچے دل سے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھا ہو۔

(۱۰) توحید کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ بندے کے ظاہری و باطنی تمام تر اقوال وافعال کی قبولیت، ان کے درجہ کمال تک پہنچنے اور ان پر ثواب مرتب ہونے کا دارومدار توحید ہی پر ہے، لہذا توحید جس قدر مضبوط ہوگی اور عمل جس قدر اللہ کے لئے خالص ہوگا، عمل اسی قدر درجہ کمال کو پہنچے گا، مقام قبولیت حاصل کرے اور اس پر عظیم اجر وثواب مرتب ہوگا۔

(۱۱) توحید کے ذریعہ بندہ مسلم کے لئے نیکیوں پر عمل اور گناہوں سے اجتناب آسان ہوجاتا ہے اور اسے مشکلات ومصائب پر صبر کی نعمت حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ ایمان وتوحید میں اللہ کے مخلص بندہ پر نیکیاں آسان ہوجاتی ہیں، کیوں کہ وہ اپنے رب سے اجر وثواب اور اس کی رضا وخوشنودی کی امید لگاتا ہے، اسی طرح ان گناہوں کا چھوڑنا بھی آسان ہوجاتا ہے جن کی نفس امارہ چاہت کرتا ہے، کیوں کہ وہ اپنے رب کی ناراضگی اور اس کی سزاؤں کی دردناکی سے ڈرتا ہے۔

(۱۲) توحید جب بندہ کے دل میں کامل ہوجائے تو اللہ اس کے دل میں ایمان کو محبوب اور مزین کردیتا ہے اور کفر، گناہ اور نافرمانی کو اس کے نزدیک ناپسندیدہ بنادیتا اور اسے ہدایت یافتہ لوگوں میں کردیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۳) توحید جب بندہ کے دل میں جاگزیں ہوجاتی ہے، تو اس کے لئے ہر قسم کے رنج وغم اور آلام ومصائب کا برداشت کرنا آسان ہوجاتا ہے، بندہ کے دل میں توحید وایمان جس قدر مکمل ہوتے ہیں اسی قدر خوشی اور صبر واطمینان کے ساتھ وہ آلام ومصائب کو قبول کرتا ہے اور اللہ کے مقدر کردہ پریشان کن حالات کے آگے سر تسلیم خم کردیتا ہے۔

(۱۴) توحید کی عظیم ترین فضیلت یہ ہے کہ توحید بندہ کو مخلوق کی غلامی، اللہ کے سوا ان سے دل کو جوڑنے، ان سے ڈرنے، امیدیں وابستہ کرنے اور ان کے لئے عمل کرنے سے آزاد کردیتی ہے، یہی حقیقی عزت اور بلند اعزاز ہے۔ چنانچہ وہ توحید کے ذریعہ بندوں کی غلامی سے آزاد ہوکر اللہ تعالی کا بندہ اور اسی کا عبادت گزار ہوتا ہے، نہ تو اس کے علاوہ کسی سے امیدیں وابستہ کرتا، نہ ہی کسی سے ڈرتا، نہ ہی اس کے علاوہ کسی اور کی طرف متوجہ ہوتا اور نہ ہی اس کے سوا کسی اور پر بھروسہ رکھتا ہے، اس طرح وہ مکمل کامیابی وکامرانی سے ہم کنار ہوتا ہے۔

(۱۵) نیز توحید کی فضیلت یہ ہے کہ توحید جب بندہ کے دل میں پورے اخلاص کے ساتھ راسخ ومضبوط ہوجائے اور مکمل طور پر پایہ ثبوت کو پہنچ جائے، تو وہ تھوڑے عمل کو بھی زیادہ بنادیتی ہے اور بندہ مسلم کی ہر قولی وفعلی نیکی پر لامحدود طریقہ سے اجر وثواب ملتا ہے۔

(۱۶) توحید کی فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالی نے موحدین کے لئے دنیا میں فتح ونصرت کی ذمہ داری لی ہے، نیز توحید کے ذریعہ انھیں عزت وشرف حاصل ہوتا ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ ہدایت سے بہرہ ور ہوتے ہیں، انھیں نیکی و اطاعت کی توفیق ملتی اور اس کی راہیں ان کے لئے آسان ہو جاتی ہیں، نیز حالات کی اصلاح ہوتی اور ہر قول و فعل میں اللہ کی جانب سے راہ راست کی راہ نمائی ملتی ہے۔

(۱۷) اللہ تعالیٰ موحدین کو دنیا و آخرت کے شر سے محفوظ رکھتا اور اپنے فضل و کرم سے انھیں پاکیزہ زندگی عطا کرتا اور ذکر الٰہی سے سکون و اطمینان کی نعمت سے نوازتا ہے۔قرآن وحدیث میں اس بارے میں بہت ہی زیادہ دلائل موجود ہیں۔

چنانچہ جس نے توحید کو اس کے تقاضوں کے ساتھ ثابت و قائم کیا، اسے مذکورہ بلکہ اس سے بھی زیادہ فضائل حاصل ہوئے اور جس نے توحید سے انحراف کیا یا اس کے تقاضوں کو پورا نہ کیا اور شرک کی گندگی میں جا گرا، وہ ان گراں قدر نتائج اور نوع بنوع فضائل سے محروم رہا۔

توحید کو دل میں راسخ کرنے کے اسباب:

توحید کی مثال ایک درخت کی سی ہے جو بندہ مومن کے دل میں پھلتا پھولتا اور پروان چڑھتا ہے، چنانچہ جب بھی نیکی و فرماں برداری کے کاموں سے اس کی آبیاری کی جاتی ہے،اس کی شاخوں میں بڑھوتری اور اس کی افزائش میں اضافہ ہوتا ہے، اس طرح اس کا حسن و جمال دو بالا ہو جاتا ہے، پھر جب توحید کا درخت پورے طور پر پروان چڑھ جاتا ہے اور اس کی شاخیں ثمر بار ہو جاتی ہیں،تو بندہ کے دل میں اللہ کی غایت درجہ محبت پیدا ہو جاتی اور اس کا خوف اور اس کے رحمتوں کی امید میں اضافہ ہو جاتا اور اللہ پر مضبوط توکل کی نعمت سے سرفراز ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم ذیل میں بعض ایسے امور کی راہ نمائی کرتے ہیں جن سے توحید میں بڑھوتری اور اضافہ ہوتا ہے۔

(۱) اللہ تعالی سے اجر و ثواب کی امید رکھتے ہوئے نیکیوں کا انجام دینا۔

(۲) اللہ تعالی کی سزا کے ڈر سے گناہ کے کاموں کو چھوڑ دینا۔

(۳) آسمان وزمین کی مخلوقات پر غور وفکر کرنا۔

(۴) اللہ کے اسماء وصفات، اس کے تقاضوں، آثار اور یہ اسماء وصفات جن عظیم معانی مثلا اللہ کی عظمت وجلالت پر دلالت کرتے ہیں ان کی معرفت حاصل کرنا۔

(۵) نفع بخش علم اور اس پر عمل سے لیس ہونا۔

(۶) غور وفکر کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرنا اور اس کے معانی اور مقتضا کو سمجھنا۔

(۷) فرائض کے اہتمام کے ساتھ نوافل کے ذریعہ اللہ کا تقرب حاصل کرنا۔

(۸) دل وزبان سے ہر حال میں ہمہ وقت اللہ کا ذکر کرنا۔

(۹) کئی محبوب چیزوں کے اکٹھا ہو جانے پر اللہ کی محبوب چیز کو ترجیح دینا۔

(۱۰) اللہ تعالی کی ظاہری و باطنی نعمتوں پر غور رکرنا اور بندوں پر اس کی بھلائی، احسان اور انعام واکرام کا مشاہدہ کرنا۔

(۱۱) اللہ کے سامنے دل کا جھکا ہوا ہونا اور اسی کا محتاج ہونا۔

(۱۲) اللہ تعالی کے ساتھ رات کے آخری تہائی حصہ میں آسمان دنیا پر نزول کے وقت تنہائی اختیار کرنا اور اس وقت قرآن کریم کی تلاوت کرنا اور توبہ واستغفار کے ساتھ اس کو ختم کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۳) نیک و صالح، مخلص، اللہ عزوجل سے محبت رکھنے والوں کی مجلسوں میں بیٹھنا اوران کی باتوں اوران کے اخلاق وعادات سے فائدہ اٹھانا۔

(۱۴) ہر اس چیز سے دور رہنا جو دل کو اللہ تعالی سے وابستہ کرنے میں رکاوٹ ڈالنے والی ہو۔

(۱۵) ضرورت سے زائد گفتگو، زائد کھانا، زائد میل جول اور بے جا نظر بازی سے گریز کرنا۔

(۱۶) مسلمان بھائی کے لئے وہی چیز پسند کرنا جو اپنے لئے پسندیدہ ہو اور اس کے لئے نفس سے مجاہدہ کرنا۔

(۱۷) دل کو مومنوں کے خلاف کینہ و کپٹ، حسد، تکبر، بڑائی اور خود پسندی سے محفوظ رکھنا۔

(۱۸) اللہ عزوجل کی تدبیر سے راضی ہونا۔

(۱۹) نعمتوں پر اللہ تعالی کا شکر بجالانا اور مصائب پر صبر کرنا۔

(۲۰) گناہوں کے سرزد ہوجانے پر اللہ عزوجل کی جانب رجوع کرنا۔

(۲۱) بھلائی، حسن اخلاق، صلہ رحمی اور دیگر نیک اعمال کا اہتمام کرنا۔

(۲۲) ہر چھوٹی بڑی چیز میں نبی ﷺ کی پیروی کرنا۔

(۲۳) اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

(۲۴) حلال روزی استعمال کرنا۔

(۲۵) بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

اے اللہ ہمیں توحید ہی پر باسعادت زندہ رکھ اور اسی پر شہادت کی موت دے۔

و صلى الله على نبينا محمد و على آله صحبه أجمعين

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیر اللہ سے مدد مانگنے کی شرعی حیثیت (۱)

الحمد لله و الصلاة السلام على رسول الله و على آله و أصحابه و من اهتدى بهداه . أما بعد:

صحیفہ " المجتمع الكويتية" نے شمارہ نمبر ۱۵ بتاریخ ۱۹/۴/۱۳۹۰ ھ کو بعنوان "في ذكر المولد النبوی الشريف" (نبی ﷺ کی یوم پیدائش کی یادگار میں) کچھ اشعار نشر کئے تھے، جو نبی ﷺ سے مدد مانگنے اور آپ سے امت کے تحفظ، اس کی نصرت وحمایت اور اس کو باہمی پھوٹ واختلاف سے چھٹکارا دلانے کے مطالبہ پر مشتمل تھے جو آمنہ نامی خاتون کی دستخط کے ساتھ تھے۔

اس ضمن کے چند اشعار ذیل میں ذکر کئے جاتے ہیں:

یار سو ل الله أدرك عالما   يشعل الحرب و يصلى من لظاها

اے اللہ کے رسول اس دنیا کی مدد کیجئے جو جنگ کی آگ بھڑ کاری ہے اور جو اسے بھڑکائے اسے اس میں جھلس دے رہی ہے۔

یارسول الله أدرك أمة   فى ظلام الشك قد طال سراها

اے اللہ کے رسول اس امت کی مدد کیجئے جس کی رات کا سفر شک کی تاریکیوں میں لمبا ہو گیا۔

يا رسول الله أدرك امة   فى متاهات الأسى ضاعت رواها

---

(۱) سماحۃ الشیخ/عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ کے رسول اس امت کی مدد کیجئے، جس کی خوشنمائی رنج وغم کی پریشان خیالیوں میں ضائع ہوگئی۔

پھر آخر میں اس نے کہا:

یا رسول اللہ أدرك أمة　　　فی ظلام الشك قد طال سراها

اے اللہ کے رسول اس امت کی مدد کیجئے جس کی رات کا سفر شک کی تاریکیوں میں لمبا ہوگیا۔

عجل النصر کما عجلته　　　یوم بدر حین نادیت الالہ

اے نبی ﷺ آپ جلد از جلد مدد کیجئے جیسا کہ آپ نے غزوہ بدر کے دن مدد کی تھی جب آپ نے اللہ کو پکارا تھا۔

فاستحال الذل نصرا رائعا　　　ان للہ جنودا لا تراھا

تو ذلت وخواری شاندار فتح میں تبدیل ہوگئی، کیوں کہ اللہ تعالی کے لشکر ایسے ہیں جنھیں تو دیکھ نہیں سکتا۔

(اللہ اکبر) یہ شاعرہ اس انداز سے رسول اللہ ﷺ پر اپنی پکار اور فریاد پیش کرتی ہیں اور آپ سے مطالبہ کرتی ہے کہ جلد از جلد امت کی مدد فرما کر اس کا تحفظ فرمائیں اور اس بات کو ذہن سے اوجھل کر دیتی ہے کہ مدد صرف اور صرف ایک اللہ کے ہاتھ میں ہے، نبی ﷺ یا کسی مخلوق کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب مبین میں فرمایا:

﴿وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ﴾ (آل عمران:۱۲۶)

اور مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے جو غالب اور حکمتوں والا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوراللہ عزوجل نے فرمایا:﴿إِن يَنصُرْكُمُ اللَّهُ فَلاَ غَالِبَ لَكُمْ وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا الَّذِي يَنصُرُكُم مِّن بَعْدِهِ﴾ (آل عمران:۳/۱۶۰)

اگراللہ تعالی تمہاری مدد کرے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے، تو اس کے بعد کون ہے جو تمہاری مدد کرے۔؟

کتاب وسنت کے دلائل اور اجماع امت سے یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے مخلوق کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا اور اسی عبادت کی توضیح و تشریح اور اس کی جانب دعوت دینے کے لئے رسولوں کو مبعوث فرمایا اور کتابیں نازل کیں۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (الذاریات:۵۶)

میں نے جنات وانسان کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا۔

اوراللہ تعالی نے فرمایا:﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولاً أَنِ اعْبُدُواْ اللَّهَ وَاجْتَنِبُواْ الطَّاغُوتَ﴾ (النحل:۳۶)

ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں کی عبادت سے بچو۔

نیز اللہ تعالی نے فرمایا:﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ﴾ (الانبیاء:۲۵)

تجھ سے پہلے بھی جو رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، پس تم سب میری ہی عبادت کرو۔

نیز اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿ الَر كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ (1) أَلَّا تَعْبُدُواْ إِلَّا اللّهَ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ ﴾ (ہود:۲)

الر، یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کی آیتیں محکم کی گئی ہیں، پھر صاف صاف بیان کی گئی ہیں ایک حکیم باخبر کی طرف سے، کہ اللہ تعالی کے سوا کسی کی عبادت مت کرو، میں تم کو اللہ تعالی سے ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے مذکورہ بالا آیات میں واضح فرمادیا کہ اس نے جنات وانسان کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے اور اس اللہ کا کوئی شریک وساجھی نہیں ہے، اس نے رسولوں کو اسی عبادت ہی کا حکم دینے اور اس کے منافی امور سے منع کرنے کے لئے مبعوث فرمایا اور اللہ عزوجل نے یہ بھی بتلادیا کہ اس نے قرآن کریم کی آیات کو اضح اور کھلا ہوا نازل فرمایا تا کہ اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کی جائے۔

عبادت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی کو ایک گردانا جائے اور اس کے حکموں کو بجالا کر اور منع کردہ چیزوں کو چھوڑ کر اس کی فرماں برداری کی جائے۔

اللہ تعالی نے بہت سی آیات میں اسی کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ایک آیت کریمہ میں فرمایا:

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاء﴾ (البینۃ:۵)

انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں، اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے، تمام تر باطل دینوں سے کٹ کر کے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نیز فرمان الٰہی: ﴿وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ﴾ (الاسراء:۲۳)
اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم سب اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا۔

نیز فرمان الٰہی: ﴿فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصاً لَّهُ الدِّيْنَ (2أَلَا لِلَّهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ...﴾ (الزمر:۳۲)
پس آپ اللہ ہی کی عبادت کریں اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے، خبردار! اللہ تعالیٰ ہی کے لئے خالص عبادت کرنا ہے۔

اس مفہوم کی آیات بہت زیادہ ہیں جو سب کی سب اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ صرف ایک اللہ کے لئے عبادت کو خالص کرنا اور اس کے سوا انبیاء وغیرہ کی عبادت سے گریز کرنا ضروری ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ دعا عبادت کی ایک اہم اور ہمہ گیر قسم ہے، لہذا اس کا صرف ایک اللہ کے لئے خالص کرنا ضروری ہے۔

جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:
﴿فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ﴾ (غافر:۱۴)
تم اللہ کو پکارتے رہو، اس کے لئے دین کو خالص کر کے گو کافر برا مانیں۔

اور اللہ عزوجل نے فرمایا:
﴿وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَداً﴾ (الجن:۱۸)
اور یہ مسجدیں صرف اللہ ہی کے لئے خاص ہیں، پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔

یہ آیت کریمہ اللہ تعالیٰ کے سوا تمام مخلوقات انبیاء وغیرہ کو پکارنے کی ممانعت کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شامل ہے، کیوں کہ لفظ "احــدا" نکرہ ہے جو نہی کے سیاق میں وارد ہے، لہذا یہ اللہ سبحانہ وتعالی کے علاوہ ہر ایک چیز کو عام ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَلاَ تَدْعُ مِن دُونِ اللّهِ مَا لاَ يَنفَعُكَ وَلاَ يَضُرُّكَ﴾ (یونس:۱۰۶)

اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت مت کرنا جو تجھ کو نہ کوئی نفع پہنچا سکے اور نہ کوئی نقصان پہنچا سکے۔

یہ خطاب نبی ﷺ کو ہے اور یہ واضح ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے آپ کو شرک سے محفوظ رکھا، تو اس آیت کریمہ میں نبی ﷺ کو خطاب کرنے کا مقصد دوسروں کو شرک سے ڈرانا ہے، پھر اللہ عزوجل نے آیت کے آخر میں فرمایا:

﴿فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذاً مِّنَ الظَّالِمِينَ﴾ (یونس:۱۰۶)

اگر تو نے (شرک) کیا تو تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔

اگر بنی نوع انسان کے سردار نبی ﷺ کا یہ حال ہو کہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کو پکارنے پر ظالموں میں سے ہو جائیں، تو پھر اگر کوئی دوسرا غیر اللہ کو پکارے، تو اس کا کیا حال ہوگا اور لفظ ظلم جب مطلقا استعمال کیا جائے، تو اس سے مراد شرک اکبر ہے۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا:

﴿وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ (بقرۃ:۲۵۴) کافر لوگ ہی ظالم ہیں۔

اور اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾ (لقمان:۱۳) بیشک شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا آیات اور دیگر آیات سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ اللہ کے سوا مردوں، درختوں، بتوں وغیرہ کو پکارنا اللہ عزوجل کے ساتھ شرک اور عبادت کے اس عظیم مقصد کے منافی ہے، جس کے لئے اللہ تعالی نے جنات وانسان کو پیدا فرمایا ہے اور اسی کی توضیح وتشریح اور اس کی جانب دعوت دینے کے لئے رسولوں کو مبعوث فرمایا اور کتابیں نازل کیں، کلمہ لا الہ الا اللہ کا مطلب یہی ہے۔

کلمہ لا الہ الا اللہ کا معنی یہ ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی معبود برحق نہیں ہے، یہ کلمہ غیر اللہ سے عبادت کی نفی کرتا اور اس کو ایک اللہ کے لئے ثابت کرتا ہے۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا:

﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الْبَاطِلُ﴾ (لقمان:۳۰)

یہ سب (انتظامات) اس وجہ سے ہیں کہ اللہ تعالی ہی حق ہے اور اس کے سوا جن کو لوگ پکارتے ہیں سب باطل ہیں۔

یہی دین اسلام کی جڑ اور ملت اسلامیہ کی بنیاد ہے اور کوئی بھی عبادت اس وقت تک صحیح نہ ہوگی جب تک کہ یہ بنیاد درست نہ ہو۔

جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (الزمر:۶۵)

یقیناً آپ کی طرف بھی اور آپ سے پہلے (کے تمام نبیوں) کی طرف بھی وحی کی گئی کہ اگر تو نے شرک کیا، تو بلا شبہہ تیرا عمل ضائع ہو جائے گا اور بالیقین تو نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا:

﴿وَلَوْ أَشْرَكُواْ لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُواْ يَعْمَلُونَ﴾ (الانعام:۸۸)

اور اگر بالفرض یہ حضرات (انبیاء کرام) بھی شرک کرتے تو جو کچھ یہ اعمال کرتے تھے وہ سب اکارت ہو جاتے۔

دین اسلام دو عظیم اصلوں پر مبنی ہے: (جو مندرجہ ذیل ہیں)

(۱) تمام تر عبادتیں صرف اللہ وحدہ لاشریک لہ کے لئے انجام دی جائیں۔

(۲) عبادت نبی ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کے مطابق انجام دی جائے۔ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا معنی یہی ہے۔

لہذا جو شخص مردوں مثلاً انبیاء وغیرہ کو، یا بتوں یا درختوں یا پتھروں یا ان کے علاوہ دیگر مخلوقات کو پکارے یا ان سے مدد طلب کرے یا ان کے لئے ذبیحے اور نذر و نیاز پیش کر کے ان کا تقرب چاہے یا ان کے لئے نماز پڑھے یا سجدے کرے، تو بلاشبہ اس نے اللہ کے سوا انھیں رب بنالیا اور اللہ سبحانہ وتعالی کا ساجھی ٹھہرالیا، یہ ساری چیزیں اس اصل سے ٹکراتی ہیں اور کلمہ کے پہلے جز "لا الہ الا اللہ" کے معنی کے منافی ہیں۔

اسی طرح اگر کوئی شخص دین اسلام میں کوئی نیا کام گھڑ کر انجام دے، جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی ہے، تو اس نے کلمہ کے دوسرے جز "محمد رسول اللہ" کی گواہی کے معنی کو ثابت نہیں کیا۔

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿وَقَدِمْنَا إِلَى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاء مَّنثُوراً﴾ (الفرقان:۲۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور انہوں نے جو جو اعمال کیئے تھے ہم نے ان کی طرف بڑھ کر انھیں پراگندہ ذروں کی طرح کر دیا۔

اکارت کیئے جانے والے اعمال ان لوگوں کے ہوں گے جن کا شرک ہی پر انتقال ہو گیا ،اسی طرح وہ خود ساختہ اعمال بھی جن کی اللہ نے اجازت نہیں دی ہے،موافقت شریعت کی شرط سے عاری ہونے کی وجہ سے بروز قیامت پراگندہ ذروں کی طرح ہوں گے۔

جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:''جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نیا کام نکالا جو در اصل اس میں سے نہیں ہے، وہ نا قابل قبول ہے۔'' (بخاری ومسلم)

مذکورہ اشعار میں اس شاعرہ نے اپنی فریاد اور پکار کو نبی ﷺ پر پیش کیا ہے اور سارے جہاں کے پرور دگار سے روگردانی کی ہے جس کے ہاتھ میں مدد، نفع ونقصان کے اختیارات ہیں،اور اس کے سوا کسی کے پاس بھی ان چیزوں کا اختیار نہیں ہے، بلاشبہ اللہ کے سوا دوسروں کو پکارنا بہت بڑا ظلم اور خطرناک قسم کا گناہ ہے،اللہ عزوجل نے حکم دیا کہ صرف اسی کی ذات کو پکارا جائے اور وعدہ کیا کہ جو اسے پکارے وہ اس کی پکار کو قبول فرمائے گا اور دھمکی دیا کہ جو اس کو پکارنے سے تکبر اپنائے اسے جہنم میں داخل فرمائے گا۔

جیسا اللہ عزوجل نے فرمایا:﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾ (غافر:٦٠)

اور تمہارے پردگار نے فرمایا مجھے پکارو، میں تمہاری دعا قبول کروں گا بلاشبہ جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

اس آیت میں ''دَاخِرِينَ'' کا معنی ہے ذلیل ورسوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ آیت کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ دعا عبادت ہے اور اس سے تکبر اختیار کرنے والے کا ٹھکانہ جہنم ہے، جب اللہ تعالی کو پکارنے سے تکبر اختیار کرنے والے کا انجام یہ ہے، تو اس شخص کا انجام کیا ہوگا جو اللہ سبحانہ وتعالی سے اعراض کرے اور اس کے سوا دوسروں کو پکارے؟

اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا: ﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ﴾ (البقرۃ:۱۸۶)

جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں، تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں، ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے قبول کرتا ہوں، اس لئے لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں، یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک صحیح حدیث میں خبر دیا کہ دعا عبادت ہے۔

آپ ﷺ اپنے بھتیجے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں:

"تم اللہ تعالی کو یاد کرو اللہ تعالی تمہاری حفاظت فرمائے گا تم اللہ تعالی کو یاد کرو اسے اپنی جانب پاؤ گے، جب تم سوال کرو تو اللہ تعالی سے کرو اور جب تم مدد طلب کرو تو اللہ تعالی سے کرو۔" (اس کو امام ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے)

نیز نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اس حال میں مرا کہ اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو شریک پکارتا تھا، تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔" (بخاری)

صحیح بخاری ومسلم میں ہے کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا سب سے بڑا گناہ کون سا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”أن تجعل لله ندا و هو خلقك“
تو کسی کو اللہ کا مدمقابل سمجھے جب کہ اسی نے تجھے پیدا کیا ہے۔
”ند“ کا معنی نظیر اور مثیل کے ہیں۔
لہذا جو شخص اللہ تعالی کے سوا کسی کو پکارے یا اس سے فریاد کرے یا اس کے لئے نذرو نیاز پیش کرے یا اس کے لئے قربانی کرے یا عبادت کی کوئی بھی قسم اس کے لئے انجام دے، تو اس نے اس کو اللہ کا مدمقابل بنایا خواہ وہ کوئی نبی، ولی، فرشتہ، جن یا بت یا مخلوقات میں سے کوئی اور چیز ہو۔
البتہ زندہ حاضر شخص سے کسی چیز کا سوال کرنا اور ظاہری امور میں اس سے فریاد طلب کرنا جس کی وہ قدرت رکھتا ہو شرک نہیں ہے، بلکہ یہ تو ایک عام سی چیز ہے جو مسلمانوں کے درمیان جائز ہے۔
جیسا کہ موسی علیہ السلام کے قصہ میں اللہ تعالی نے فرمایا:
﴿فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِىْ مِن شِيْعَتِهِ عَلَى الَّذِىْ مِنْ عَدُوِّهِ﴾ (القصص:١٥)
موسی علیہ السلام کی قوم والے نے موسی علیہ السلام سے اس کے خلاف فریاد کی جو ان کے دشمنوں میں سے تھا۔
اور جیسا کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام ہی کے قصہ میں فرمایا:
﴿فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفاً يَتَرَقَّبُ﴾ (قصص:٢١)
پس موسی علیہ السلام خوفزدہ ہو کر وہاں سے دیکھتے بھالتے نکل کھڑے ہوئے۔
اس کو ایک مثال سے یوں سمجھئے کہ جس طرح لوگ جنگ وغیرہ کے دوران باہم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسرے کی مدد کے محتاج ہوتے ہیں اور بعض درپیش امور میں اپنے ساتھیوں سے فریادیں کرتے ہیں شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے نبی ﷺ کو یہ حکم دیا کہ وہ لوگوں کو یہ بات پہنچا دیں کہ وہ کسی کے نفع ونقصان کے مالک نہیں ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالی نے سورہ جن میں فرمایا: ﴿قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّيْ وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَداً (20)قُلْ إِنِّيْ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرّاً وَلَا رَشَداً﴾ (الجن:۲۰-۲۱)

آپ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا، کہہ دیجئے کہ مجھے تمہارے کسی نفع ونقصان کا اختیار نہیں ہے۔

نیز اللہ تعالی نے سورہ اعراف میں فرمایا:

﴿قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعاً وَلاَ ضَرّاً إِلَّا مَا شَاء اللّهُ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لاَسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ إِنْ أَنَاْ إِلَّا نَذِيْرٌ وَبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُوْنَ﴾ (الاعراف:۱۸۸)

آپ فرما دیجئے کہ میں خود اپنی ذات خاص کے لئے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا مگر اتنا ہی جتنا اللہ نے چاہا ہو اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا، تو میں بہت سے منافع حاصل کر لیتا اور کوئی نقصان مجھے نہ پہنچتا، میں تو محض ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں۔

اس مفہوم کی آیات بہت زیادہ ہیں۔

اور خود آپ ﷺ کا حال یہ تھا کہ آپ اپنے رب کے سوا نہ کسی کو پکارتے اور نہ ہی مدد کا سوال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے، غزوہ بدر کے دن آپ اپنے رب سے پوری الحاح وزاری کے ساتھ دشمنوں کے خلاف مدد طلب کر رہے تھے اور فرما رہے تھے: ”اے میرے رب تو نے مجھ سے فتح ونصرت کا وعدہ فرمایا ہے، اس کو پورا فرما دیجئے یہاں تک کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا:

”اے اللہ کے رسول (ﷺ)! بس کافی ہے، اللہ نے آپ سے جو فتح ونصرت کا وعدہ فرمایا ہے اسے پورا کرے گا۔“

اسی بابت اللہ تعالی نے قرآن کریم میں متعدد آیات نازل فرمادیں، چنانچہ فرمایا:

﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلآئِكَةِ مُرْدِفِينَ (9) وَمَا جَعَلَهُ اللّهُ إِلاَّ بُشْرَى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهِ قُلُوبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ إِلاَّ مِنْ عِندِ اللّهِ إِنَّ اللّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾ (الانفال:۹-۱۰)

اس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے، پھر اللہ تعالی نے تمہاری فریاد سن لی کہ میں تم کو ایک ہزار فرشتوں سے مدد دوں گا جو لگاتار چلے آئیں گے اور اللہ تعالی نے یہ امداد محض اس لئے کی کہ بشارت ہو اور تاکہ تمہارے دلوں کو قرار ہو جائے اور مدد صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے جو کہ زبردست حکمت والا ہے۔

ان آیات میں اللہ سبحانہ وتعالی نے مومنوں کو اپنی فریادرسی یاددلاتے ہوئے فرمایا کہ اس نے ان کی پکار کو قبول کرلیا اور فرشتوں کے ذریعہ مدد فرمادی، پھر اللہ تعالی نے واضح کردیا کہ مدد فرشتوں کی جانب سے نہ تھی بلکہ اللہ کی جانب سے تھی، یہ فرشتوں کا نزول تو صرف خوشخبری دینے اور تمہارے دلوں کے اطمینان کے لئے تھا۔ (ورنہ اللہ فرشتوں کے بغیر بھی تمہاری مدد کرسکتا تھا)

جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿وَمَا النَّصْرُ إِلاَّ مِنْ عِندِ اللّهِ﴾ (آل عمران:۱۲۶)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور مدد تو صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

اور اللہ عزوجل نے سورہ آل عمران میں فرمایا: ﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ (آل عمران:۱۲۳)

جنگ بدر میں اللہ تعالی نے عین اس وقت تمہاری مدد فرمائی تھی جب کہ تم نہایت گری ہوئی حالت میں تھے، اس لئے اللہ ہی سے ڈرو (نہ کسی اور سے) تا کہ تمھیں شکر گزاری کی توفیق ہو۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے واضح فرمادیا کہ غزوہ بدر کے دن اللہ سبحانہ و تعالی وہی معین و مددگار تھا، اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو ہتھیار، قوت اور فرشتوں سے جو مدد کی تھی یہ سب کچھ مدد، خوشخبری اور اطمینان قلب کے اسباب تھے، بذات خود مدد نہ تھے بلکہ مدد تو صرف اللہ کی طرف سے تھی۔

پھر اس شاعرہ یا کسی اور کے لئے کیسے جائز ہوسکتا ہے کہ وہ اپنی فریاد اور مدد کے مطالبہ کو نبی ﷺ پر پیش کرے اور سارے جہاں کے پروردگار سے روگردانی کرے جو ہر چیز کا مالک اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

بلاشبہہ یہ بدترین جہالت اور بڑا شرک ہے، لہذا اس شاعرہ پر واجب ہے کہ اللہ کے دربار میں سچی توبہ کرے۔ توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے گناہوں پر نادم و شرمندہ ہو، فوراً اس گناہ سے رک جائے اور اللہ کی تعظیم کرتے ہوئے، اس کے لئے اخلاص اپناتے ہوئے، اس کے حکموں کو بجالاتے ہوئے اور منع کردہ چیزوں سے اجتناب کرتے ہوئے آئندہ ایسا کام کبھی بھی نہ کرنے کا مضبوط عہد کرے، یہی سچی توبہ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اگر معاملہ مخلوق کے حق کا ہو، تو اس میں ایک چوتھی شرط کا بھی پایا جانا ضروری ہے کہ صاحب حق کو اس کا حق لوٹا دیا جائے یا یہ کہ اس سے یہ حق معاف کرا لیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے بندوں کو توبہ کا حکم دیا اور ان سے اس کی قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعاً أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (النور:۳۱)

اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو، تا کہ تم نجات پاؤ۔

اور اللہ نے ایک دوسرے مقام پر نصاریٰ کے بارے میں فرمایا:

﴿أَفَلاَ يَتُوبُونَ إِلَى اللّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ وَاللّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ (المائدۃ:۷۴)

یہ لوگ (نصاریٰ) کیوں اللہ کی طرف نہیں جھکتے اور کیوں استغفار نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ تو بہت بخشنے والا اور بڑا ہی مہربان ہے۔

نیز اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهاً آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَاماً(۶۸) يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَاناً(۶۹) إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحاً فَأُوْلَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُوراً رَّحِيماً﴾ (الفرقان:۶۸-۷۰)

اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو، وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے، نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا، اسے قیامت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دن دہرا عذاب دیا جائے گا، وہ ذلت وخواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالی نیکیوں سے بدل دیتا ہے، اللہ بخشنے والا، مہربانی کرنے والا ہے۔

نیز فرمان الٰہی: ﴿وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ﴾ (شوری:۲۵)

وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگذر فرماتا ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو (سب) جانتا ہے۔

اور نبی ﷺ سے ایک حدیث میں ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اسلام پچھلے گناہوں کو منہدم کر دیتا ہے اور توبہ سابقہ گناہوں کو ختم کر دیتی ہے۔''

چوں کہ شرک غایت درجہ سنگین جرم، بہت بڑا گناہ ہے اور اس شاعرہ کی تحریروں سے لوگوں کے دھوکہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے اور اللہ اور اس کے بندوں کے ساتھ خیر خواہی ایک اسلامی فریضہ ہے، اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اس بارے میں کچھ کلمات تحریر کردوں۔ میں اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہوں کہ ان باتوں سے لوگوں کو نفع پہنچائے، ہمارے اور تمام مسلمانوں کے احوال کی اصلاح فرمادے اور دین کی سمجھ اور اس پر ثابت قدمی عطا فرما کر ہم سب پر احسان فرمائے، نیز ہمیں اور تمام مسلمانوں کو نفس کی برائیوں اور بد اعمالیوں سے اپنی پناہ میں رکھے، وہ اس بات کا کارساز، اس پر قادر ہے۔

اور اللہ اپنے بندے اور رسول ہمارے نبی محمد ﷺ پر اور آپ کے اہل وعیال اور ساتھیوں پر رحمت وسلامتی اور برکت نازل فرمائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل سنت والجماعت کے عقیدہ کی توضیح (۱)

الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نتوب اليه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و سيآت أعمالنا من يهده الله فلا مضل له و من يضلل فلا هادى له و أشهد أن لا اله الا الله وحده لا شريک له و أشهد أن محمدا عبده و رسوله اما بعد:

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب قدس اللہ روحہ کی گراں قدر تالیف ''کتاب التوحید'' کے مختلف موضوعات کی شرح ہم پہلے کر چکے ہیں چوں کہ ہم نے اس کتاب کی شرح میں پوری وضاحت کے ساتھ مفصل، نفع بخش معلومات درج کی تھیں جو علم اصول سے تعلق رکھنے والوں کے لئے غایت درجہ مفید اور اساتذہ کے لئے فن تدریس میں معین و مددگار ثابت ہوئیں، لہذا سخت ترین ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کتاب کو دوبارہ طبع کرا کے منظر عام پر لایا جائے اور اس بار میں نے مناسب سمجھا کہ اہل سنت والجماعت کے مجمل عقائد اصول و فروع پر مشتمل ایک مختصر مقدمہ بھی پیش کر دوں ، میں اللہ تعالی سے مدد کا سوال کرتے ہوئے کہتا ہوں۔

اہل سنت والجماعت اللہ، اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں، آخرت کے دن اور اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھتے ہیں اور اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ سبحانہ تعالی

---

(۱) فضیلۃ الشیخ/عبدالرحمٰن السعدی رحمہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہی پروردگار، عبادت کا سزاوار معبود، صفات کمال میں یکتا اور بے مثل ہے، چنانچہ وہ اخلاص عمل کے ساتھ صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں۔

اہل سنت والجماعت کہتے ہیں کہ اللہ وہی پیدا کرنے والا، وجود بخشنے والا، صورت بنانے والا، رزق عطا کرنے والا، دینے والا، روکنے والا اور پوری کائنات کا نظام چلانے والا ہے۔

وہی اللہ لائق عبادت معبود، یکتا و تنہا، تمام مخلوقات کا قبلہ حاجات ہے، وہی اول ہے اس سے پہلے کچھ نہ تھا، وہی آخر ہے اس کے بعد کوئی چیز نہیں ہوگی، وہی ظاہر ہے یعنی وہ سب پر غالب ہے اس پر کوئی غالب نہیں، وہی مخفی ہے اس کے ورے کوئی چیز نہیں ہے۔

وہ اللہ ذات، قدرت، غلبہ ہر اعتبار سے مخلوقات پر بلند و برتر ہے۔

وہ اللہ اسی انداز سے عرش پر جلوہ افروز ہے جو اس کے عظمت وجلال کے شایان شان ہے، وہ مطلقا اپنی مخلوقات پر بلند و برتر ہے، اس کا علم ظاہر و باطن، عالم علوی (آسمانی دنیا) و عالم سفلی (زمینی دنیا) کو محیط ہے، وہ اپنے علم کے اعتبار سے ہر لمحہ اپنے بندوں کے ساتھ ہے، ان کے تمام تر احوال سے واقف، بندوں سے قریب، ان کی دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے۔

وہ اللہ اپنی ذات کے اعتبار سے تمام تر مخلوقات سے بے نیاز ہے اور سب کے سب ہر وقت اپنی جملہ ایجادات میں اس کے محتاج ہیں، کسی کو اس سے پلک جھپکنے کے برابر بھی بے نیازی نہیں ہے، وہ بندوں پر انتہائی مہربان، رحم کرنے والا ہے، ہر دینی و دنیاوی نعمت کا حصول اور عذاب سے نجات اللہ ہی کی جانب سے ہے، وہی اللہ نعمتیں عطا کرنے والا، عذابات کو دور فرمانے والا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بندوں پر اللہ کی مہربانی ہے کہ وہ ہر رات آسمانی دنیا پر نزول فرماتا ہے، جب رات کا آخری ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور بندوں کی ضروریات کو طلب کرتا ہے اور فرماتا ہے کیا کوئی دعا کرنے والا ہے جس کی دعا میں قبول کرلوں؟ کیا کوئی سوال کرنے والا ہے جس کو میں دوں؟ کیا کوئی استغفار کرنے والا ہے جس کی میں مغفرت کروں؟ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ وہ اللہ اپنے شایان شان جس طرح چاہتا ہے نزول فرماتا ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے، اس کے مثل کوئی چیز نہیں وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

اہل سنت والجماعت یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی حکمت والا ہے، اسے اپنی شریعت سازی اور بندوں کی تقدیر لکھنے میں حکمت تامہ حاصل ہے، چنانچہ اس نے کوئی بھی چیز بیکار پیدا نہیں کی اور شرعی قوانین بندوں کے مصالح اور اپنی عظیم حکمتوں کے بغیر یوں ہی مقرر نہیں فرمائے۔

وہ اللہ توبہ قبول کرنے والا، معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے، اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور ان کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے اور توبہ و استغفار اور اس کی جانب رجوع کرنے والوں کے بڑے سے بڑے گناہ کو بخش دیتا ہے۔

وہ اللہ بندوں کے اعمال کا قدرداں ہے، وہ تھوڑے عمل کی بھی قدر کرتا ہے اور شکرگزاروں کو اپنے فضل وکرم سے مزید عطا کرتا ہے۔

اہل سنت والجماعت اللہ تعالی کو ان اوصاف سے متصف کرتے ہیں جن سے اللہ نے خود کو یا رسول اللہ ﷺ نے ان سے اللہ کو موصوف کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اللہ تعالی کی ذاتی صفات میں سے حیات کاملہ، سننا، دیکھنا، قدرت کاملہ، عظمت، کبریائی، عزت، بزرگی، جمال اور حمد مطلق ہے۔

اور اللہ تعالی کی مشیئت وقدرت سے متعلق اس کی فعلی صفات میں سے قدرت، رحمت، رضامندی، ناراضگی اور اس کا گفتگو فرمانا ہے، وہ اللہ تعالی جو چاہے جیسے چاہے جب چاہے کلام کرتا ہے اور اس کے کلمات ختم ہونے والے نہیں ہیں۔

بیشک قرآن کریم اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے، جو جستہ جستہ اللہ کی طرف سے اترا ہے اور پھر اسی کی طرف لوٹ جائے گا۔

اللہ تعالی کا ہمیشہ سے یہ وصف رہا ہے اور ہمیشہ رہے گا کہ وہ جو چاہے کر گزرتا ہے اور جو چاہے کلام کرتا ہے اور اپنے بندوں پر اپنے قدری، شرعی اور جزائی احکام کے مطابق فیصلے کرتا ہے، وہ اللہ سارے جہاں کا حاکم و مالک ہے اور اس کے سوا سب اس کے محکوم ومملوک ہیں، لہذا بندوں کو اس کی بادشاہت اور اس کے حکم سے مفر نہیں ہے۔ اہل سنت والجماعت قرآنی آیات اور متواتر احادیث رسول کی روشنی میں اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اہل ایمان (بروز قیامت) اللہ تعالی کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے اور دیدار الہی سے مشرف اور اس کی خوشنودی سے فوز یاب ہونا ان کے لئے ایک بڑی نعمت اور لطف اندوزی کی چیز ہوگی۔

جو شخص ایمان وتوحید سے محروم (توبہ کے بغیر) انتقال کر جائے، وہ ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہے گا اور اس کے برخلاف کبیرہ گناہوں کے مرتکبین اگر بغیر توبہ کے مر جائیں اور ان کے گناہوں کو مٹانے والی کوئی نیکی اور ان کے حق میں شرعا ثابت کوئی شفاعت موجود نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہواور وہ جہنم میں داخل کردیے جائیں، تو وہ اس میں ہمیشہ ہمیش نہیں رہیں گے کیوں کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا اسے جہنم سے نکال لیا جائے گا۔

ایمان قلبی عقائد و اعمال، اعضاء و جوارح کے افعال اور زبان کے اقوال کے مجموعہ کا نام ہے، لہذا جس نے پورے طور پر ان تمام کو انجام دیا وہی پکا سچا مومن ہے جو ثواب کا مستحق اور سزاؤں سے محفوظ ہے اور جو ان کو پورے طور پر انجام نہ دے کر ان میں کچھ کمی کرے تو اس کا ایمان بھی اس کے برابر کم ہو جائے گا، اسی وجہ سے ہم یہ کہتے ہیں کہ ایمان اطاعت اور بھلائی کے کاموں سے بڑھتا اور گناہ و برائی کے کاموں سے گھٹتا ہے۔

اہل سنت والجماعت کا اصول ہے کہ ہر دینی و دنیوی نفع بخش چیز کے لئے تگ و دو کی جائے اور ساتھ ہی اللہ سے مدد بھی طلب کی جائے، چنانچہ وہ اللہ سے مدد طلب کرتے ہوئے نفع بخش چیزوں کی حرص رکھتے ہیں اور اسی طرح وہ اپنی تمام حرکات میں اللہ عزوجل کے لئے اخلاص کو ثابت کرتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی پیروی اللہ عزوجل کے اخلاص، رسول اللہ ﷺ کی متابعت اور ان کے طریقہ پر چلنے والے اہل ایمان کی خیر خواہی میں کرتے ہیں۔

اہل سنت والجماعت اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ نے انھیں ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تا کہ اسے تمام مذاہب پر غالب کردے، وہ مومنوں پر خود ان کی اپنی ذات سے بھی زیادہ حق رکھنے والے اور سلسلہ نبوت کی آخری کڑی ہیں، آپ ﷺ کو اللہ نے انسان و جنات کی طرف خوشخبریاں سنانے والا، ڈرانے والا اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا، روشن چراغ بنا کر دین و دنیا کی بھلائی کے ساتھ مبعوث فرمایا، تا کہ تمام تر مخلوق ایک اللہ کی عبادت کریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوراس کی دی ہوئی روزی استعمال کر کے اس کی عبادت پر مدد حاصل کریں۔

اہل سنت والجماعت یہ اعتراف کرتے ہیں کہ آپ ﷺ مخلوقات میں سب سے زیادہ جاننے والے، سب سے زیادہ سچے، امت کے سب سے زیادہ خیر خواہ اور شریعت کو سب سے زیادہ واضح کرنے والے تھے، لہذا اہل سنت والجماعت آپ ﷺ کی تعظیم کرتے، آپ سے محبت رکھتے بلکہ آپ ﷺ کی محبت کو تمام تر مخلوقات کی محبت سے فائق تر رکھتے ہیں، دین کے اصول و فروع میں آپ کی پیروی کرتے اور آپ کے فرمان اور طریقہ کو ہر ایک فرمان اور طریقہ پر مقدم رکھتے ہیں۔

اہل سنت والجماعت یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے آپ کے اندر وہ تمام تر اوصاف حمیدہ، امتیازات اور کمالات ودیعت فرمائے تھے جو کسی اور نبی کے اندر نہ تھے، آپ ﷺ مقام ومرتبہ کے اعتبار سے مخلوقات میں سب سے بلند وبرتر اور ہر وصف وخوبی میں پایہ کمال کو پہنچے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے امت کو ہر کار خیر کی راہ نمائی کی اور ہر گناہ کے کام سے ڈرایا اور اس میں کسی طرح کی کوئی کوتاہی نہ کی۔

اسی طرح اہل سنت والجماعت اللہ کی نازل کردہ ہر کتاب، اس کی جانب سے بھیجے ہوئے ہر رسول پر ایمان رکھتے ہیں اور ان میں سے کسی کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے ہیں۔

نیز اہل سنت والجماعت اچھی بری تقدیر اور اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا علم انسانوں کی اچھے برے تمام تر اعمال کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے، لہذا بندوں کے تمام تر افعال اللہ کے یہاں لکھے ہوئے ہیں، ان میں اس کی مشیئت نافذ، اس کی حکمت تامہ پر مبنی ہیں، چنانچہ اللہ نے انسان کو قدرت وارادہ سے نوازا ہے جس کی وجہ سے وہ حسب منشا کوئی کام کرتا یا کوئی بات بولتا ہے، اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اسے مجبور محض نہیں بنایا بلکہ اختیار وقدرت سے بہرہ ور فرمایا اور اپنے عدل و حکمت سے خاص کر مومنوں کے لئے ایمان کو محبوب بنا دیا، اور اسے ان کے دلوں میں مزین کر دیا اور کفر، گناہ اور نافرمانی کو ان کی نگاہوں میں ناپسندیدہ بنا دیا۔

اہل سنت والجماعت کا اصول ہے کہ وہ اللہ، اس کی کتاب، اس کے رسول اور مسلمان حکمران ورعایا کے ساتھ خیر خواہی برتتے ہیں، لوگوں کو اسی طرح بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور گناہ کے کاموں سے روکتے ہیں جس طرح شریعت ان پر واجب کرتی ہے اور والدین کے ساتھ حسن سلوک، صلہ رحمی اور پڑوسیوں، غلاموں، مزدوروں اور جملہ حق والوں بلکہ پوری مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں۔

نیز اچھے بلند اخلاق کی دعوت دیتے اور برے گھٹیا اخلاق سے منع کرتے ہیں۔

اہل سنت والجماعت یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ از روئے ایمان ویقین مومنوں میں سب سے کامل وہ ہیں جن کے اعمال واخلاق سب سے اچھے ہیں، وہ بات کے انتہائی سچے، بھلائی وبلند اخلاق پر گامزن اور ہر عادت بد سے دور ہیں۔

اہل سنت والجماعت دینی اخلاق کو اسی طرح قائم کرنے کا حکم دیتے ہیں جس طرح نبی ﷺ سے وارد ہوئے ہیں اور جس طرح آپ ﷺ نے ان کو انجام دینے کا حکم دیا ہے اور ساتھ ہی ان چیزوں کو بھی اختیار کرتے ہیں جو ان کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں مددگار رہیں اور ان کو خراب یا ناقص کرنے والی چیزوں سے ڈراتے ہیں۔

اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد تا قیامت ہر نیک وفاجر کے ساتھ جاری رہے گا، کیوں کہ یہ دین کی کوہان ہے، یہ جہاد حسب ضرورت کبھی علم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وجحت اور کبھی ہتھیار کے ذریعہ ہوتا رہے گا، کیوں کہ ہر بندہ مسلم پر اپنے امکان و طاقت بھر دین کا دفاع فرض ہے۔

اہل سنت والجماعت کا اصول ہے کہ مسلمانوں کو باہم اتفاق واتحاد پر ابھارا جائے اور دلوں کو قریب کرنے اور ان میں محبت پیدا کرنے کی سعی کی جائے اور تفرقہ بازی، بغض وعداوت اور ان خرابیوں تک پہنچانے والی ہر چیز سے ڈرایا جائے۔

نیز ان کا اصول ہے کہ کسی بھی مخلوق کو ان کے خونوں، مالوں اور جملہ حقوق میں ایذا رسانی سے لوگوں کو روکا جائے اور تمام تر معاملات میں عدل وانصاف کا حکم، اچھے سلوک اور فضل وکرم کی ترغیب دی جائے۔

اہل سنت والجماعت اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ امتوں میں سب سے افضل محمد ﷺ کی امت اور پھر امت محمدیہ میں سب سے افضل رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام ہیں، پھر صحابہ کرام میں سب سے افضل خلفاء راشدین، پھر عشرہ مبشرہ، پھر اہل بدر، پھر اہل بیعت الرضوان، پھر اسلام قبول کرنے میں سبقت کرنے والے مہاجرین وانصار صحابہ ہیں، لہذا اہل سنت والجماعت صحابہ کرام سے اللہ کی خاطر محبت کرتے اور ان کی خوبیوں کو بیان کرتے ہیں، اور ان کی جانب جو غلطیاں منسوب کی گئی ہیں ان سے خاموشی اختیار کرتے ہیں۔

اہل سنت والجماعت راہ حق کی جانب دعوت دینے والے علماء، عدل وانصاف کرنے والے ائمہ، دین میں بلند مقام ومرتبہ اور مسلمانوں پر مختلف طرح کی فضیلت کے حامل افراد کا احترام کرتے ہیں اور ان کے حق میں اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ انھیں دین میں شک، شرک، اختلاف، نفاق اور برے اخلاق سے محفوظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھے اور موت تک نبی ﷺ کے دین پر ثابت رکھے۔

یہ اہل سنت والجماعت کے کلی اصول ہیں جن پر وہ ایمان رکھتے ہیں اور ان کی جانب دعوت دیتے ہیں۔

توحید کے فضائل:

(۱) توحید کی فضیلت یہ ہے کہ وہ دنیوی واخروی مصائب ومشکلات اور اللہ کی جانب سے نازل ہر عقاب کے ازالہ کا عظیم ترین ذریعہ اور سبب ہے۔

(۲) توحید کے عظیم ترین فوائد میں سے یہ ہے کہ اگر بندہ کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی توحید موجود ہو تو یہ اس کو مخلد فی النار (ہمیشہ ہمیش کے جہنمی ہونے) سے بچالے گی اور اگر بندہ کا دل مکمل طور پر توحید سے معمور ہو جائے تو یہ سرے سے اسے جہنم میں جانے سے بچالے گی۔

(۳) توحید کے حامل کو دنیا وآخرت دونوں جگہ پوری ہدایت اور مکمل امن وامان حاصل ہوتا ہے۔

(۴) توحید اللہ تعالی کی رضامندی وخوشنودی اور اجر وثواب کے حاصل کرنے کا عظیم ترین ذریعہ ہے اور نبی ﷺ کی شفاعت کا سب سے زیادہ حق دار وہ ہے جس نے سچے دل سے کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' پڑھا ہو۔

(۵) توحید کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ بندے کے تمام تر ظاہری وباطنی اقوال وافعال کی قبولیت، ان کے درجہ کمال تک پہنچنے اور ان پر ثواب مرتب ہونے کا دارمدار توحید ہی پر ہے، لہذا بندہ کے دل میں توحید جس قدر مضبوط اور اللہ کے لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخلاص جس قدر مستحکم ہوگا، اسی قدر بندوں کے ظاہری و باطنی اقوال و افعال اللہ کے یہاں درجہ کمال اور مقام قبولیت کو پہنچیں گے اور ان پر عظیم ثواب مرتب ہوگا۔

(۶) توحید جب بندہ کے دل میں کامل ہو جائے، تو اللہ اس کے دل میں ایمان کو محبوب اور مزین کر دیتا ہے اور کفر، گناہ اور نافرمانی کے کاموں سے اس کے دل میں گھن پیدا فرما دیتا ہے اور اسے ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل کر لیتا ہے۔

(۷) توحید جب بندہ کے دل میں جاگزیں ہو جاتی ہے، تو اس کے لئے ہر قسم کے رنج و غم اور آلام و مصائب کا برداشت کرنا آسان ہو جاتا ہے، لہٰذا توحید و ایمان جس قدر مکمل ہوتے ہیں، اسی قدر خوشی اور صبر و اطمینان کے ساتھ وہ آلام و مصائب کو قبول کرتا ہے اور اللہ کے مقدر کردہ پریشان کن حالات کے آگے سر تسلیم خم کر دیتا ہے۔

(۸) توحید کی عظیم ترین فضیلت یہ ہے کہ توحید بندہ کو مخلوق کی غلامی، اللہ کے سوا ان مخلوقات سے دل کو جوڑنے، ان سے ڈرنے، امیدیں وابستہ کرنے اور ان کے لئے کوئی عمل کرنے سے آزاد کر دیتی ہے، یہی حقیقی عزت اور بلند اعزاز ہے، چنانچہ وہ توحید کے ذریعہ بندوں کی غلامی سے آزاد ہو کر اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اسی کا عبادت گزار ہوتا ہے نہ تو اس کے علاوہ کسی سے امیدیں وابستہ کرتا اور نہ ہی کسی سے ڈرتا ہے اور نہ اس کے علاوہ کسی اور کی طرف متوجہ ہوتا ہے، اس طرح وہ مکمل کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہوتا ہے۔

(۹) اللہ تعالیٰ موحدین کو دنیا و آخرت کے شر سے محفوظ رکھتا اور اپنے فضل و کرم سے انھیں پاکیزہ زندگی عطا کرتا ہے اور ذکر الٰہی سے سکون و اطمینان کی نعمت سے بہرہ ور فرماتا ہے۔

قرآن و حدیث میں اس کے بہت ہی زیادہ دلائل موجود ہیں۔ واللہ أعلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک اہم نصیحت (۱)

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے، ہم اسی کی حمد بیان کرتے، اسی سے مدد طلب کرتے، اسی سے معافی کا سوال کرتے ہیں اور اسی سے ہدایت طلب کرتے ہیں اور ہم اپنے دل کی برائیوں اور بداعمالیوں سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے گمراہ کردے، اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی معبود برحق نہیں، وہ تن تنہا ہے، اس کی ربوبیت، الوہیت، اس کے حکموں اور اس کے افعال میں اس کا کوئی شریک وساجھی نہیں، لوگوں کے لئے دین حق کو بطور شریعت مقرر فرمایا اور انھیں اس کی ہدایت دی، شرعی احکامات کو انتہائی آسان بنایا اور انسانوں کو کسی ایسے کام کا مکلّف نہیں کیا جو ان کے بس اور طاقت سے باہر ہو۔

ارشاد باری تعالی ہے: ﴿لا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْساً إِلَّا وُسْعَهَا﴾ (بقرۃ:۲۸۶)
اللہ تعالی کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول، مخلوقات میں سب سے بہتر ہیں، اللہ نے انھیں پوری انسانیت کے لئے راہ نما بنا کر بھیجا اور آپ کے ذریعہ لوگوں کو گمراہی سے ہدایت اور جہالت وتاریکی سے روشنی کی طرف لایا، آپ ﷺ نے

---

(۱) فضیلۃ الشیخ / محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

امت کے لئے دنیوی واخروی بھلائی اور خوش بختی کی ہر چیز کو بیان فرما دیا اور ہر طرح کے شر اور نقصان سے آگاہ کر دیا، یہاں تک کہ اپنی امت کو ایسی روشن شاہراہ پر چھوڑا کہ اس کی رات دن کی طرح روشن ہے جس سے انحراف ہلاکت کا سبب ہے۔

اللہ تعالی اپنے نبی محمد ﷺ اور آپ کے اہل وعیال اور ساتھیوں اور قیامت تک ان کے طریقہ کی پیروی کرنے والوں پر رحمتیں نازل فرمائے۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

❁ ایک پکا سچا مسلمان اپنے ہر قول وفعل بلکہ زندگی کے تمام تر امور میں اللہ و رسول کے فرامین کی جستجو کرتا اور انھیں عملی جامہ پہنا تا ہے، اگر حلال ہو تو لوگوں کی چہ میگوئیوں کی پرواہ کئے بغیر فوراً اسے اپنا لیتا ہے اور اگر حرام ہو تو لوگوں کی ملامت اور تہمت بازیوں کو خاطر میں لائے بغیر فوراً اسے چھوڑ دیتا ہے اور حلال وحرام کے بارے میں اللہ تعالی کے مندرجہ ذیل فرمان پر عمل کرتا ہے۔

چنانچہ حلال کی بابت اللہ تعالی کا یہ فرمان:

﴿ تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ فَلاَ تَعْتَدُوهَا﴾ (البقرۃ:۲۲۹)

یہ اللہ کی حدود ہیں خبردار! ان سے آگے نہ بڑھنا۔

اور حرام کی بابت اللہ تعالی کا یہ فرمان:

﴿تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ فَلاَ تَقْرَبُوهَا﴾ (البقرۃ:۱۸۷)

یہ اللہ تعالی کے حدود ہیں تم ان کے قریب بھی نہ جاؤ۔

❁ ایک مسلمان کا اللہ ورسول کے احکامات کا دیوار پر مار دینا اور جاننے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باوجود اس پر عمل نہ کرنا اور عدم علم کی صورت میں جاننے کی کوشش نہ کرنا ہی گمراہی اور مکمل نقصان کی چیز ہے۔ پھر دو ہی چیزیں ہیں تیسری نہیں یا تو گمراہی اور ناکامی یا تو ہدایت اور کامیابی۔

بلاشبہ ہر بندہ مسلم اپنے رب سے ہدایت اور کامیابی کی امیدیں لگاتا، اس کی جستجو کرتا اور اللہ سے سوال کرتا ہے کہ اسے گمراہی اور نقصان سے اپنی پناہ میں رکھے، لیکن اللہ سے ہدایت اور کامیابی کی امید لگانا اور گمراہی سے حفاظت کا سوال ہی کافی نہیں ہے، کیوں کہ جب ایک صحابی نے نبی ﷺ سے درخواست کی کہ آپ اللہ سے میرے لئے دعا کردیجئے کہ مجھے جنت میں آپ کی رفاقت نصیب ہوجائے، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"أعني على نفسك بكثرة السجود" تم کثرت سے سجدے کرو۔

اس حدیث کی روشنی میں یہ بات معلوم ہوگئی کہ ہدایت و کامیابی کا حصول صرف آرزوں اور تمناؤں پر منحصر نہیں ہے، بلکہ اللہ کے حکموں کا بجالانا اور اس کی منع کردہ چیزوں سے اجتناب ضروری ہے اور صحیح اسلام کا مفہوم بھی یہی ہے جس کے اپنانے والے کے لئے جنت کی کامیابی اور جہنم سے نجات کی توقع ہے۔

اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شبہہ نہیں کہ اس دنیا میں ہر بندہ مسلم چہار جانب سے گمراہی کے محرکات سے گھرا ہوا ہے، جو اسے گناہوں کی طرف ڈھکیلتے اور نیکیوں سے روکتے ہیں، ان میں سب سے پہلا محرک شیطان، دوسرے خواہشات نفس، تیسرے غفلت، چوتھے برے ساتھی ہیں، لہذا ہمیں شیطان سے پناہ مانگنی چاہئے، اس کے وسوسوں کی جانب کوئی توجہ نہیں دینی چاہیے اور خواہشات نفس کو ایک جانب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھینک دینا چاہیے تا کہ ہماری زندگی میں اس کا کوئی اثر باقی نہ رہے، کیوں کہ خواہشات نفس کی پیروی یقیناً گمراہی کا سبب ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنفُسُ﴾ (النجم:۲۳)

یہ لوگ تو صرف اٹکل اور اپنی نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہوتے ہیں۔

اسی طرح ہمیں غفلت سے بچتے ہوئے دائمی بیداری میں رہنا چاہیے اور صحت و عافیت اور نوع بنوع نعمتوں کے فریب میں آ کر اللہ عزوجل کے احکامات کو بھولنا نہیں چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ کی گرفت آن پڑے اور ہم یوں ہی غفلت میں پڑے ہوں اور اچانک موت آ پہنچے اور ہم اس وقت کف افسوس ملیں جب کہ افسوس سے کچھ ہاتھ نہ آئے۔

دینی بھائیو! یہ بات واضح ہے کہ بروں کے ساتھ رہ کر برائی میں اضافہ اور نیکوں کے ساتھ رہ کر نیکی میں اضافہ ہوتا ہے، لہذا اچھے ساتھیوں کی صحبت اختیار کرو، جو کار خیر پر تمہارے لئے معین و مددگار اور برائیوں سے بچاؤ کا ذریعہ ثابت ہوں تا کہ روز قیامت افسوس کرتے ہوئے یہ نہ کہنا پڑے۔

﴿يَا وَيْلَتَى لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا (28)لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ خَذُولًا﴾ (الفرقان:۲۸-۲۹)

ہائے افسوس! کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا، اس نے تو مجھے نصیحت کے میرے پاس آ پہنچنے کے بعد گمراہ کر دیا اور شیطان تو انسان کو دغا دینے ہی والا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک جھوٹا وصیت نامہ اور اس کی تردید(۱)

یہ نصیحت نامہ سماحۃ الشیخ / عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ کی جانب سے ان تمام مسلمانوں کے نام جو اس پر مطلع ہوں، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اسلام کے ساتھ اپنی حفاظت میں رکھے اور ہمیں اور ان کو جاہل و شرکش لوگوں کی افترا پردازیوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ أما بعد:

حرم نبوی کے خادم شیخ احمد کی جانب منسوب ایک وصیت نامہ کی مجھے اطلاع ملی جس کا عنوان تھا ''یہ وصیت نامہ مدینہ منورہ سے حرم نبوی کے خادم شیخ احمد کی جانب سے'' اس وصیت نامہ میں کہا گیا تھا ''میں جمعہ کی رات قرآن کریم کی تلاوت کر رہا تھا پھر اللہ کے اسماء حسنیٰ کے ورد سے فارغ ہو کر سونے کی تیاری کیا بستر خواب پر ایک خوبصورت مظہر والے انسان کے دیدار سے مشرف ہوا، وہ رسول اللہ ﷺ کی مبارک ہستی تھی جو ہمارے پاس قرآن کریم اور شریعت کے احکام لائی اور سارے جہاں کے لئے رحمت بن کر آئی۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اے شیخ احمد! میں نے کہا: اے مخلوقات میں سب سے مکرم، اے اللہ کے رسول میں حاضر ہوں، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میں لوگوں کی بد اعمالیوں کی وجہ سے اس قدر شرمندہ ہوں کہ اپنے رب اور فرشتوں تک کو اپنا چہرہ نہ

---

(۱) سماحۃ الشیخ / عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دکھا سکا کیوں کہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ایک لاکھ ساٹھ ہزار افراد دین اسلام کے علاوہ پر مرے، پھر بعض ان گناہوں کا ذکر کیا جن میں لوگ ملوث ہیں، پھر کہا: یہ وصیت نامہ غالب قدرت والے اللہ کی جانب سے لوگوں کے لئے باعث رحمت ہے، پھر قیامت کی بعض نشانیوں کا ذکر کرتے ہوئے آخر میں لکھا ہوا ہے۔

"اے شیخ احمد لوگوں کو اس وصیت نامہ سے باخبر کردیجئے کیوں کہ یہ لوح محفوظ میں مکتوب تقدیر سے نقل کی جارہی ہے جو اسے لکھ کر ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجے گا اس کے لئے جنت میں ایک محل بنایا جائے گا اور جو اسے نہیں لکھے گا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں پہنچائے گا وہ بروز قیامت میری شفاعت سے محروم ہوگا جو اس وصیت کو لکھے اگر وہ فقیر ہے تو اللہ تعالی اسے مالدار کردے گا، مقروض ہے تو اس کے قرضوں کی ادائیگی فرمادے گا یا اس پر کوئی گناہ ہے تو اس کو اور اس کے والدین کو اس وصیت کی برکت سے بخش دے گا اور اللہ کے بندوں میں سے جو اس وصیت کو نہیں لکھے گا دنیا و آخرت میں اس کا چہرہ سیاہ ہوگا"

پھر تین بار قسم کھا کر کہا: عظمت والے اللہ کی قسم، یہ حقیقت ہے اگر میں نے کذب بیانی سے کام لیا ہو تو دنیا سے مذہب اسلام کے علاوہ پر روانہ ہوں، جو اس وصیت کی تصدیق کرے وہ عذاب جہنم سے نجات پائے گا اور جو اس کو جھٹلادے وہ کفر کا مرتکب ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ کی جانب منسوب جھوٹے وصیت نامہ کا یہ خلاصہ تھا ہم اسے برسوں سے سنتے چلے آرہے ہیں جو وقتا فوقتا لوگوں میں پھیلائی جاتی اور اس کی اشاعت کی جاتی ہے اس وصیت کے الفاظ مختلف ہیں مثلا جعل ساز ایک بار یہ کہتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اس نے نبی ﷺ کا دیدار بحالت خواب کیا اور آپ ﷺ نے اس وصیت کی ذمہ داری سونپی اور اس آخری پمفلٹ میں جس کا ہم نے آپ کے سامنے ذکر کیا ہے جعل ساز لکھتا ہے کہ انھوں نے سونے کی تیاری کی تو انھیں نبی ﷺ کا دیدار میسر ہوا اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ دیدار بحالت بیداری ہوا نہ کہ بحالت خواب۔

افترا پرداز نے اس وصیت میں بہت سی ایسی باتیں ذکر کی ہیں جو کھلم کھلا جھوٹ اور واضح طور پر بے بنیاد ہیں ان شاء اللہ آج کی اس مختصر گفتگو میں میں آپ کو حقائق سے باخبر کروں گا جیسا کہ میں گذشتہ سالوں میں لوگوں کو آگاہ کر چکا ہوں کہ ساری باتیں کھلم کھلا جھوٹ اور بے بنیاد ہیں، پھر جب مجھے اس آخری نشرہ کی اطلاع ملی تو اس کی بابت کچھ لکھنے میں متردد ہوا کیوں کہ اس کا باطل ہونا روز روشن کی طرح عیاں اور اس کے گڑھنے والے کی جھوٹ پر ایک عظیم جرأت پورے طور پر واضح ہے۔

میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ اس طرح کی باطل چیز معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والے یا سلیم الفطرت لوگوں کے درمیان پھیل جائے گی، لیکن مجھے بہت سے بھائیوں نے بتلایا کہ یہ وصیت نامہ لوگوں میں انتہائی تیزی کے ساتھ پھیل رہا ہے اور بعض لوگ اسے سچ بھی مان رہے ہیں، چنانچہ میں نے سوچا کہ مجھ جیسے لوگوں پر ذمہ داری ہے کہ اس بارے میں کچھ تحریر کریں تاکہ اس کا باطل اور رسول اللہ ﷺ پر افترا اندازی ہونا بے نقاب ہو جائے اور ہر شخص خود کو دھوکہ سے بچا سکے، اگر کوئی صاحب علم وایمان یا سلیم الفطرت صحیح سوجھ بوجھ رکھنے والا شخص اس وصیت نامہ پر غور کرے تو وہ اس حقیقت سے آگاہ ہو جائے گا کہ یہ مختلف وجوہات سے جھوٹ اور جعل سازی پر مبنی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم نے شیخ احمد کے بعض قرابتداروں سے اس وصیت نامہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے جواب دیا کہ یہ ایک جھوٹی بات ہے جو شیخ احمد کی جانب منسوب کردی گئی ہے جب کہ انھوں نے قطعا یہ باتیں نہیں کہی ہیں، وہ تو اس دار فانی سے مدتوں پہلے کوچ کر گئے ہیں۔

اگر بالفرض شیخ احمد یا ان سے بھی بزرگ کوئی شخصیت یہ دعوی کرے کہ وہ نیند یا بیداری کی حالت میں دیدار نبوی سے مشرف ہوا اور آپ نے اسے یہ وصیتیں کیں، تو ہم بلا ریب وتردد یہ کہیں گے کہ وہ جھوٹا ہے یا اس طرح کی وصیتیں کرنے والا شیطان ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کی ذات مقدسہ ومطہرہ نہیں ہے، اس کی مختلف وجوہات ہیں جنھیں ہم ذیل میں ذکر کرتے ہیں۔

پہلی وجہ: وفات نبوی کے بعد آپ ﷺ کا دیدار بحالت بیداری ممکن نہیں ہے، جو جاہل صوفی یہ دعوی کرتا ہے کہ اس نے بحالت بیداری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا یا آپ ﷺ عید میلاد النبی کے اجتماعات میں حاضر ہوتے ہیں یا اس جیسے دیگر عقائد تو وہ غایت درجہ قبیح غلطی پر ہے اس پر حق گڈمڈ ہوگیا اور وہ ایک عظیم غلطی کا شکار ہوا، نیز اس نے کتاب وسنت اور اہل علم کے اجماع کی مخالفت کی کیوں کہ مردے اپنی قبروں سے روز قیامت ہی نکلیں گے اس سے پہلے دنیا میں ہرگز نہیں نکلیں گے۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا: ﴿ثُمَّ إِنَّكُم بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ (15) ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ﴾ (المومنون:۲۳/۱۵-۱۶)

اس کے بعد یقیناً تم سب مر جانے والے ہو، پھر قیامت کے دن بلاشبہہ تم سب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اٹھائے جاؤ گے۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے اس آیت کریمہ میں بتلا دیا کہ مردوں کو روز قیامت ہی ان کی قبروں سے اٹھایا جائے گا اس سے پہلے اس دنیا میں نہیں۔ چنانچہ جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ صریح طور پر جھوٹا، غلطی کا مرتکب اور حق اس پر گڈ مڈ ہے، وہ اس حق سے نا آشنا ہے جس حق کو سلف صالحین نے پہچانا تھا اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام اور ان کے نقش قدم کی پیروی کرنے والے اس پر چلے تھے۔

دوسری وجہ: رسول اللہ ﷺ بقید حیات ہوں یا اس دار فانی سے کوچ کر چکے ہوں کسی صورت میں بھی خلاف حق بات نہیں کہہ سکتے ہیں، یہ وصیت نامہ واضح طور پر بہت سی خلاف شریعت باتوں پر مشتمل ہے، ان شاء اللہ ہم ذیل کی سطروں میں ان کا ذکر کریں گے۔ ہم مانتے ہیں کہ بحالت خواب نبی ﷺ کا دیدار ہو سکتا ہے اور جس نے بحالت خواب آپ کو آپ کی مبارک شکل میں دیکھا اس نے درحقیقت آپ ہی کو دیکھا کیوں کہ شیطان آپ کی شکل اختیار نہیں کر سکتا ہے جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے۔

لیکن سارا معاملہ خواب دیکھنے والے کے ایمان، صداقت، عدالت، حفظ اور امانت و دیانت کا ہے، کیا اس نے درحقیقت نبی ﷺ ہی کو آپ کی شکل میں دیکھا یا کوئی اور صورت دیکھی؟

محدثین کا اصول ہے کہ اگر کوئی حدیث نبی ﷺ سے وارد ہو اور اس کے بیان کرنے والے ثقہ، عادل اور صحیح الحفظ نہ ہوں، تو وہ حدیث غیر قابل قبول، لائق استدلال نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا اس کے بیان کرنے والے ثقہ، صحیح الحفظ تو ہوں لیکن حفظ وثقاہت میں ان سے آگے بڑھے ہوئے راویوں کی روایت سے ان کی بات ٹکراتی ہو اور ان دونوں میں تطبیق بھی ممکن نہ ہو تو فسخ کی شرطوں کے پائے جانے کی صورت میں ایک کو ناسخ اور دوسرے کو منسوخ قرار دیا جائے گا ناسخ پر عمل کیا جائے گا اور منسوخ کو رد کر دیا جائے گا۔

اور اگر تطبیق اور فسخ دونوں ہی ممکن نہ ہوں تو حفظ میں کم اور عدالت میں کمزور راویوں کی روایت کو رد کر دیا جائے گا اس کا حکم شاذ کا ہوگا اور اس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

پھر وہ وصیت کیسے قبول کی جاسکتی ہے جس کا بیان کرنے والا غیر معروف اور اس کی عدالت وامانت پردہ خفا میں ہے، درحقیقت اس طرح کی وصیت جو گرچہ خلاف شریعت باتوں سے خالی ہو، بلاتأمل ردی کی ٹوکری میں ڈال دی جانی چاہیے۔

پھر اس وصیت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو بہت سی ایسی باتوں پر مشتمل ہو، جو بذات خود اس کے غلط اور رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ ہونے کا پتہ دے رہی ہو، نیز دین میں ایسی باتوں کے ایجاد کرنے پر مشتمل ہو جن کی اللہ نے اجازت نہیں دی ہے۔

ارشاد نبوی ہے: ”جس نے میری جانب ایسی بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہی ہے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں ڈھونڈھ لے۔“

جعل ساز نے اس وصیت میں رسول اللہ ﷺ کی جانب ایسی باتیں منسوب کی ہیں جو آپ ﷺ نے نہیں فرمائی ہیں اور آپ ﷺ پر انتہائی خطرناک واضح جھوٹ بولا ہے۔ اگر وہ جلد از جلد توبہ اور لوگوں میں اپنے سفید جھوٹ کا اعلان نہ کرے تو وہ اس سخت وعید کا غایت درجہ مستحق ہے، کیوں کہ شریعت کا اصول ہے کہ جو شخص کوئی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

غلط بات دین کی جانب منسوب کر کے لوگوں میں پھیلائے تو اسکی توبہ اس وقت تک صحیح نہ ہوگی جب تک کہ وہ لوگوں میں اس کے غلط ہونے کا اعلان نہ کرے، تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ وہ اپنی غلطی سے پھر گیا اور اسے تسلیم کرلیا ہے۔

جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ (159) إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾ (البقرۃ:۲/ ۱۵۹-۱۶۰)

جو لوگ ہماری اتاری ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لئے بیان کر چکے ہیں ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے مگر وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور اصلاح کرلیں اور بیان کردیں، تو میں ان کی توبہ قبول کرلیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم وکرم کرنے والا ہوں۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے اس آیت کریمہ میں واضح فرمادیا کہ جو حق کی معمولی بات بھی چھپالے اس کی توبہ اس وقت تک درست نہیں ہوگی جب تک کہ وہ خرابیوں کی اصلاح اور حق کی وضاحت کا کام انجام نہ دے۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے بندوں کے لئے اس دین کو مکمل فرمادیا اور رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرما کر اور مکمل شریعت عطا فرما کر اپنی نعمت کا اتمام کردیا اور اپنے نبی ﷺ کو وفات اس وقت دی جب کہ دین مکمل ہوگیا اور اس کے تمام تر احکام کی وضاحت ہوگئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْناً ﴾ (المائدۃ:۵/۳)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کردیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کردیا۔

اس وصیت نامہ کا گڑھنے والا چودھویں صدی میں ظہور پذیر ہوا ہے جو لوگوں کے دین کو گڈمڈ کرنا چاہتا اور ان کے لئے ایک ایسا دین ایجاد کرنا چاہتا ہے کہ جس کے اپنانے ہی پر جنت وجہنم کے داخلہ کا دارومدار ہو، چنانچہ اس کے خودساختہ دین کو اپنانے والا جنت سے لطف اندوز اور اس کا انکار کرنے والا جہنم کا مستحق ہو۔

نیز وہ اس وصیت نامہ کو قرآن کریم سے افضل اور عظیم تر بنانا چاہتا ہے، چنانچہ وہ اس میں لکھتا ہے:

''جو شخص اس وصیت کو لکھ کر ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجے گا اس کے لئے جنت میں ایک محل بنایا جائے گا اور جو اسے لکھ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ نہ بھیجے وہ روز قیامت نبی ﷺ کی شفاعت سے محروم ہوگا''

یہ انتہائی قبیح جھوٹ اور اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اس کا گڑھنے والا شرم وحیا سے عاری اور دروغ بیانی پر انتہائی دلیر ہے کیوں کہ یہ فضیلت تو قرآن کریم کے لکھنے والے اور اسے ایک شہر سے دوسرے شہر بھیجنے والے کو حاصل نہیں ہے اگر وہ اس پر عمل نہ کرے، تو پھر اس جھوٹی بات کو لکھنے اور اسے ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرنے والے کو مذکورہ فضائل کیسے حاصل ہو سکتے ہیں؟ اور جو شخص قرآن کریم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ تو لکھے اور نہ ہی اسے ایک شہر سے دوسرے شہر بھیجے وہ نبی ﷺ کی شفاعت سے محروم نہیں ہوگا بشرطیکہ وہ آپ ﷺ کی رسالت پر ایمان رکھتا ہو اور آپ کی لائی ہوئی شریعت کی پیروی کرتا ہو۔ صرف یہی ایک جھوٹی بات اس وصیت نامہ کے باطل اور اس کے ناشر کے جھوٹے، بے شرم، کند ذہن اور رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت سے کورے ہونے کے لئے کافی ہے۔

اس وصیت نامہ میں مذکورہ باتوں کے علاوہ بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو اس کے باطل اور غلط ہونے کا بین ثبوت ہیں، گرچہ اس کا گڑھنے والا اس کے صحیح ہونے پر ہزار ہا قسمیں کھائے اور اپنے خلاف سخت ترین عذابات کی بددعائیں کرے کہ وہ اپنی اس بات میں سچا ہے پھر بھی قطعا وہ سچا نہیں ہے اور اس کی باتیں قابل اعتبار نہیں ہیں بلکہ قسم بالائے قسم یہ وصیت نامہ کھلم کھلا جھوٹ اور غلط ہے۔

ہم اللہ سبحانہ وتعالی، اپنے پاس موجود فرشتوں اور ان تحریروں سے باخبر ہر مسلمان کو گواہ بنا کر کہتے ہیں ایسی گواہی جسے ہم لے کر اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے کہ وہ وصیت نامہ سراسر جھوٹ اور رسول اللہ ﷺ پر الزام تراشی ہے۔ افترا پرداز کو اللہ تعالی ذلیل ورسوا کرے اور اسے ایسی سزائیں دے جسکا وہ مستحق ہے۔

نیز اس وصیت نامہ کے باطل اور جھوٹے ہونے پر سابقہ امور کے علاوہ دیگر بہت سی چیزیں دلالت کرتی ہیں، ان میں سے بعض ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں۔

پہلی دلیل: جو چیزیں اس وصیت نامہ کے باطل ہونے پر دلالت کرتی ہیں ان میں سے ایک جعل ساز کا یہ کہنا ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ایک لاکھ ساٹھ ہزار مسلمان مرتد اور کافر ہو کر مر گئے“

اس بات کا تعلق علم غیب سے ہے اور نبی ﷺ اپنی حیات مبارکہ میں غیب نہیں جانتے تھے، تو وفات کے بعد غیب دانی کی بات کیسے کہی جاسکتی ہے اور واضح رہے کہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا (تو پھر آپ اپنی امت کے احوال سے باخبر کیسے ہو سکتے ہیں)

جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿قُل لَّآ أَقُولُ لَكُمْ عِندِى خَزَآئِنُ اللّهِ وَلا أَعْلَمُ الْغَيْبَ﴾ (الانعام:۶/۵۰)

(اے نبی ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ ہی میں غیب جانتا ہوں۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ﴾ (النمل:۲۷/۶۵)

(اے نبی ﷺ) لوگوں کو بتلا دیجئے کہ آسمان و زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا۔

صحیح حدیث میں وارد ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”روز قیامت کچھ لوگوں کو میرے حوض سے بھگایا جائے گا، تو میں کہوں گا اے میرے رب! یہ میرے اصحاب ہیں، یہ میرے اصحاب ہیں تو مجھ سے کہا جائے گا، اے محمد ﷺ! آپ نہیں جانتے ہیں کہ آپ کے دنیا سے رحلت فرما جانے کے بعد انہوں نے دین میں کیا کیا بدعتیں ایجاد کر لی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وقت یہی کہوں گا جو نیک بندے (عیسی علیہ السلام) نے کہا تھا:

﴿ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴾ (المائدة:۱۱۷)

میں ان پر گواہ رہا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھالیا تو تو ہی ان پر مطلع رہا اور تو ہر چیز کی پوری خبر رکھتا ہے۔

دوسری دلیل: اس وصیت کے باطل اور جھوٹے ہونے پر دوسری دلیل جعل ساز کا یہ کہنا ہے:

''جو شخص اس وصیت کو لکھے اگر وہ فقیر ہوگا تو اللہ اسے مالدار کر دے گا، مقروض ہوگا تو اس کے قرضوں کی ادائیگی فرما دے گا اور اگر گناہ گار ہوگا تو اس وصیت کی برکت سے اللہ اسے اور اس کے والدین کو بخش دے گا'' ....آخر تک

یہ بہت بڑا جھوٹ اور جعل ساز کے جھوٹے اور بے شرم ہونے کی واضح دلیل ہے کہ اسے اللہ تعالی اور نہ ہی اس کے بندوں سے شرم آتی ہے۔ اوپر جن تین فضائل کا ذکر ہوا وہ تو قرآن کریم کے لکھنے پر بھی حاصل نہیں ہوتے ہیں تو پھر اس باطل وصیت نامہ کو لکھنے سے کیسے حاصل ہو سکتے ہیں۔

ظاہر یہ ہوتا ہے کہ یہ خبیث لوگوں پر حق و باطل کو گڈ مڈ کرنا اور انہیں اسی وصیت نامہ میں پھنسا کر رکھنا چاہتا ہے تاکہ لوگ اسے لکھیں اور اسی من گڑھت فضیلت پر انحصار کریں اور اللہ کے مشروع کردہ اسباب کو ترک کر دیں جنہیں اللہ نے بندوں کے لئے مالداری کے حصول، قرضوں کی ادائیگی اور گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ بنایا ہے۔

ہم اللہ تعالی کے ذریعہ ذلت و رسوائی کے اسباب، خواہشات نفس اور شیطان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیروی سے پناہ مانگتے ہیں۔

تیسری دلیل: اس وصیت نامہ کے باطل اور جھوٹے ہونے پر تیسری دلیل جعل ساز کا یہ کہنا ہے:

”اللہ کے بندوں میں سے جو شخص اس وصیت نامہ کو نہیں لکھے گا اس کا چہرہ دنیا و آخرت میں سیاہ ہوگا“

یہ بات بھی گھناونی جھوٹ اور اس وصیت نامہ کے باطل اور اس کے گڑھنے والے کے جھوٹے ہونے کی واضح دلیل ہے۔

ایک دانش منداس بات کو کیسے تسلیم کر سکتا ہے کہ وہ ایک ایسے وصیت نامہ کو لکھے جسے چودہویں صدی میں ایک غیر معروف شخص نے رسول اللہ ﷺ پر گڑھ کر پیش کیا ہے اور وہ یہ کہتا ہے کہ جو شخص اسے نہیں لکھے گا دنیا و آخرت میں اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا اور جو اسے لکھے گا اگر وہ فقیر ہے تو مالدار ہو جائے گا، قرضوں کے بوجھ سے لدا ہوا ہے تو اس سے نجات پائے گا اور گناہ گار ہے تو اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے، اے اللہ تو پاک ہے یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔

دلائل اور حقائق دونوں اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ اس وصیت نامہ کا گڑھنے والا جھوٹا اور اللہ پر غایت درجہ دلیر ہے اور اسے اللہ تعالی اور لوگوں تک سے شرم نہیں آتی ہے۔

اس دنیا میں ہزاروں لوگ ایسے ہیں جنھوں نے یہ وصیت نامہ نہیں لکھا اس کے باوجود ان کے چہرے سیاہ نہیں ہوئے اور بے شمار لوگ ایسے بھی ہیں جنھوں نے اسے کئی بار لکھا اس کے باوجود ان کا قرض ادا نہ ہوا اور غربت افلاس جوں کا توں رہا۔ ہم اللہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تعالی کی پناہ میں آتے ہیں کہ کہیں ہمارے دل کج اور گناہ سے زنگ آلود نہ ہو جائیں۔

شریعت مطہرہ نے افضل ترین کتاب قرآن مجید کے لکھنے والے کے لئے بھی مذکورہ فضائل اور اجر وثواب کا وعدہ نہیں فرمایا ہے، تو اس جھوٹے وصیت نامہ کے لکھنے والے کو یہ ثواب کیسے حاصل ہو سکتا ہے، جبکہ یہ وصیت نامہ باطل چیزوں اور بہت سے کفریہ جملوں پر مشتمل ہے، اللہ سبحانہ وتعالی ان باتوں سے پاک ہے، وہ اپنے اوپر جرأت کے ساتھ جھوٹ گڑھنے والے پر بھی کس قدر مہربان اور بردبار ہے۔

چوتھی دلیل: اس وصیت نامہ کے کلی طور پر باطل اور واضح طور پر جھوٹ ہونے کی چوتھی دلیل جعل ساز کا یہ کہنا ہے:

''اس کی تصدیق کرنے والا عذاب جہنم سے نجات پائے گا اور جھٹلانے والا کافر ہو کر مرے گا''

یہ بھی جھوٹ پر ایک بہت بڑی جرأت اور قبیح درجہ کی غلط بات ہے، جعل ساز ترغیب و ترہیب پر مشتمل ان جملوں کے ذریعہ لوگوں کو اپنے اس جھوٹ کی تصدیق کی جانب بلانا چاہتا ہے اور انھیں یہ باور کرانا چاہتا ہے کہ وہ اس وصیت نامہ کی تصدیق کر کے جہنم سے نجات پا جائیں گے اور جھٹلانے کی صورت میں کفر کے مرتکب ہوں گے۔

اللہ کی قسم اس کذاب نے اللہ تعالی پر بہت بڑی تہمت لگائی ہے، اللہ کی قسم اس نے ناحق کفریہ بات کہی ہے، بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ اس وصیت نامہ کی تصدیق کرنے والا ہی کافر ہونے کا مستحق ہے اور جو اسے جھٹلائے وہ ہرگز کافر نہیں ہو گا کیوں کہ یہ سراسر جھوٹ اور غلط بات ہے جس کی از روئے صحت کوئی سند نہیں ہے ہم اللہ تعالی کو گواہ بنا کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں کہ یہ وصیت نامہ جھوٹ اوراس کا گڑھنے والا کذاب ہے، وہ لوگوں کے لئے اللہ تعالی کی مرضی کے خلاف شریعت پیش کرنا چاہتا ہےاور دین میں ایسی باتیں داخل کرنا چاہتا ہے جن کا دین سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے، اللہ سبحانہ وتعالی نے اس امت کے لئے دین اسلام کو اس جھوٹ سے چودہ سو سال پہلے مکمل فرما دیا۔

قارئین کرام اور دینی بھائیو! آپ اس طرح کی خود ساختہ باتوں کی تصدیق اور باہم ان کی اشاعت سے خود کو بچائیں، کیوں کہ حق ایک روشنی ہے جو اس کے طلب گار پر مشتبہ نہیں ہوتا، لہذا حق کو دلائل سے طلب کریں اور جس مسئلہ میں دقت پیش آئے اسے اہل علم سے معلوم کرلیا کریں، کبھی بھی جعل سازوں کی قسموں سے دھوکہ نہ کھائیں، کیوں کہ ابلیس لعین نے بھی تمہارے والدین آدم وحوا سے قسمیں کھائی تھیں کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں جب کہ وہ سب سے بڑا غدار اور دغا باز تھا۔

جیسا کہ اللہ تعالی نے سورہ اعراف میں اس کی بابت فرمایا:

﴿وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ﴾ (الاعراف:۷/۲۱)

اور (شیطان نے) ان دونوں (آدم وحوا) کے روبرو قسم کھالی کہ یقین جانئے کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔

شیطان اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے جعل سازوں سے بچو، کیوں کہ ان کے پاس لوگوں کو راہ حق سے گمراہ کرنے کے لئے بے شمار جھوٹی قسمیں، بدعہدیاں اور بناوٹی باتیں ہیں۔

اللہ تعالی مجھے اور تمام مسلمانوں کو شیطانوں کے شر، گمراہ کن لوگوں کے فتنوں، جادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حق سے منحرف لوگوں کی گمراہیوں اور باطل پرست اللہ کے دشمنوں کے مکروفریب سے محفوظ رکھے، جو اللہ تعالی کے نور (دین اسلام) کو اپنی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں اور لوگوں پر ان کے دین کو گڈمڈ کرنا چاہتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالی اپنے دین کو مکمل فرمانے والا اور اس کی مدد کرنے والا ہے، گرچہ اللہ تعالی کے دشمن شیطان اور اس کے پیروکار کفار وملحدین کو ناگوار گذرے۔

جہاں تک برائیوں کے عام ہونے کے متعلق اس جعل ساز نے لکھا ہے تو وہ امر واقعہ ہے، قرآن کریم اور سنت مطہرہ نے منکرات وفواحش سے غایت درجہ ڈرایا اور دھمکایا ہے، دراصل کتاب وسنت ہی کی پیروی میں ہدایت ہے اور بس یہی دونوں چیزیں ہدایت کے لئے کافی ہیں۔

ہم اللہ عزوجل سے دعا کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے احوال کی اصلاح فرمادے، انھیں حق کی پیروی اور اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے، تمام تر گناہوں سے توبہ کی توفیق بخشے، بیشک وہ اللہ توبہ قبول کرنے والا، رحم وکرم فرمانے والا، ہر چیز پر قادر ہے۔

رہی یہ بات کہ اس وصیت نامہ میں قیامت کی نشانیوں کا ذکر ہے، تو احادیث نبویہ میں علامات قیامت کا مفصل ذکر موجود ہے، قرآن کریم نے بھی بعض کی جانب اشارہ کیا ہے، لہذا جو شخص اس بارے میں جانکاری چاہتا ہو تو اسے یہ چیزیں احادیث کی کتابوں اور اہل علم کی تالیفات میں مل سکتی ہیں، لوگوں کو اس جعل ساز اور اس کی گمراہیوں کی جانب توجہ دینے کی قطعا ضرورت نہیں ہے، ہمارے لئے اللہ تعالی ہی کافی ہے، وہ بہترین کارساز ہے اور ہم بلند وبرتر اللہ کی مدد کے بغیر گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کے بجالانے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شب برأت کی شرعی حیثیت (۱)

الحمد لله الذی أکمل لنا الدین و أتم علینا النعمة و الصلاة و السلام علی نبیه و رسوله محمد نبی التوبة و الرحمة أما بعد :

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِيْناً﴾ (المائدۃ:۵/۳)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام پورا کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔

ایک دوسرے مقام پر اللہ عزوجل نے فرمایا:﴿أَمْ لَهُمْ شُرَكَاء شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ﴾ (الشوری:۴۲/۲۱)

کیا ان لوگوں نے اللہ کے ایسے شریک مقرر کر رکھے ہیں جنھوں نے ایسے احکام دین مقرر کر دیئے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں۔

صحیح بخاری و مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”من أحدث فی أمرنا هذا ما لیس منه فهو رد“ جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جس کا تعلق دین سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔

---

(۱) سماحۃ الشیخ/عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور صحیح مسلم میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا کرتے تھے:

أما بعد: فان خير الحديث كتاب الله و خير الهدى هدى محمد ﷺ و شر الامور محدثاتها و كل بدعة ضلالة

امابعد: بہترین کلام اللہ کی کتاب ہے اور سب سے اچھا طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور بدترین کام وہ ہیں جو دین میں نئے ایجاد کئے جائیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

اس مفہوم کی آیات واحادیث بہت زیادہ ہیں۔

مذکورہ بالا اور اس مضمون کی دیگر آیات واحادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اس امت کے لئے دین کو مکمل فرمادیا اور اس پر اپنی نعمت پوری کردی اور اپنے نبی محمد ﷺ کو اس وقت وفات دی جب آپ ﷺ نے دین کو پورے طور پر پہنچادیا اور اس امت کے لئے اللہ کی جانب سے مشروع ہر قول فعل کو آشکاراں کردیا۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی واضح فرمادیا کہ آپ ﷺ کے بعد لوگ جو بھی قول وعمل گڑھ کر اسلام کی جانب منسوب کریں گے وہ سب بدعت کے زمرے میں ہوگا، جو گڑھنے والے پر لوٹا دیا جائے گا گرچہ گڑھنے والے کی نیت جس قدر بھی اچھی رہی ہو، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام اور ان کے بعد کے علماء اسلام نے بدعات کی قباحت اور سنگینی کو محسوس کیا، اس لئے وہ بدعات کا انکار کرتے اور ان سے لوگوں کو ڈراتے رہے، جیسا کہ تعظیم سنت اور انکار بدعت کے موضوع پر خامہ فرسائی کرنے والوں نے سختی کے ساتھ بدعات کی مذمت کی ہے مثلا ابن وضاح، طرطوشی، ابوشامہ وغیرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انہی نوایجاد بدعات میں سے شب براءت کی بدعت بھی ہے جو شعبان کی پندرہویں شب میں منعقد کی جاتی ہے جس کی شب میں لوگ جشن مناتے اور دن میں روزے رکھتے ہیں جب کہ اس بارے میں کوئی قابل اعتماد دلیل نہیں ہے اور اس شب کی فضیلت اور اس میں نوافل کے اہتمام کے بارے میں وارد احادیث ضعیف یا تو موضوع ہیں، جیسا کہ بیشتر اہل علم نے لوگوں کو اس سے آگاہ کیا ہے جن میں سے کچھ کا ذکر ان شاءاللہ ذیل میں آئے گا۔

نیز اس رات کی فضیلت کے بارے میں اہل شام وغیرہ سے سلف کے کچھ آثار ملتے ہیں، لیکن جمہور اہل علم اس بات پر متفق ہیں کہ شعبان کی پندرہویں شب میں جشن منانا بدعت ہے اور اس کی فضیلت میں وراد سبھی احادیث ضعیف اور بعض موضوع ہیں، جیسا کہ حافظ ابن رجب رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''لطائف المعارف'' وغیرہ میں اس کی وضاحت کی ہے۔

قاعدہ یہ ہے کہ ضعیف احادیث عبادات کے باب میں لائق عمل اس وقت سمجھی جاتی ہیں جب کہ صحیح احادیث سے ان کا اصل مفہوم ثابت ہو، شب براءت کا یہ جشن واجتماع تو کسی صحیح حدیث سے ثابت ہی نہیں ہے کہ جس کی تائید میں ضعیف حدیثوں سے مدد لی جائے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس مسئلہ میں ایک عظیم قاعدہ ذکر کیا ہے جس کا میں آپ کے سامنے ذکر کرتا ہوں جو بعض اہل علم نے اس مسئلہ سے متعلق بیان کیا ہے تاکہ آپ کو اس بارے میں پوری واقفیت ہو جائے۔

علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ شریعت کے جس مسئلہ میں لوگ اختلاف کے شکار ہو جائیں، اسے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی جانب لوٹایا جائے، پھر کتاب و سنت یا ان میں سے کوئی ایک جو بھی فیصلہ کر دیں وہی واجب الاتباع شریعت ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جوان کے مخالف ہو جائے اسے دیوار پر مار دینا ضروری ہے اور جن عبادات کا ذکر ان دونوں میں موجود نہ ہو، تو وہ عمل بدعت ہے جس کا ارتکاب ایک بندہ مسلم کے لئے جائز نہیں ہے چہ جائیکہ لوگوں کو اس کی جانب دعوت دی جائے اور اسے سراہا جائے۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے سورہ نساء میں فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُوْلِي الأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلاً﴾ (النساء:۴/۵۹)

اے ایمان والو! فرماں برداری کرو اللہ تعالی کی اور فرماں برداری کرو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی، اور تم میں سے اختیار والوں کی، پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے اللہ و رسول کی طرف لوٹا دو، اگر تمھیں اللہ تعالی پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے۔

نیز اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ﴾ (الشوری:۴۲/۱۰)

اور جس جس چیز میں تمہارا اختلاف ہو، اس کا فیصلہ اللہ تعالی ہی کی طرف ہے۔

نیز ارشاد باری تعالی ہے: ﴿قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ﴾ (آل عمران:۳/۳۰)

اے نبی ﷺ! آپ کہہ دیجئے اگر تم اللہ تعالی سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تعالی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿فَلاَ وَرَبِّکَ لاَ یُؤْمِنُونَ حَتَّیَ یُحَکِّمُوکَ فِیمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لاَ یَجِدُواْ فِی أَنفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُواْ تَسْلِیماً﴾ (النساء:۴/ ۶۵)

سو قسم ہے تیرے پروردگار کی ! یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تمام آپس کے اختلافات میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرماں برداری کے ساتھ قبول کر لیں۔

اس مضمون کی آیات بہت زیادہ ہیں۔

مذکورہ بالا آیات قطعی دلیل ہیں کہ اختلافی مسائل کو کتاب وسنت کی جانب لوٹانا پھر ان دونوں کے فیصلہ سے راضی ہونا ہر بندہ مسلم پر واجب ہے، یہی ایمان کا تقاضا ہے اور بندوں کی دنیوی واخروی بھلائی اسی میں مضمر ہے اور یہ چیز باعتبار انجام کے بہت بہتر ہے۔

حافظ ابن رجب رحمہ اللہ اپنی کتاب ''لطائف المعارف'' میں اس مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

شام کے کچھ تابعین مثلاً خالد بن معدان، مکحول، لقمان بن عامر وغیرہ شعبان کی پندرہویں شب کی تعظیم کرتے تھے اور اس میں عبادت کے لئے جتن کرتے تھے، بعد کے لوگوں نے اس شب کی تعظیم وفضیلت انہی سے لی ہے یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ شام کے ان تابعین کو اس سلسلہ میں کچھ اسرائیلی آثار پہنچے تھے، پھر جب یہ ان کے ذریعہ مختلف شہروں میں مشہور ہوئے تو لوگ آپس میں اختلاف کر بیٹھے، بعض لوگ ان کی بات مان کر اس شب کی تعظیم کے قائل ہوگئے، ان میں بصرہ کے عبادت گذاروں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ کی ایک جماعت تھی، لیکن علماء حجاز کی اکثریت نے اس شب کی فضیلت و تعظیم کا انکار کیا ہے، جن میں عطاء اور ابن ابی ملیکہ وغیرہ ہیں، یہی بات عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم نے فقہاء اہل مدینہ سے بھی نقل کی ہے، امام مالک رحمہ اللہ کے اصحاب وغیرہم کا بھی یہی قول ہے، چنانچہ ان سب کی اجتماعی رائے ان ساری چیزوں کے بدعت ہونے کی ہے۔

اس شب میں عبادت کے طریقہ کے بارے میں علماء اہل شام کے مندرجہ ذیل دو اقوال ہیں:

پہلا قول: اس رات مساجد میں اجتماعی طور پر عبادت کرنا مستحب ہے، خالد بن معدان، لقمان بن عامر وغیرہ اس شب اچھے کپڑے پہنتے، دھونی دیتے، سرمہ لگاتے اور پوری رات مسجد ہی میں مصروف عبادت رہا کرتے تھے، اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے، وہ کہتے ہیں اس شب مساجد میں اجتماعی طور پر عبادت کرنا بدعت نہیں ہے، اسے حرب کرمانی نے اپنے ''مسائل'' میں ذکر کیا ہے۔

دوسرا قول: اس شب میں نماز، قصہ خوانی اور دعا کے لئے اکٹھا ہونا مکروہ ہے، لیکن فردا نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے، اہل شام کے امام، فقیہ، عالم، علامہ ازواعی رحمہ اللہ کا یہی کہنا ہے، ان شاء اللہ یہی قول صحت سے قریب ترین ہے۔

امام ابن رجب رحمہ اللہ آگے فرماتے ہیں:

''شعبان کی پندرہویں شب کے بارے میں امام احمد رحمہ اللہ سے کوئی بات نہیں ملتی ہے، البتہ اس رات میں عبادت کے استحباب کے بارے میں ان سے دو روایتیں ملتی ہیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو دونوں عیدین کی راتوں میں عبادت کے بارے میں منقول دو روایتوں سے نکلتی ہیں۔

پہلی روایت: عیدین کی شب میں اکٹھا ہو کر عبادت کرنا مستحب نہیں ہے، کیوں کہ نبی ﷺ اور صحابہ کرام سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے۔

دوسری روایت: عیدین کی شب میں اکٹھا ہو کر عبادت کرنا مستحب ہے، کیوں کہ تابعین میں سے عبدالرحمٰن بن زید بن اسود ایسا کیا کرتے تھے۔

تو یہی معاملہ شعبان کی پندرہویں شب کا بھی ہے کہ اس میں نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام سے کوئی چیز ثابت نہیں ہے، البتہ تابعین کی ایک جماعت سے اس کا ثبوت ملتا ہے جو اہل شام کے بڑے فقہاء میں سے ہیں۔''

حافظ بن رجب رحمہ اللہ کے کلام کا خلاصہ ختم ہوا۔

اور جہاں تک اس معاملہ کا تعلق ہے کہ امام اوزاعی رحمہ اللہ نے اس شب میں انفرادی طور پر عبادت کو مستحب کہا ہے اور حافظ بن رجب رحمہ اللہ نے اس قول کو اختیار کیا ہے تو وہ غریب اور ضعیف قول ہے، کیوں کہ جس چیز کا مشروع ہونا شرعی دلائل سے ثابت نہ ہو ایک مسلمان کے لئے اسے دین میں ایجاد کرنا جائز نہیں ہے، خواہ لوگ اسے انفرادی یا اجتماعی طور پر خفیہ یا علی الاعلان انجام دیں، کیوں کہ نبی ﷺ کا یہ فرمان عام ہے:

''من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد'' جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس کا تعلق دین سے نہیں ہے، تو وہ مردود، غیر قابل قبول ہے۔

بدعت کے انکار اور ان سے اجتناب کی بابت اس کے علاوہ بہت سی دلیلیں ہیں۔

امام ابوبکر طرطوشی رحمہ اللہ اپنی کتاب ''الحوادث البدع'' میں رقمطراز ہیں کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''امام ابن وضاح نے زید بن اسلم سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے اپنے مشائخ اور فقہاء میں سے کسی کو نہ پایا کہ وہ شعبان کی پندرہویں شب اور حدیث مکحول (۱) کی جانب ذرا بھی توجہ دیتے رہے ہوں یا دوسری راتوں پر اس رات کی کوئی فضیلت سمجھتے رہے ہوں۔

امام ابن وضاح اپنی سند سے نقل کرتے ہیں کہ ابن ابی ملیکہ سے کہا گیا کہ زیاد نمیری کہتے ہیں کہ ''شعبان کی پندرہویں شب کا ثواب لیلۃ القدر کی طرح ہے'' تو ابن ابی ملیکہ نے کہا: ''اگر میں اسے یہ کہتے ہوئے سنتا اور میرے ہاتھ میں لاٹھی ہوتی تو میں اسے ضرور مارتا، زیاد تو ایک قصہ گو شخص تھا۔

اور جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے:

”يا على من صلى مائة ركعة ليلة النصف من شعبان يقرأ فى كل ركعة بفاتحة الكتاب و قل هو الله أحد عشر مرات الا قضى الله له كل حاجة ......“

اے علی جو شخص شعبان کی پندرہویں شب کو سو رکعت نماز پڑھے اور اس کی ہر رکعت میں سورہ

---

(۱) حدیث مکحول یوں ہے، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مرفوعا مروی ہے:

”يطلع الله الى خلقه فى ليلة النصف من شعبان فيغفر لجميع خلقه الا لمشرك او مشاحن“ پندرہویں شعبان کی شب اللہ تعالی اپنی مخلوقات کی طرف تجلی فرماتا ہے اور اپنی تمام مخلوق کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور باہمی بغض و عداوت رکھنے والے کے۔

دیکھئے: السنۃ لابن ابی عاصم حدیث نمبر ۵۱۲، ابن حبان حدیث نمبر ۵۶۶۵، شعب الایمان للبیہقی ۵/۲۷۲ حدیث نمبر ۶۶۲۸

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فاتحہ ایک بار اور قل ہو اللہ أحد دس مرتبہ پڑھے، اللہ اس کی ہر ضرورت پوری فرما دے گا.....

اس حدیث کی بابت علامہ شوکانی رحمہ اللہ اپنی کتاب ''الفوائد المجموعہ''میں رقم طراز ہیں:

یہ حدیث موضوع ہے، نیز اس میں جس عظیم ثواب کی صراحت کی گئی ہے صحیح و غلط میں فرق کی صلاحیت رکھنے والا کوئی بھی شخص اس کے من گڑھت ہونے میں شک نہیں کر سکتا ہے، نیز اس حدیث کے تمام راوی مجہول الحال ہیں، یہ حدیث دوسرے اور تیسرے طریق سے بھی مروی ہے، لیکن سبھی طرق موضوع اور اس کے روایت کرنے والے مجہول الحال ہیں۔

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اپنی کتاب ''المختصر''میں مزید لکھتے ہیں:

شعبان کی پندرہویں شب میں نماز پڑھنے کی حدیث باطل ہے، اور ابن حبان کی حدیث جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''جب شعبان کی پندرہویں شب ہو، تو رات میں نمازیں پڑھو اور دن میں روزہ رکھو'' ضعیف ہے۔

اور علامہ شوکانی رحمہ اللہ اپنی کتاب ''اللآلی الضعیفۃ والموضوعۃ''میں فرماتے ہیں:

مسند دیلمی وغیرہ میں وراد یہ روایت ''شعبان کی پندرہویں شب کو سو رکعت نماز پڑھنا اور اس کی ہر رکعت میں سورہ اخلاص دس مرتبہ پڑھنا اپنے بے شمار فضائل کے ساتھ موضوع ہے، یہ حدیث تین سندوں سے وراد ہوئی ہے اور تینوں ہی سندوں میں اس کے بیشتر راوی مجہول الحال اور ضعیف ہیں، اسی طرح بارہ رکعت میں تیس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھنے والی روایت موضوع ہے اور جس روایت میں چودہ مرتبہ پڑھنے کا ذکر ہے، وہ بھی موضوع ہے۔

مذکورہ بالا حدیث کی وجہ سے ''احیاء علوم الدین'' کے مصنف اور دیگر فقہاء و

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مفسرین دھوکہ کے شکار ہو گئے حالانکہ اس شب میں نماز کے بارے میں مختلف طرق سے مروی سبھی روایتیں باطل اور موضوع ہیں۔

سنن ترمذی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ کہتی ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ اس رات جنت البقیع تشریف لے گئے اور فرمایا: کہ شعبان کی پندرہویں رات کو اللہ تعالی آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ کی تعداد میں لوگوں کو بخش دیتا ہے''۔

مذکورہ باتوں اور اس حدیث میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے، کیوں کہ ہماری اصل گفتگو اس بارے میں نہیں، بلکہ اس رات میں پڑھی جانے والی من گڑھت نماز کے سلسلہ میں ہے۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکورہ بالا حدیث ضعیف اور منقطع ہے۔

اسی طرح اس شب میں نمازوں کے اہتمام کا موضوع ہونا جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گذر چکا ہے، حدیث عائشہ کے منافی نہیں ہے جب کہ حدیث عائشہ میں ضعف بھی ہے جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شعبان کی پندرہویں شب میں نماز کی بابت حدیث موضوع اور رسول اللہ ﷺ پر افترا اندازی ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ اپنی کتاب ''المجموع'' میں لکھتے ہیں: وہ نماز جو'' صلاۃ الرغائب'' کے نام سے مشہور ہے جو رجب کی پہلی جمعرات کو مغرب اور عشاء کے درمیان بارہ رکعت اور اسی طرح پندرہویں شعبان کی نماز جو اس کی شب میں سو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکعت پڑھی جاتی ہے، یہ دونوں نمازیں بدعت خلاف شرع ہیں۔

ایک بندہ مسلم کو اس بات سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے کہ ان دونوں نمازوں کا ذکر ''قوۃ القلوب'' اور ''احیاء علوم الدین'' جیسی کتابوں میں موجود ہے، یا بعض احادیث میں ان کا ذکر آیا ہوا ہے، کیوں کہ یہ سبھی چیزیں باطل ہیں، اسی طرح ان ائمہ کی تحریروں سے بھی دھوکہ نہیں کھانا چاہئے جنھوں نے ان نمازوں کے استحباب میں ان کی شرعی حیثیت سے نابلد ہونے کی وجہ سے صفحات سیاہ کر ڈالے ہیں، کیوں کہ وہ ائمہ اس بارے میں غلطی کے شکار ہوئے ہیں۔

امام ابو محمد عبد الرحمٰن بن اسماعیل المقدسی رحمہ اللہ نے مذکورہ دونوں کتابوں کی تردید میں انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ ایک عمدہ کتاب تصنیف کی ہے۔

اس مسئلہ میں اہل علم کے اقوال بہت زیادہ ہیں، اگر ہم ان تمام کو نقل کرنے لگیں جن پر ہم مطلع ہوئے ہیں، تو گفتگو طویل ہو جائے گی، امید کہ مذکورہ باتیں حق کے طلب گار کے لئے کافی اور تسلی بخش ہوں گی۔

مذکورہ بالا آیات واحادیث اور اہل علم کے اقوال سے حق کے طلب گار کے لئے یہ بات آشکاراں ہوگئی کہ شعبان کی پندرہویں شب میں جشن منانا، اس میں نماز یا کسی بھی غیر شرعی عبادت کا انجام دینا اور اس کے دن کو روزہ کے لئے خاص کرنا اکثر اہل علم کے نزدیک بدعت ہے جس کی شریعت مطہرہ میں کوئی اصل نہیں ہے، بلکہ یہ عہد صحابہ کے بعد اسلام میں ایک نو ایجاد چیز ہے، اس مسئلہ اور دیگر مسائل میں حق کے طلب گار کے لئے اللہ عزوجل کا مندرجہ ذیل فرمان اور نبی ﷺ کی حدیث اور اس مفہوم کی دیگر آیات واحادیث کافی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ عزوجل کا ارشاد: ﴿ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْناً ﴾ (المائدۃ:۵/۳)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان:

جس نے ہمارے اس دیں میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جس کا تعلق دین سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔

صحیح مسلم میں ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لا تخصوا ليلة الجمعة بقيام من بين الليالي و لا تخصوا يومها بالصيام من بين الايام الا أن يكون في صوم يصومه أحدكم“

جمعہ کی رات کو نمازوں کے لئے اور اس کے دن کو روزہ کے لئے خاص نہ کرو، ہاں اگر کوئی شخص پہلے ہی سے روزہ رکھ رہا ہو اور اس میں جمعہ آ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

اگر کسی مخصوص عبادت کے لئے کسی رات کی تخصیص جائز ہوتی تو جمعہ کی رات دیگر راتوں سے بہتر تھی، کیوں کہ اس کا دن بہترین دن ہے جس پر سورج طلوع ہو کر چمکے، جیسا کہ نبی ﷺ سے صحیح احادیث میں یہ بات ثابت ہے۔

جب نبی ﷺ نے جمعہ کی شب کو کسی عبادت کے لئے خاص کرنے سے منع فرما دیا تو اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ کسی اور رات کو کسی عبادت کے لئے خاص کرنا بدرجہ اولی ممنوع ہے، کیوں کہ مخصوص عبادت کے لئے کسی رات کی تخصیص اس وقت تک

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جائزنہیں ہے جب تک کہ کسی صحیح دلیل سے تخصیص کے جواز کا پتہ نہ چلے۔

چوں کہ لیلۃ القدر اور رمضان کی راتوں میں عبادت اور اس میں محنت و جتن مشروع ہے اس لئے نبی ﷺ نے خود بھی ان راتوں میں عبادت کا اہتمام کیا، امت کو اس کی خبر دی اور انھیں ان راتوں میں عبادت کا شوق دلایا۔

جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم میں نبی ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”من قام رمضان ایمانا و احتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه و من قام لیلة القدر ایمانا و احتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه“

جس نے رمضان میں ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کیا، تو اللہ تعالی اس کے پچھلے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے اور جو شب قدر میں ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرے، تو اللہ تعالی اس کے پچھلے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے۔

چنانچہ اگر پندرہویں شعبان کی شب یا رجب کے پہلے جمعہ کی رات یا شب اسراء و معراج میں جشن منانا یا کچھ مخصوص عبادتیں انجام دینا جائز ہوتا، تو نبی ﷺ امت کو ضرور اس کی راہ نمائی فرماتے یا خود ان راتوں میں جشن مناتے اور عبادت کرتے۔

اور اگر درحقیقت عہد نبوی میں ایسی کوئی چیز ہوئی ہوتی تو صحابہ کرام اسے نبی ﷺ سے نقل کر کے امت تک ضرور پہنچاتے اور قطعا اسے نہ چھپاتے، صحابہ کرام لوگوں میں سب سے بہتر اور انبیاء کرام کے بعد امت کے سب سے زیادہ خیر خواہ تھے۔

(اللہ تعالی ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے)

علماء کرام کے اقوال کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ رجب کے پہلے جمعہ کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رات یا شعبان کی پندرہویں شب کی فضیلت میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام سے کچھ بھی ثابت نہیں ہے، تو اس سے پتہ چلا کہ ان دونوں راتوں میں اجتماع وعبادت بدعت، اسلام میں نئی پیدا کردہ چیز ہے، اسی طرح ستائیسویں رجب جس کے بارے میں بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ یہ اسراء اور معراج کی شب ہے، مذکورہ دلائل کی روشنی میں اس رات کو مخصوص عبادتوں کے لئے خاص کرنا اور اس میں جشن منانا جائز نہیں ہے گرچہ یہ معلوم ہو جائے کہ یہ اسراء اور معراج کی رات ہے، تو چہ جائیکہ یہ رات معلوم ہی نہ ہو۔ اہل علم کے اقوال کی روشنی میں صحیح بات یہی ہے کہ یہ رات مبہم، غیر معروف ہے اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ شب معراج ستائیسویں رجب ہے تو ان کا یہ قول باطل، بے بنیاد ہے جس کا صحیح احادیث سے کوئی ثبوت نہیں ہے۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

خیر الامور السالفات علی الھدی　　و شر الامور المحدثات البدائع

سب سے بہترین کام وہ ہیں جو ہدایت کے طریقہ پر ہوں اور سب سے برے کام وہ ہیں جو دین میں نئے ایجاد کئے گئے ہوں۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں اور سارے مسلمانوں کو سنت پر مضبوطی کے ساتھ کاربند اور اس پر ثابت قدم رہنے اور خلاف سنت کاموں سے اجتناب کی توفیق عطا فرمائے، وہ اللہ سخی اور مہربان ہے۔

اور اللہ تعالی اپنے بندے اور رسول ہمارے نبی محمد ﷺ اور آپ کے اہل وعیال اور تمام ساتھیوں پر رحمت نازل فرمائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل تصوف اور قبریں کتاب وسنت کی رشنی میں

سوال: ہمارے یہاں کچھ اہل تصوف رہتے ہیں ان کے علماء قبروں پر قبے اور مزارات تعمیر کرتے ہیں اور لوگ انھیں نیک وصالح سمجھ کر ان کے ساتھ ساتھ ہیں، اگر یہ چیز شرعا درست نہ ہو، تو ان لوگوں کے لئے آپ کی کیا نصیحت ہے جب کہ لوگوں کی ایک بھاری تعداد انھیں اپنے لئے آئیڈیل اور نمونہ سمجھتی ہے؟

سماحۃ الشیخ/عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ نے جواب میں کہا: اہل تصوف کے علماء اور دیگر اہل علم کو میری نصیحت یہ ہے کہ کتاب وسنت سے جن باتوں کی راہ نمائی ملتی ہے، انھیں مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیں، لوگوں کو ان کی تعلیم دیں اور کتاب وسنت کے منافی امور میں پچھلے لوگوں کی پیروی سے بچیں، کیوں کہ دین علماء ومشائخ کی اندھی تقلید کا نام نہیں ہے، بلکہ دین وہ ہے جو کتاب وسنت اور صحابہ وتابعین کے اجماع سے ماخوذ ہو، دین اسی طرح کتاب وسنت اور اہل علم کے اجماع سے لیا جاتا ہے نہ کہ زید وعمرو کی اندھی تقلید سے۔

رسول اللہ ﷺ سے صحیح احادیث میں ثابت ہے کہ قبروں پر قبے اور مساجد یا کسی بھی طرح کی عمارت تعمیر کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ احادیث نبویہ کی روشنی میں یہ ساری چیزیں حرام ہیں۔

جیسا کہ بخاری ومسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”لعن الله اليهود و النصارى اتخذوا قبور انبياء هم مساجد “

یہود و نصاری پر اللہ کی لعنت ہو، جنھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں (عبادت گاہیں) بنالیا۔

عائشہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ اپنے اس فرمان کے ذریعہ اپنی امت کو ان کے کردار سے ڈرانا چاہتے تھے۔

صحیح بخاری و مسلم میں ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک گرجا گھر اور اس کی تصویروں کا ذکر کیا، جسے انھوں نے سرزمین حبشہ میں دیکھا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”ان لوگوں میں سے جب کوئی نیک آدمی مرجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنادیتے، پھر اس میں اسی طرح کی تصویریں بنادیتے، روز قیامت یہ لوگ اللہ کی بدترین مخلوق شمار ہوں گے“۔

مذکورہ حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے آگاہ فرمادیا کہ قبروں پر مساجد تعمیر کرنے اور ان پر تصویریں آویزاں کرنے والے بدترین مخلوق ہیں، کیوں کہ یہ عمل شرک کا پرچار ہے، اس لئے کہ عوام الناس جب کسی قبر پر قبے اور مسجدیں بنی ہوئی دیکھتے ہیں، تو ان میں مدفون ہستیوں کی تعظیم کرنے لگتے ہیں، پھر اللہ تعالی کے سوا ان سے فریادیں کرتے، ان کے لئے نذر و نیاز مانتے، انھیں پکارتے اور ان سے مدد کا سوال کرتے ہیں، جب کہ یہ ساری چیزیں شرک اکبر کی قبیل سے ہیں۔

صحیح مسلم میں جندب بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”بیشک اللہ تعالی نے مجھے اپنا خلیل بنالیا ہے، جیسا کہ اس نے حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کو اپنا خلیل بنالیا تھا، اگر مجھے اپنی امت سے خلیل بنانا ہی ہوتا، تو میں ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو خلیل بناتا، یہ بات توجہ سے سن لو، تم سے پہلی امتیں اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیتی تھیں، خبردار! تم قبروں کو مسجدیں مت بنانا، میں تمہیں اس بات سے منع کررہا ہوں۔“ (مسلم)

مذکورہ بالا حدیث سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور ان کے صحابہ میں سب سے افضل ہونے کا پتہ چلتا ہے اور یہ کہ اگر نبی ﷺ کے لئے کسی کو خلیل بنانا جائز ہوتا، تو آپ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیل بناتے لیکن اللہ عزوجل نے آپ کو اس سے منع فرمادیا تاکہ آپ کی محبت صرف اللہ عزوجل کے لئے خالص رہے، واضح رہے کہ خلت محبت کے درجات میں اعلی ترین درجہ ہے۔

نیز مذکورہ حدیث سے قبروں پر عمارت تعمیر کرنے اور ان پر مسجدین بنانے کی حرمت اور ایسا کرنے والے کی تین پہلوؤں سے مذمت ثابت ہوتی ہے۔

پہلا پہلو: احادیث نبویہ میں ایسا کرنے کی مذمت۔

دوسرا پہلو: نبی ﷺ کا فرمان: ”تم قبروں کو مسجدیں مت بنانا“

تیسرا پہلو: آپ ﷺ کا یہ فرمان: ”میں تمہیں اس عمل سے منع کررہا ہوں“

چنانچہ آپ ﷺ نے ان تین طریقوں سے قبروں پر عمارت تعمیر کرنے سے ڈرایا، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”ألا و ان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیائھم و صالحیھم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مساجد ،ثم قال : ألا فلا تتخذوا القبور مساجد"

آگاہ رہوتم سے پہلے جو قومیں گذری ہیں وہ اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیتی تھیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار! تم قبروں کو مسجدیں مت بنانا یعنی تم ان کے طریقہ پر مت چلنا میں تمھیں اس بات سے منع کر رہا ہوں۔

ہر بندہ مسلم کے لئے یہ ایک واضح وارننگ ہے کہ قبروں پر عمارت تعمیر نہ کی جائے اور انھیں سجدہ گاہ نہ بنایا جائے۔

اہل علم نے ذکر کیا کہ قبروں پر عمارت یا مساجد تعمیر کرنے کی حرمت میں حکمت یہ ہے کہ یہ قبر والوں کی عبادت مثلا اللہ کے سوا انھیں پکارنے، نذر و نیاز اور قربانیاں دینے، ان سے فریاد کرنے، معاونت چاہنے اور مدد کا سوال کرنے جیسے بڑے شرکیہ کاموں کا ذریعہ ہیں، جیسا کہ مصر میں بدوی، حسین، سیدہ نفیسہ، سیدہ زینب وغیرہ کی قبروں کے پاس اس طرح کے شرکیہ کام کئے جاتے ہیں، نیز سوڈان اور دیگر بہت سے ممالک میں بعض افراد اور اسی طرح بہت سے نادان حجاج مدینہ منورہ میں نبی ﷺ اور اہل بقیع کی قبروں کے ساتھ اور مکہ مکرمہ میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور دیگر قبروں کے پاس اس طرح کی شرکیہ حرکتیں انجام دیتے ہیں۔

واضح رہے کہ اس طرح کے شرکیہ کاموں کا ارتکاب صحیح اسلامی عقیدہ سے ناواقفیت کا نتیجہ ہیں، لہذا ضرورت ہے کہ اہل علم لوگوں کو دین کی صحیح راہ نمائی کریں، اور ان کی اصلاح پر اپنی توجہ مرکوز کریں، یہ جملہ اہل علم کی ذمہ داری ہے خواہ وہ تصوف سے منسلک علماء ہوں یا کوئی اور ہوں، انھیں چاہئے کہ اللہ تعالی سے ڈریں اور اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بندوں کے ساتھ خیر خواہی کرتے ہوئے انھیں صحیح دین سکھلائیں اور قبروں پر عمارت، مسجدیں، قبے وغیرہ تعمیر کرنے، نیز مردوں کو پکارنے اور ان سے فریادیں کرنے سے ڈرائیں، کیوں کہ دعا عبادت ہے جو خالص ایک اللہ کا حق ہے۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا:

﴿فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَداً﴾ (الجن:۷۲:۱۸)

پس اللہ تعالی کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔

نیز اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا:﴿وَلاَ تَدْعُ مِن دُونِ اللّهِ مَا لاَ يَنفَعُكَ وَلاَ يَضُرُّكَ فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذاً مِّنَ الظَّالِمِينَ﴾ (یونس:۱۰۶)

اور اللہ تعالی کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت مت کرنا جو تجھ کو نہ کوئی نفع پہنچا سکے اور نہ کوئی نقصان، پھر اگر تم نے ایسا کیا تو اس حالت میں تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔

نبی ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا:

”الدعاء هو العبادة“ دعا عبادت ہے۔

نیز نبی ﷺ نے فرمایا:”و اذا سألت فاسأل الله و اذا استعنت فاستعن بالله“

جب تم سوال کرو تو اللہ تعالی سے کرو اور جب مدد طلب کرو تو اللہ تعالی سے کرو۔

انتقال کے بعد مردہ سے اعمال کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے، لہذا مردہ اس بات کا ضرورت مند ہوتا ہے کہ زندہ افراد اس کے لئے اللہ تعالی سے دعائیں کریں اور اس کے گناہوں کی معافی کا سوال کریں نہ کہ اللہ تعالی کے سوا ان مردوں کو اپنی حاجت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

روائی اور مشکل کشائی کے لئے پکاریں۔

جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:"اذا مات ابن آدم انقطع عمله الا من ثلاث صدقة جارية أو علم ينتفع به أو ولد صالح يدعو له ......"

جب انسان کا انتقال ہوجاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ بند ہوجاتا ہے، سوائے تین اعمال کے کہ مرنے کے بعد بھی ان کا ثواب جاری رہتا ہے (۱) صدقۃ جاریۃ (۲) نفع بخش علم (۳) نیک اولاد جو اس کے حق میں دعائیں کرے۔

چنانچہ اللہ تعالی کے سوا مردوں کو اپنی حاجت روائی کے لئے پکارنا کیسے جائز ہوسکتا ہے؟ اسی طرح بتوں، درختوں، پتھروں، سورج، چاند اور ستاروں نیز قبروں میں مدفون ہستیوں مثلاً انبیاء، صالحین اور اسی طرح فرشتوں، جناتوں وغیرہ کو بھی اللہ تعالی کے سوا اپنی حاجت روائی اور فریادرسی کے لئے پکارنا جائز نہیں ہے۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا:

﴿وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَن تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَاباً أَيَأْمُرُكُم بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ﴾ (آل عمران:۳/۸۰)

اور یہ نہیں (ہوسکتا) کہ وہ تمہیں فرشتوں اور نبیوں کو رب بنالینے کا حکم دیں، کیا وہ تمہارے مسلمان ہونے کے بعد بھی تمھیں کفر کا حکم دے گا۔

مذکورہ آیت میں اللہ سبحانہ وتعالی نے فرشتوں اور نبیوں کو پکارنے اور ان سے فرمادیں کرنے کو ان کو رب بنانے کے مترادف، کفر قرار دیا ہے اور اللہ تعالی قطعا اس کا حکم نہیں دیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں:

"نهى رسول الله ﷺ عن تخصيص القبور و عن القعود عليها و عن البناء عليها"

رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ قبر کو چونا کیا جائے، اس پر بیٹھا جائے یا اس پر عمارت تعمیر کی جائے۔

چنانچہ قبروں کو پختہ بنانا، ان پر عمارت تعمیر کرنا، ان پر چادریں چڑھانا اور ان پر قبے بنانا، قبروں کی تعظیم، ان کی بابت غلو اور ان میں مدفون ہستیوں کو اللہ تعالی کے سوا پکارنے کا ذریعہ، شرک تک پہنچانے والی چیزیں ہیں۔

رہا مسئلہ قبر پر بیٹھنے کا، تو یہ قبر کی بے حرمتی ہے، لہذا ایک مسلمان کے احترام کی وجہ سے اس کی قبر پر بیٹھنا، اس پر پیشاب یا قضائے حاجت کرنا، اس پر ٹیک لگانا، یا پیروں سے روندنا جائز نہیں ہے۔

ایک مسلمان زندہ مردہ بہرصورت لائق احترام ہے، لہذا اس کی ہڈیوں کو توڑنا، اس کی قبر کو پیروں سے روندنا، اس پر پیشاب کرنا اور گندگی وغیرہ ڈالنا جائز نہیں ہے۔

چنانچہ مسلمان مردہ کی بابت غلو کرتے ہوئے نہ تو اسے اللہ تعالی کے سوا پکارا جائے اور نہ ہی اس کی بے حرمتی کرتے ہوئے اس کی قبر کو پیروں سے روندا جائے، اس پر پیشاب کیا جائے اور گندگیاں وغیرہ ڈالی جائیں، بلکہ شریعت اسلامیہ نے ایک درمیانی راستہ پیش کیا وہ یہ کہ قبروں کا احترام، ان کی زیارت اور مدفون افراد کے لئے دعائے مغفرت و رحمت کو مشروع قرار دیا اور ان کی ایذا رسانی سے منع فرمایا، خواہ وہ قبروں پر گندگی ڈالنے، ان پر پیشاب کرنے یا ان پر بیٹھنے کے ذریعہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ہی ان کی جانب رخ کر کے نماز پڑھو۔"

لہذا قبروں کو قبلہ بنانا اور ان پر بیٹھنا جائز نہیں ہے۔

چنانچہ اس عظیم کامل شریعت نے دونوں ہی چیزوں کو ملحوظ رکھا ہے، اگر ایک طرف اس نے قبر والوں کے بارے میں غلو، انھیں اللہ کے سوا پکارنے، ان سے فریادیں کرنے اور ان کے لئے نذر و نیاز وغیرہ پیش کرنے کو حرام اور بڑا شرکیہ کام قرار دیا ہے تو دوسری طرف قبروں پر بیٹھنے، قدموں سے روندنے، ان پر ٹیک لگانے، گندگی وغیرہ ڈالنے جیسے تمام کاموں سے منع فرمایا ہے جو مردوں کی ایذا رسانی اور بے حرمتی کا ذریعہ ہیں۔

مذکورہ بالا سطروں کو پڑھ کر ایک بندہ مسلم اور حق کا طلب گار اس بات کو بخوبی جان سکتا ہے کہ شریعت اسلامیہ نے اس بارے میں ایک درمیانی راستہ پیش کیا ہے، اس پر چل کر نہ تو شرک کا ارتکاب ہوتا ہے اور نہ ہی مردوں کی بے حرمتی اور ایذا رسانی ہوتی ہے۔

چنانچہ قبر میں مدفون نبی و نیک و صالح شخص کے لئے دعا و استغفار کی جائے گی اور اس کی قبر کی زیارت کرتے ہوئے اس پر سلام بھی بھیجا جائے گا، لیکن اسے اللہ تعالی کے سوا اپنی حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لئے پکارا نہیں جائے گا۔

چنانچہ اس طرح کی باتیں نہیں کہی جائیں گی: اے میرے آقا میں آپ سے مدد کا طالب ہوں، اے میرے آقا میری مدد فرمایئے، اے میرے آقا میرے مریض کو شفا دیجئے، یا فلاں معاملہ میں میری مدد فرمایئے، ان ساری چیزوں کا سوال اللہ ہی سے کیا جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن دوسری طرف قبر کی بے حرمتی بھی نہیں کی جائے گی کہ اس پر کوڑے ڈالیں جائیں یا قدموں سے انھیں روندا جائے وغیرہ۔

لیکن کسی زندہ شخص سے باہم تعاون کا سوال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیوں کہ ظاہری اسباب کے اختیار کرنے میں شرعا کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے موسی علیہ الصلاۃ والسلام کے قصہ میں فرمایا:

﴿فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِیْ مِنْ شِیْعَتِهٖ عَلَی الَّذِیْ مِنْ عَدُوِّهٖ﴾ (القصص:۲۸/ ۱۵)

موسی علیہ السلام کی قوم والے نے موسی علیہ السلام سے اس کے خلاف فریاد کی جو ان کے دشمنوں میں سے تھا۔

موسی علیہ السلام زندہ تھے اور وہی مطلوب فریاد تھے، اسرائیلی اپنے دشمن قبطی کے خلاف انہیں سے مدد طلب کر رہا تھا، ایک انسان کا اپنے دوست، احباب اور قرابت داروں کے ساتھ یہی حال رہتا ہے کہ وہ اپنی کھیتی باڑی، گھریلو امور اور گاڑیوں وغیرہ کے معاملات میں باہم ایک دوسرے سے مدد طلب کرتے ہیں، واضح رہے کہ ظاہری اسباب کے اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جن کے انجام دینے کی انسان قدرت رکھتا ہو۔

اسی طرح ٹیلیفون، خط وکتابت، ٹیلی گرام، ٹیلکس وغیرہ سے باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا ظاہری تعاون کی قبیل سے ہے، اس میں شرعا کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس کے انجام دینے کی قدرت ہو۔

لیکن عبادت سے متعلق امور میں ان چیزوں کا سہارا نہیں لیا جائے گا، چنانچہ کسی زندہ یا مردہ میں کسی پوشیدہ اثر کا اعتقاد رکھتے ہوئے اس سے یہ نہیں کہا جائے گا کہ تم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے بیمار کو شفا دو، میرے گمشدہ کو لوٹا دو، یا اپنے پوشیدہ اثر کے ذریعہ دشمنوں پر ہماری مدد کرو۔اس کے برخلاف کسی زندہ، قادر شخص سے ظاہری اسباب کے ذریعہ مدد کا سوال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مثلاً کوئی شخص ڈاکٹر سے علاج طلب کرے، اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اگر اس میں کسی پوشیدہ اثر کا اعتقاد رکھ کر کہے جیسا کہ یہ عقیدہ اہل تصوف وغیرہ کے نزدیک معروف ہے کہ میرے بیمار کو شفا دو، تو یہ کفر ہے، کیوں کہ انسان ظاہری امور کے علاوہ کائنات میں تصرف کی قدرت نہیں رکھتا ہے، جیسا کہ ڈاکٹر ظاہری امور مثلاً دواؤں وغیرہ میں تصرف کرتا ہے۔

اسی طرح زندہ، قادر انسان ظاہری امور میں تصرف کرتا ہے، مثلاً اپنے ہاتھ سے تمہاری مدد کر دے، ضرورت پر تمہارے ساتھ کھڑا ہو جائے، تمھیں بطور قرض یا بطور مدد کچھ مال دے دے جس سے تم مکان بنا لو یا تمھیں گاڑیوں کی پرزے دے یا کسی ایسے شخص کے پاس تمہارے لئے سفارش کر دے جو تمہاری مدد کرے، یہ ظاہری امور ہیں ان کے اپنانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہ چیزیں مردوں سے فریادرسی یا ان کی عبادت میں بھی داخل نہیں ہیں اور اس جیسی دیگر چیزیں۔

شرک کی جانب دعوت دینے والے بہت سے افراد اس طرح کے مسائل میں لوگوں کو پیچیدگی اور شبہہ میں ڈالتے ہیں جب کہ یہ مسائل اس قدر واضح اور روز روشن کی طرح عیاں ہیں کہ ان کے بارے میں شبہہ کا شکار صرف وہی ہو سکتا ہے جو غایت درجہ جاہل و احمق ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زندوں سے مدد طلب کرنا اس کی معروف شرطوں کے ساتھ جائز ہے، اس کے برخلاف مردوں کو پکارنا، ان سے فریادیں کرنا، ان کے لئے نذرونیاز پیش کرنا شرعاً ممنوع اور اہل علم کے اتفاق کے ساتھ شرک اکبر ہے اور اس میں صحابہ کرام اور ان کے بعد علم وایمان سے مزین صاحب بصیرت افراد میں کوئی اختلاف نہیں رہا ہے۔

اسی طرح اہل علم اس بات سے واقف ہیں اور انھیں اس کی یاددہانی بھی کرائی گئی ہے کہ قبروں پر عمارت تعمیر کرنا، ان پر مسجدیں اور قبے بنانا شرعاً ناجائز ہے، چنانچہ اس طرح کے واضح مسائل اہل علم پر گڈمڈ نہیں ہونے چاہئیں۔

میں دوبارہ کہتا ہوں کہ اہل علم پر واجب ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی رہیں اللہ تعالی سے ڈرتے رہیں اور اللہ کے بندوں کے ساتھ خیرخواہی اپنائیں اور انھیں اللہ تعالی کی شریعت سکھلانے میں زیدوعمرو کی مزاج داری نہ کریں، بلکہ ہر امیروغریب چھوٹے بڑے کو حرام امور سے ڈرائیں اور مشروع چیزوں کی راہ نمائی کریں، اہل علم جہاں کہیں بھی رہیں ان کی یہی ذمہ داری ہے اور وہ تبلیغ دین کے فریضہ کی ادائیگی اور بندوں کے ساتھ خیرخواہی میں دور حاضر میں پائے جانے والے تمام تر وسائل کا سہارا لیں، مثلاً بالمشافہہ بات چیت، خط وکتابت، تصنیف وتالیف، جمعہ وغیرہ میں خطابت، ٹیلیفون، ٹیلکس وغیرہ۔

ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ تمام مسلمانوں کو ہدایت نصیب فرمائے اور اللہ تعالی کی مدد کے بغیر ہم ہدایت کے حصول کی قوت وطاقت نہیں رکھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسراء ومعراج کی شب میں جشن منانے کی شرعی حیثیت (۱)

الحمد لله و الصلاة و السلام علی رسول الله و علی آله و صحبه .أما بعد:

اسراء ومعراج کی شب اللہ عز وجل کی ان عظیم نشانیوں میں سے ایک ہے جو نبی کریم ﷺ کی صداقت اور اللہ کے نزدیک آپ کے عظیم مقام ومرتبہ پر دلالت کرتی ہے، نیز اس سے اللہ عز وجل کی حیرت کن قدرت اور اس کے اپنی تمام مخلوقات پر عالی وبلند ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿ سُبْحَانَ الَّذِیْ أَسْرَی بِعَبْدِہِ لَیْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَی الْمَسْجِدِ الأَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَهُ لِنُرِیَهُ مِنْ آیَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ﴾ (الاسراء:۱۷/۱)

پاک ہے وہ اللہ تعالی جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصی تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے، اس لئے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں، یقیناً اللہ تعالی ہی خوب سننے اور دیکھنے والا ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ آپ ﷺ کو آسمان پر لے جایا گیا، آپ ﷺ کی خاطر آسمانوں کے دروازے کھولے گئے، یہاں تک کہ ساتویں آسمان سے آگے گذر گئے، وہاں پر آپ کے رب نے اپنے ارادہ کے مطابق آپ

(۱) سماحۃ الشیخ/عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے گفتگو فرمائی اور پانچ وقت کی نمازیں فرض کیں، اللہ عز وجل نے پہلے پچاس وقت کی نمازیں فرض کی تھیں، پھر ہمارے نبی محمد ﷺ بار بار اللہ کے پاس جاتے اور تخفیف کا سوال کرتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالی نے اسے باعتبار فرضیت پانچ وقت کی کر دیا اور اجر وثواب پچاس نمازوں ہی کا باقی رکھا، کیوں کہ ہر نیکی دس گنا بڑھائی جاتی ہے، لہذا اللہ تعالی تمام تر نعمتوں پر حمد وشکر کا سزاوار ہے۔

یہ رات جس میں اسراء ومعراج کا واقعہ پیش آیا اس کی تعیین کے بارے میں کوئی صحیح حدیث وارد نہیں ہے، بلکہ اس کی تعیین میں جو روایتیں بھی آئی ہیں محدثین کے نزدیک نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہیں اور اس شب کو لوگوں کے ذہنوں سے بھلا دینے میں اللہ کی کوئی بڑی حکمت ضرور پوشیدہ ہے اور اگر اس کی تعیین ثابت بھی ہو جائے، تو بھی مسلمانوں کے لئے اس میں کسی طرح کا جشن منانا یا اسے کسی عبادت کے لئے خاص کرنا جائز نہیں ہے، کیوں کہ نبی ﷺ اور صحابہ کرام نے نہ تو اس میں کسی طرح کا کوئی جشن منایا اور نہ ہی اسے کسی عبادت کے لئے خاص کیا اور اگر اس شب میں جشن منانا اور اجتماع منعقد کرنا، شرعا ثابت ہوتا تو نبی ﷺ اپنے قول یا فعل سے اسے امت کے لئے ضرور آشکارا کرتے اور اگر عہد نبوی یا عہد صحابہ میں ایسی کوئی چیز ہوئی ہوتی، تو وہ بلا شبہہ معروف ومشہور ہوتی اور صحابہ کرام اسے نقل کر کے ہم تک ضرور پہنچاتے، کیوں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کر کے امت کو ہر وہ بات پہنچائی جس کی امت کو ضرورت تھی اور دین کے کسی بھی معاملہ میں کوئی کوتاہی نہ کی، بلکہ وہ نیکی کے ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے، چنانچہ اگر اس شب میں جشن منانے اور محفل معراج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منعقد کرنے کی کوئی شرعی حیثیت ہوتی تو وہ سب سے پہلے اس پر عمل کرتے۔

نبی ﷺ امت کے سب سے زیادہ خیر خواہ تھے، آپ ﷺ نے پیغام الٰہی کو پورے طور پر پہنچا کر امانت کی ادائیگی فرمادی، لہذا اگر اس شب کی تعظیم اور اس میں جشن منانا دین اسلام سے ہوتا، تو آپ ﷺ قطعا اسے نہ چھوڑتے اور نہ ہی اسے چھپاتے، لیکن جب عہد نبوی اور عہد صحابہ میں یہ سب کچھ نہیں ہوا، تو یہ بات واضح ہوگئی کہ شب معراج کی تعظیم اور اس کے اجتماع کا دین اسلام سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

اللہ تبارک وتعالی نے اس امت کے لئے اپنے دین کی تکمیل فرمادی ہے اور ان پر اپنی نعمت کا اتمام کردیا ہے اور اس شخص پر عیب لگایا ہے جو مرضی الٰہی کے خلاف بدعات ایجاد کرے۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب مبین قرآن کریم میں سورہ مائدہ کے اندر فرمایا:

﴿ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِيْناً﴾ (المائدۃ:۵/۳)

آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کردیا اور تم پر اپنا انعام بھر پور کردیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہوگیا۔

اور اللہ عزوجل نے سورہ شوری میں فرمایا:

﴿أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الظَّالِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ﴾ (الشوری:۴۲/۲۱)

کیا ان لوگوں نے اللہ کے ایسے شریک مقرر کر رکھے ہیں جنھوں نے ایسے احکام دین مقرر کردئے ہیں جو اللہ تعالی کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں، اگر فیصلہ کے دن کا وعدہ نہ ہوتا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ابھی ہی) ان میں فیصلہ کر دیا جاتا، یقیناً (ان) ظالموں کے لئے ہی دردناک عذاب ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے صحیح احادیث میں بدعات سے بچنے کی تاکید اور اس کے گمراہی ہونے کی صراحت ثابت ہے تاکہ امت کے افراد ان کے بھیانک خطرات سے آگاہ ہو کر ان کے ارتکاب سے گھن کریں۔

چنانچہ صحیح بخاری و مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد"

جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جس کا تعلق دین سے نہیں ہے، تو وہ مردود ہے۔

اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہا آپ ﷺ نے فرمایا:

"من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد"

جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے اسلام میں نہیں ہے تو وہ نا قابل قبول ہے۔

اور صحیح مسلم میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن اپنے خطبہ میں فرمایا کرتے تھے:

"أما بعد: فان خير الحديث كتاب الله و خير الهدى هدى محمد ﷺ و شر الامور محدثاتها و كل بدعة ضلالة"

حمد وصلاۃ کے بعد: بیشک بہترین بات اللہ کی کتاب اور سب سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور بدترین کام نئی ایجاد کردہ بدعتیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

سنن میں عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے ہمیں انتہائی جامع نصیحت فرمائی جس سے دلوں میں لرزہ طاری ہو گیا اور آنکھیں اشکبار ہو گئیں، تو ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ یہ الوداعی کا پیغام معلوم ہوتا ہے، لہذا آپ ہمیں وصیت فرمائیے، آپ ﷺ نے فرمایا:

"أوصيكم بتقوى الله و السمع و الطاعة و ان تأمر عليكم عبد فانه من يعش منكم بعدى فسيرى اختلافا كثيرا فعليكم بسنتى و سنة الخلفاء الراشدين المهديين من بعدى تمسكوا بها و عضوا عليها بالنواجذ و اياكم و محدثات الامور فان كل محدثة بدعة و كل بدعة ضلالة"

میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے، حاکم وقت کی بات سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں، گرچہ تم پر حبشی غلام ہی حاکم بن جائے اور میرے بعد جو شخص زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، اس وقت تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو، اسے دانتوں سے مضبوط جکڑ لو اور دین میں نئی نئی باتوں سے بچو، کیوں کہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

اس مفہوم کی احادیث بہت زیادہ ہیں۔

رسول اکرم ﷺ کے صحابہ اور سلف صالحین بھی بدعتوں سے ڈراتے اور ان سے بچنے کی تاکید کرتے رہے، کیوں کہ بدعات دین میں زیادتی اور مرضی الٰہی کے خلاف شریعت سازی ہیں، بلکہ یہ اللہ کے دشمن یہود و نصاریٰ کی مشابہت ہے جس طرح انھوں نے اپنے دین (یہودیت، عیسائیت) میں نئی چیزوں کا اضافہ کر لیا اور مرضی الٰہی کے خلاف بہت سی چیزیں ایجاد کر لیں۔ نیز بدعات کے ایجاد کرنے کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لازمی نتیجہ دین اسلام کو نقص اور عدم کمال سے متہم کرنا ہے۔

اور یہ تو واضح ہے کہ بدعات کے ایجاد کرنے میں بہت بڑی خرابی اور شریعت کی انتہائی گھناونی خلاف ورزی ہے، نیز اللہ عزوجل کے اس فرمان ﴿الیوم أکملت لکم دینکم﴾ "آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا" سے ٹکراؤ اور بدعات سے ڈرانے اور نفرت دلانے والی احادیث رسول کی صریح مخالفت بھی ہے۔

مجھے امید ہے کہ اس مسئلہ میں ہماری طرف سے پیش کردہ دلائل حق کے طلب گار کے لئے بدعت شب معراج کے انکار اور اس سے ڈرانے کے لئے کافی اور تسلی بخش ہوں گی اور ان سے یہ بھی واضح ہو گیا ہو گا کہ شب معراج کے جشن واجتماع کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

چوں کہ اللہ نے مسلمان بھائیوں کے ساتھ خیر خواہی اور ان تک شریعت کی تبلیغ و اشاعت کو واجب اور علم کے چھپانے کو حرام قرار دیا ہے، تو میں نے مناسب سمجھا کہ مسلمان بھائیوں کو اس بدعت سے باخبر کروں جو بیشتر ملکوں میں پھیلی ہوئی ہیں، یہاں تک کہ بعض لوگوں نے اسے دین کا ایک حصہ سمجھ لیا ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کے احوال کی اصلاح فرمادے، انھیں دین کی سمجھ عطا فرمادے اور ہمیں اور ان کو حق پر کاربند اور ثابت قدم رہنے اور خلاف حق امور سے گریز کرنے کی توفیق عطا فرمائے، وہ اللہ اس کا کارساز، اس پر قادر ہے۔

اور اللہ اپنے بندے اور رسول ہمارے نبی محمد ﷺ پر اور آپ کے اہل وعیال اور ساتھیوں پر رحمت وسلامتی اور برکت نازل فرمائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عید میلاد النبی کی بدعت (۱)

الحمد للہ و الصلاۃ و السلام علی رسول اللہ و علی آلہ و صحبہ و من اھتدی بھداہ :

سوال: یہ سوال بار بار آ تا رہا ہے کہ نبی ﷺ کی پیدائش کے دن محفل میلاد منعقد کرنا، ان محفلوں میں آپ ﷺ کی حاضری کا اعتقاد رکھ کر از روئے تعظیم وتکریم آپ کے خیر مقدم میں کھڑے ہو جانا، آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجنا اور میلادوں میں کیے جانے والے اس طرح کے دیگر اعمال کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ یا کسی اور کی پیدائش پر محفل میلاد منعقد کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ یہ اسلام میں ایک نو ایجاد بدعت ہے، کیوں کہ پہلی تین افضل صدیوں میں رسول اللہ ﷺ، آپ کے خلفائے راشدین، دیگر صحابہ کرام اور اخلاص کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے تابعین نے آپ ﷺ کی یوم پیدائش کا جشن نہیں منایا، جبکہ وہ بعد میں آنے والے لوگوں کے مقابلہ میں سنت کا زیادہ علم، رسول اللہ ﷺ سے کامل محبت رکھنے والے اور طریقہ نبوی کی مکمل پیروی کرنے والے تھے۔

نبی ﷺ سے ایک حدیث میں ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نیا کام نکالا جو (دراصل) اس میں سے نہیں

---

(۱) سماحۃ الشیخ/عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے، تو وہ نا قابل قبول ہے۔''

اور آپ ﷺ نے ایک دوسری حدیث میں فرمایا:

''تم میری سنت اور میرے بعد میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو، اسے دانتوں سے مضبوط جکڑ لو اور دین میں نئی نئی باتوں سے بچو، کیوں کہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

ان دونوں حدیثوں میں بدعات ایجاد کرنے اور ان پر عمل کرنے سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے۔

اللہ تعالی نے اپنی کتاب مبین قرآن کریم میں فرمایا:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا﴾ (الحشر:۵۹/۷)

اور تمہیں جو کچھ رسول دیں لے لو اور جس سے روک دیں رک جاؤ۔

نیز اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (النور:۲۴/۶۳)

سنو جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں، انھیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے یا انھیں دردناک عذاب نہ پہنچے۔

نیز اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيراً﴾ (الاحزاب:۳۳/۲۱)

یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ میں عمدہ نمونہ موجود ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالی کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہو اور بکثرت اللہ تعالی کو یاد کرتا ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز اللہ تعالی نے فرمایا:﴿ وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ (التوبۃ:۹/۱۰۰)

اور جو مہاجرین وانصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں، اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کے لئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔

نیز اللہ تعالی نے فرمایا:﴿ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِيناً﴾ (المائدۃ:۵/۳)

آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔

اس مضمون کی آیات بہت زیادہ ہیں۔

اس طرح کی میلادی مجالس کو ایجاد کرنے کا مفہوم یہ نکلتا ہے کہ اللہ تعالی نے اس امت کے لئے دین مکمل نہیں کیا اور جن باتوں پر عمل کرنا اس امت کے لئے ضروری تھا، رسول اللہ ﷺ نے اسے ان تک نہیں پہنچایا، یہاں تک کہ جب بعد میں یہ بدعتی لوگ آئے تو انھوں نے اللہ تعالی کی شریعت میں ایسی چیزوں کو ایجاد کیا جن کی اللہ نے اجازت نہیں دی تھی اور ان لوگوں نے یہ خیال کیا کہ یہ اعمال انھیں اللہ سے قریب کر دیں گے۔

بلاشبہہ دین میں اس طرح کی نئی چیزوں کا ایجاد کرنا غایت درجہ خطرناک اور اللہ ورسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر اعتراض ہے، حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے دین کو مکمل فرما کر اپنی نعمت کا اتمام کر دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے واضح طور پر دین کو پہنچا دیا اور انہیں جنت تک پہنچانے اور جہنم سے نجات دلانے والے ہر راستہ کی راہ نمائی فرما دی۔

جیسا کہ صحیح حدیث میں عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ما بعث الله من نبی الا كان حقا عليه أن يدل أمته خير ما يعلمه لهم و ينذرهم شر ما يعلمه لهم" (رواہ مسلم فی صحیحہ)

اللہ نے جس نبی کو بھی بھیجا اس پر واجب تھا کہ وہ اپنی امت کے لئے جن چیزوں میں خیر سمجھے ان کی راہ نمائی کرے اور جن چیزوں میں شر سمجھے ان سے روکے۔

یہ بات معلوم ہے کہ ہمارے نبی محمد ﷺ انبیاء میں سب سے افضل اور سلسلہ نبوت کی آخری کڑی تھے اور امت تک دین کے پہنچانے اور ان کی خیر خواہی میں سب سے کامل تھے، اگر یوم پیدائش کا جشن منانا اللہ تعالی کے پسندیدہ دین سے ہوتا تو اللہ کے رسول ﷺ اسے امت کے لئے ضرور بیان فرماتے یا اپنی حیات مبارکہ میں اس طرح کے جشن منا کر دکھلاتے یا کم از کم آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ کی یوم پیدائش پر جشن میلاد ضرور مناتے، لیکن جب عہد نبوی اور عہد صحابہ میں یہ سب کچھ نہیں ہوا، تو یہ بات واضح ہوگئی کہ محفل میلاد کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں ہے، بلکہ وہ ان نئے ایجاد کردہ کاموں میں سے ہے جن سے اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی امت کو بچنے کی تاکید فرمائی ہے، جیسا کہ سابقہ دونوں حدیثوں میں بدعات سے اجتناب کی تاکید گذر چکی ہے اور اس مفہوم میں دوسری حدیثیں بھی وارد ہیں جن میں سے چند ایک ہم ذیل میں ذکر کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مثلاً خطبہ جمعہ میں نبی ﷺ کا یہ فرمان:

"أما بعد: فان خير الحديث كتاب الله و خير الهدى هدى محمد ﷺ و شر الامور محدثاتها و كل بدعة ضلالة"

حمد وصلاۃ کے بعد: بیشک بہترین بات اللہ کی کتاب اور سب سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور بدترین کام نئی ایجاد کردہ بدعتیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے)

اس مضمون کی آیات واحادیث بہت زیادہ ہیں۔

مذکورہ بالا اور دیگر دلائل کی بنیاد پر علماء کی ایک جماعت نے میلادی محفلوں کو صراحت کے ساتھ خلاف شرع قرار دیا ہے اور ان سے بچنے کی تاکید کی ہے۔

لیکن بعض متاخرین نے فریق اول کی رائے سے اختلاف کرتے ہوئے ان میلادی محفلوں کے انعقاد کو اس شرط کے ساتھ جائز قرار دیا ہے کہ وہ خلاف شرع ناجائز کاموں پر مشتمل نہ ہوں، مثلاً رسول اللہ ﷺ کے بارے میں غلو کرنا، مرد وزن کا اختلاط، گانے بجانے کے آلات کا استعمال اور ان کے علاوہ وہ تمام تر چیزیں جن کو شریعت مطہرہ غلط قرار دیتی ہے۔

جواز کے قائلین ان میلادوں کو بدعت حسنہ سمجھتے ہیں۔

ایک شرعی قاعدہ: شریعت کے جس مسئلہ میں لوگ تنازع کا شکار ہو جائیں، اسے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی جانب لوٹایا جائے۔

جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلاً﴾ (النساء:۴/۵۹)

اے ایمان والو! فرماں برداری کرو اللہ تعالی کی اور فرماں برداری کرو رسول ﷺ کی اور تم میں سے اختیار والوں کی، پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹا دو اللہ تعالی کی طرف اور رسول کی طرف، اگر تمھیں اللہ تعالی پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے یہ بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے۔

نیز اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ﴾ (الشوری:۴۲/۱۰)

اور جس جس چیز میں تمہارا اختلاف ہو، اس کا فیصلہ اللہ تعالی ہی کی طرف ہے۔

چنانچہ جب ہم نے مسئلہ میلاد کو اللہ تعالی کی کتاب قرآن کریم کی جانب لوٹایا تو ہم نے اسے رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کی پیروی اور منع کردہ چیزوں سے اجتناب کا حکم دیتے ہوئے پایا اور یہ کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اس امت کے لئے دین کو مکمل فرما دیا ہے اور یہ میلاد دیں رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت میں سے نہیں ہیں، لہذا یہ بات آشکاران ہوگئی کہ محفل میلاد کا تعلق اس کامل واکمل دین سے نہیں ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی اتباع کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔

اسی طرح ہم نے اس مسئلہ کو سنت رسول کی جانب بھی لوٹایا، تو اس بارے میں نہ تو نبی ﷺ کا کوئی عمل، نہ ہی کوئی حکم اور نہ ہی صحابہ کا کوئی عمل ملا، تو اس سے یہ بات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واضح ہوگئی کہ محفل میلاد کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ وہ بدعت، دین میں نئی پیدا کردہ چیز ہے، نیز اس میں یہود ونصاری کے عیدوں کی مشابہت بھی ہے۔

چنانچہ معمولی درجہ کی بصیرت، معرفت حق کا شوق اور اس کی طلب میں انصاف پسندی رکھنے والے ہر شخص پر یہ بات عیاں ہوجائے گی کہ محفل میلاد کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے، بلکہ وہ ان نوایجاد بدعات میں سے ہے جن سے اللہ اور اس کے رسول نے بچنے کی تاکید کی ہے۔

ایک صاحب عقل وخرد کو اس بات سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے کہ جا بجا لوگ کثرت سے محفل میلاد منعقد کرتے ہیں، کیوں کہ حق زیادہ لوگوں کے کرنے سے نہین، بلکہ شریعت کی دلیلوں سے پہچانا جاتا ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالی نے یہود ونصاری کی بابت فرمایا:

﴿وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَن كَانَ هُوداً أَوْ نَصَارَى تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ﴾ (البقرۃ:۲/۱۱۱)

یہ کہتے ہیں کہ جنت میں یہود ونصاری کے سوا اور کوئی نہیں جائے گا، یہ صرف ان کی آرزوئیں ہیں، ان سے کہو کہ اگر تم سچے ہوتو کوئی دلیل پیش کرو۔

نیز ارشاد باری تعالی:﴿وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِي الأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ اللّهِ﴾ (الانعام:۶/۱۱۶)

اور دنیا میں زیادہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر تم ان کا کہنا ماننے لگو تو آپ کو اللہ کی راہ سے بے راہ کردیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان میلادی محفلوں کے بدعت ہونے کے ساتھ یہ بھی واضح رہے کہ اکثر و بیشتر میلاد کی ان محفلوں میں بہت سی حرام کاریاں بھی ہوتی ہیں، مثلاً مرد وزن کا اختلاط، گانے بجانے، ڈھول تاشے کے آلات اور نشہ آور اشیاء کا استعمال اور ان کے علاوہ دیگر بہت سی برائیاں اور بسا اوقات ان محفلوں میں مذکورہ برائیوں سے بڑھ کر شرک اکبر تک کا ارتکاب کیا جاتا ہے مثلاً رسول اللہ ﷺ کی ذات یا دیگر اولیاء کرام کے بارے میں غلو کرنا، انھیں پکارنا، ان سے فریاد رسی اور مدد کا سوال کرنا وغیرہ اور ان کی بابت یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ غیب جانتے ہیں اور اس طرح کے بہت سے کفریہ اعتقادات، جن کا ارتکاب میلاد نبوی اور اولیاء کی میلادوں کے موقع پر کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ سے صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"ایاکم و الغلو فی الدین فانما أهلك من كان قبلكم الغلو فی الدين"

دین میں غلو سے بچو کیوں کہ تم سے پہلے لوگوں کی ہلاکت کا سبب دین میں غلو تھا۔

نیز نبی ﷺ نے ایک دوسری حدیث میں فرمایا:

"لا تطرونی كما أطرت النصاری ابن مریم انما أنا عبد فقولوا عبد الله و رسوله" (أخرجہ البخاری فی صحیحہ من حدیث عمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ)

تم حد سے زیادہ تعریفیں کر کے مجھے میرے مقام سے آگے نہ بڑھاؤ جیسا کہ نصاری نے عیسی بن مریم کو حد سے آگے بڑھا دیا تھا، میں اللہ کا بندہ ہوں لہذا مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہی کہو۔

قابل تعجب بات یہ ہے کہ بہت سے لوگ اس طرح کے غیر شرعی اجتماعات میں شرکت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لئے انتہائی سرگرم اور کوشاں نظر آتے ہیں اور بوقت ضرورت اس کی جانب سے دفاع بھی کرتے ہیں، جب کہ دوسری طرف وہی لوگ جمعہ و جماعت اور اللہ کے دیگر فرائض سے بالکل پیچھے نظر آتے ہیں، نہ ہی وہ فرائض کی کچھ پرواہ کرتے اور نہ ہی ان کے چھوڑنے کو کوئی بڑا گناہ سمجھتے ہیں، بلاشبہہ یہ سب کچھ کمزوری ایمان، کم علمی اور گونا گوں گناہوں کے ارتکاب کے سبب دلوں کے انتہائی زنگ آلود ہو جانے کی وجہ سے ہے، ہم اللہ تعالی سے اپنے اور تمام مسلمان بھائیوں کے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

میلاد کی ان محفلوں میں ایک قبیح اور بدترین عمل یہ بھی انجام پاتا ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت کا ذکر آنے پر لوگ از روئے تعظیم و تکریم آپ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کھڑے ہو جاتے ہیں، کیوں کہ ان کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ محفل میلاد میں حاضر ہوتے ہیں، یہ عظیم ترین جھوٹ اور بدترین جہالت ہے، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ قیامت سے قبل اپنی قبر مبارک سے نہ تو نکل سکتے ہیں، نہ لوگوں میں کسی سے ملاقات کر سکتے ہیں اور نہ ہی ان مجلسوں میں حاضر ہو سکتے ہیں، بلکہ آپ ﷺ اپنی قبر میں قیامت تک رہیں گے اور آپ ﷺ کی روح مبارک (جنت) میں اپنے رب کے پاس اعلی علیین میں ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالی نے سورہ مومنون میں فرمایا: ﴿ثُمَّ إِنَّكُمْ بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ (15) ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ﴾ (المومنون:١٥-١٦)

اس کے بعد پھر تم سب یقیناً مرجانے والے ہو، پھر قیامت کے دن بلاشبہہ تم سب اٹھائے جاؤ گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”أنا أول من ينشق عنه القبر يوم القيامة و أنا أول شافع و أول مشفع“

روز قیامت سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی اور میں قبر سے باہر نکلوں گا اور میں سب سے پہلا سفارشی ہوں گا اور سب سے پہلے میری سفارش قبول ہوگی۔ (آپ پر رب کی جانب سے درود وسلام نازل ہو۔)

مذکورہ بالا آیت کریمہ اور حدیث نبوی اور اس معنی کی دیگر آیات واحادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ اور آپ کے علاوہ دیگر مردے قیامت کے روز ہی اپنی قبروں سے نکلیں گے، یہ علماء اسلام کا متفق علیہ مسئلہ ہے اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں۔

لہذا ہر بندہ مسلم کو اس طرح کے مسائل سے واقف ہونا چاہئے اور جاہلوں کی نو ایجاد بدعات وخرافات سے گریز کرنا چاہئے، جس پر اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی ہے۔

ہم اللہ ہی سے مدد کا سوال کرتے، اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں اور ہم اس بلند و برتر اللہ کی مدد کے بغیر گناہوں سے بچنے اور نیکیوں کے بجالانے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں۔

رہا مسئلہ نبی ﷺ پر درود وسلام بھیجنے کا، تو یہ تقرب الٰہی کا افضل ترین ذریعہ، اعمال صالحہ میں سے ایک ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً﴾ (الاحزاب ۳۳/۵۶)

اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر رحمت بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دور بھیجواور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

اور نبی ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا:

”من صلى علي واحدة صلى الله عليه بها عشرا“

جو شخص میرے اوپر ایک بار درود بھیجے، تو اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

نبی ﷺ پر درود بھیجنے کا کوئی مخصوص وقت نہیں ہے، بلکہ کسی بھی وقت آپ پر دور بھیجا جا سکتا ہے، نماز کے آخر یعنی تشہد میں اس کے پڑھنے کی تاکید ہے، بلکہ بعض اہل علم کے نزدیک ہر نماز کے آخری تشہد میں اس کا پڑھنا واجب ہے اور بہت سے مقامات پر سنت مؤکدہ ہے، مثلاً اذان کے بعد، آپ کے تذکرہ کے وقت، جمعہ کے دن اور اس کی رات میں، جیسا کہ بہت سی احادیث سے ان کا ثبوت ملتا ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو دین کی سمجھ اور اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر ایک کو سنت پر کاربند اور بدعت سے اجتناب کی نعمت سے نوازے، وہ اللہ سخی اور مہربان ہے اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد ﷺ، آپ کے اہل وعیال اور ساتھیوں پر رحمت نازل فرمائے۔

❁❁❁

❁❁

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مترجم کی دیگر مطبوعات

کتب:

۱	حقیت توحید	تالیف
۲	حقیقت شرک	تالیف
۳	نماز نبوی	تالیف
۴	طہارت کے احکام ومسائل	تالیف
۵	حیض ونفاس کے احکام ومسائل	تالیف
۶	مسلمانان برصغیر ہندو پاک کے یہاں ناجائز برکت طلبیوں کے مظاہر اوران کی بابت اسلام کا موقف	تالیف
۷	نماز باجماعت کے لئے مسجد جانے کے احکام وآداب	تالیف
۸	شروطِ نماز، ارکان، واجبات، مسنونات، مبطلات اور مکروہات	تالیف
۹	ملکہء عفاف ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سیرت کا ایک مختصر تحقیقی جائزہ	تالیف
۱۰	مسلمانان برصغیر ہندو پاک کے یہاں شرک اکبر کے مظاہر اوران کی بابت اسلام کا موقف	تالیف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱	وضوء، غسل اور تیمّم کے احکام ومسائل	تالیف
۱۲	روزہ کے احکام ومسائل کتاب وسنت کی روشنی میں	تالیف
۱۳	حصن التوحید	ترجمہ
۱۴	سود گناہ اور نقصانات	ترجمہ
۱۵	اسلام میں حرام اشیاء وامور	ترجمہ
۱۶	اسلام میں سنت کا مقام (للا لبانی رحمہ اللہ)	ترجمہ
۱۷	اسلام میں سنت کا مقام (للشیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ)	ترجمہ
۱۸	غیر مسلموں کی مشابہت اور اسلامی ہدایات	ترجمہ
۱۹	بدعات سے اجتناب	ترجمہ
۲۰	مبادئ الاسلام	ترجمہ
۲۱	جائز وناجائز تبرکات کتاب وسنت کی روشنی میں	ترجمہ
۲۲	توحید اور صاف ستھرے سلفی عقیدہ کی وضاحت	ترجمہ
۲۳	الدرر الحسان فی مواعظ شہر رمضان (عربی)	تالیف
۲۴	اذان واقامت کے احکام ومسائل کتاب وسنت کی روشنی میں	تالیف
۲۵	مسائل جنازہ پر ایک تحقیقی نظر کتاب وسنت کی روشنی میں	تالیف
۲۶	مسنون نفل نمازیں فضائل، مسائل اور احکام	تالیف
۲۷	احکام حیض ونفاس	ترجمہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فولڈرس:

۱	فضائل توحید	اِعداد
۲	شرک کی تباہ کاریاں	اِعداد
۳	وسیلہ کی شرعی حیثیت	اِعداد
۴	تعظیم نماز	اِعداد
۵	حج وعمرہ سے غفلت کیوں؟	اِعداد
۶	اسلام سے خارج کردینے والے امور	اِعداد
۷	مسلمان عورت کا پردہ	اِعداد
۸	ہم زکاۃ کیسے نکالیں؟	اِعداد
۹	زنا کی سنگینی اوراس کے مہلک نتائج	اِعداد
۱۰	نمازی کے لئے ۱۵ سے زائد خوشخبریاں	اِعداد
۱۱	جشن میلاد النبی شریعت کے ترازو میں	اِعداد
۱۲	منتخب اذکار مسنونہ	اِعداد
۱۳	فرض نمازوں کے بعد کے اذکار مسنونہ	اِعداد
۱۴	سب سے بڑا گناہ	اِعداد
۱۵	عمرہ کا مسنون طریقہ	اِعداد
۱۶	زیارت مدینہ منورہ فضائل، احکام وآداب	اِعداد

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۱۷	اسلام میں نماز کا مقام	اِعداد
۱۸	زکاۃ الفطر مسائل واحکام	اِعداد
۱۹	ہم ماہ رمضان کیسے گزاریں؟	اِعداد
۲۰	کلمہ شہادت ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی شرطیں	ترجمہ
۲۱	عقیدہ سے متعلق بعض غلطیوں کی نشاندہی	ترجمہ
۲۲	قبروں سے وابستگی ایک سنگین معاملہ	ترجمہ
۲۳	کلمہ توحید ''لا الہ الا اللہ'' کا معنی ومفہوم	ترجمہ
۲۴	دین اسلام کا مذاق اسلام سے خارج کر دینے والے امور میں سے ایک	ترجمہ
۲۵	شرک کی تعریف اوراس کی انواع واقسام	ترجمہ
۲۶	مسجد جانے کے احکام وآداب	اِعداد
۲۷	رسول اللہ ﷺ سے مدد طلب کرنے کی شرعی حیثیت	ترجمہ
۲۸	انبیاء وصالحین کے وسیلہ کی شرعی حیثیت	ترجمہ

مذکورہ بالا کتب وفولڈرس کے لئے مندرجہ ذیل ایمیل پر رابطہ کریں:

waliazami@gmail.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

انجمن اصلاح معاشرہ کی اہم مطبوعات

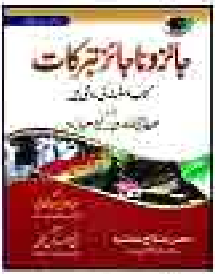

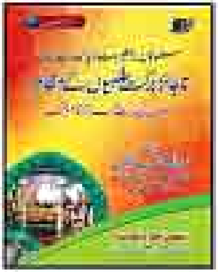

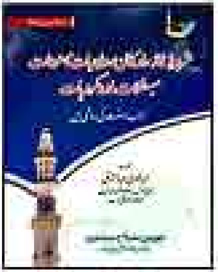

انجمن اصلاح معاشرہ
ANJUMAN ISLAH-E-MOASHIRA
Bandi Kalan, Muhammadbad, Distt. Mau, U.P. (INDIA)
E-mail: anjuman15@hotmail.com